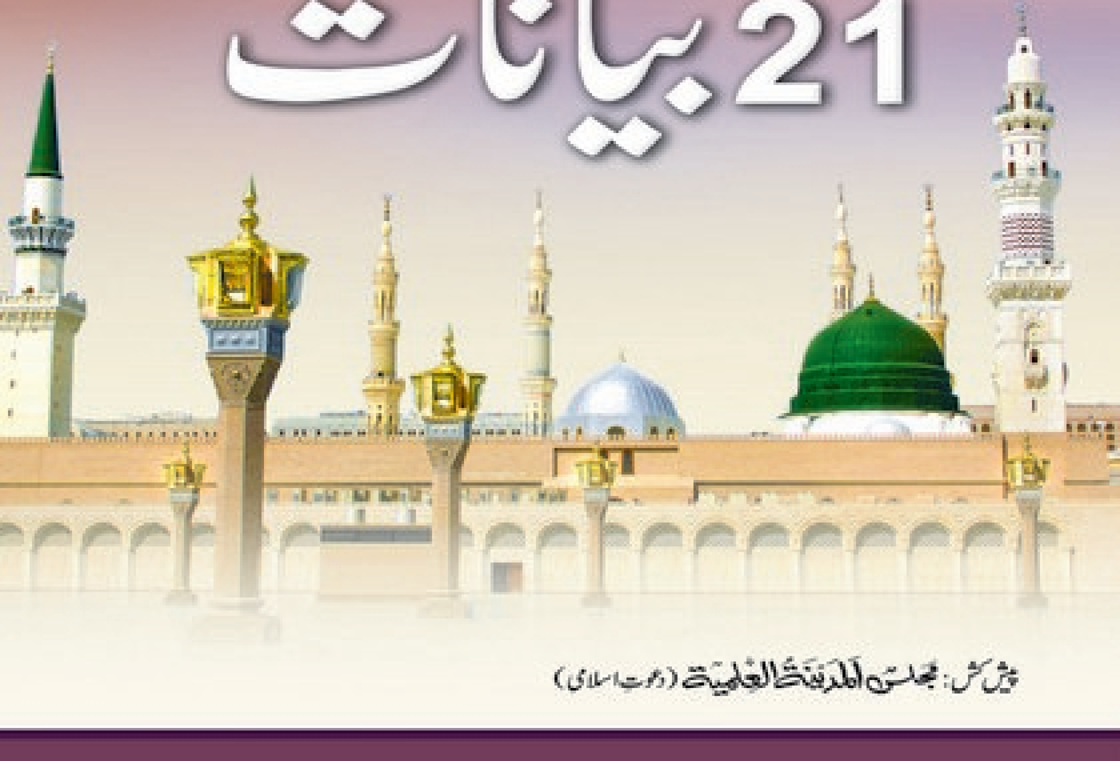
مبلغین و مبلغات کیلئے 642 صفحات پر مشتمل ماہِ شعبان المعظم سے متعلق مختلف اصلاحی موضوعات کے بیانات

بنام

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے

21 بیانات



پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے 642 صفحات پر مشتمل ماہِ شعبان
المعظم سے متعلق مختلف اصلاحی موضوعات کے بیانات

بنام

شَعبانُ المُعَظَّم کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّه (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے 21 بیانات

صفحات : 642

پہلی بار : رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ، فروری 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!!!

بیان اور تقریر تبلیغِ دین کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ بیان جب بہترین مواد، زبردست ترتیب، خوبصورت الفاظ کے ساتھ ساتھ اخلاص کی خوشبو سے مالامال ہو تو سننے والوں کی کایا پلٹ جاتی، دلوں میں ایمانی حرارت پیدا ہوتی اور اعمالِ صالحہ کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین پر عمل کی دعوت دینے والی تحریک ہے، یہ مسجدیں آباد کرنے والی تحریک ہے، یہ گناہوں سے **تعلق** توڑ کر نیکیوں سے رشتہ جوڑنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کام اس سلسلے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ ہزاروں افراد ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ ان بارہ مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت **ملک** و بیرونِ **ملک** **ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزء بیان بھی ہے۔ یہ بیانات دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العِلْمِیَّۃ کے تحت **"شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** تیار کرتا ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ یہ تمام تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العِلْمِیَّۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلّہ العالی نے یہ تجویز

دی تھی کہ ہر اسلامی ماہ میں ہونے والے تمام بیانات کو جمع کر کے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اسی حکم کی تعمیل میں **جُمادَی الاولیٰ کے 22 بیانات**، **جُمادَی الاُخریٰ کے 21 بیانات** اور **رجب المرجب کے 26 بیانات** کے نام سے تین ضخیم کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئیں تھیں، جنہیں کافی پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ تادمِ تحریر ان کتابوں کے ڈاؤنلوڈرز کی تعداد 9 ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ اب **شعبان المعظم** کے بیانات کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب سے متعلق چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول ''المدینۃُ العلمیۃ'' کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

توبہ واستغفار

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شَخْص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔

(الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار۔۔۔ الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹے کی وصیت

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار نصف رات گزر جانے کے بعد جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا، راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جارہے ہیں، میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جارہے ہیں۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کرکے ان سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو! کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کررہی ہے، آؤ! تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔ میں تجسس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہولیا، ہم قبرستان میں پہنچے تو دیکھا کہ تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔

میں ان کے قریب گیا اور پوچھا: اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں کہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہوتے۔ انہوں نے کہا: یہ جنازہ میرے لختِ جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب کے نشے اور گناہ کی دلدل میں پھنسا رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی:

(۱) جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے ارد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔

(۲) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔

(۳) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے بخش دے۔

جب یہ فوت ہو گیا تو اس کی پہلی وصیت کے مطابق میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو ہاتف غیبی سے آواز آئی: اے بڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی (یعنی توبہ) کی وجہ سے معاف فرما دیا ہے۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں: جب میں نے اس عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، نماز جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ قبر سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے مجھے مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے کہا: اے شیخ! ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں (یعنی نیکی کرنے والوں) کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں ہم سب نے مل کر اس کی قبر کو بند کر دیا اور اس پر مٹی

درست کر کے واپس آ گئے۔(توبہ کی روایات وحکایات، ص۴۳ بحوالہ حکایات الصالحین، ص۷۸)

جے میں ویکھاں عملاں ولے کجھ نئی میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت رب دی بلے بلے بلے

گناہوں کا احساس پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں ایک شرابی اور انتہائی پاپی شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَحم وکرم کا تذکرہ ہے جس سے رحمتِ خُداوندی کی وُسعت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر گُناہوں کی دَلْدَل میں پھنسا ہوا کوئی شخص سَنْجِید گی سے اپنا محاسبہ (فکر مدینہ) کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگے تو وہ غفور ورحیم عَزَّوَجَلَّ ضرور اس پر اپنے رَحم وکرم کی بارش فرماتا ہے۔مذکورہ حکایت میں اگرچہ اس نوجوان کی توبہ کا واضح تذکرہ موجود نہیں مگر مرتے دم اس نے اپنی ماں کو جو وَصِیَّتیں کیں ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے گُناہوں پر سَخْت نادِم تھا اور نَدامت ہی دَرْ حقیقت توبہ ہے۔جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنی شَرمندَگی توبہ ہے۔''[1]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''چونکہ گُزِشْتہ (گناہوں) پر ندامت توبہ کا رُکنِ اعلیٰ ہے کہ اس پر باقی سارے اَرکان[2] مبنی ہیں، اس لئے صرف ندامت کا ذکر فرمایا

---

[1] ... ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲

[2] ...توبہ کے تین ارکان ہیں: (۱)ماضی پر ندامت (۲)ترکِ گناہ (۳)یہ عزم (پکا ارادہ) کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

۔(ظاہر ہے) جو کسی کا حق مارنے پر نادِم ہو گا تو حق ادا بھی کر دے گا، جو بے نمازی ہونے پر شرمندہ ہو گا وہ گزشتہ چھوٹی نمازیں قضا بھی کر لے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ [1]

توبہ کی اہمیت

یاد رکھئے! خود کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنے اندر گناہوں کا احساس پیدا کرنا اور ان کے دُنیوی و اُخروی نُقصانات پر غور کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ جب کسی انسان کے دل میں احساسِ گُناہ پیدا ہوتا اور وہ گُناہ کو گُناہ سمجھنے لگتا ہے تو یقیناً ندامت و پشیمانی سے اس کا سر جُھک جاتا، دل توبہ کی طرف مائل ہو جاتا اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہنے لگتے ہیں۔ اور یہ آنسو رحمتِ الٰہی کے بادل کھینچ لاتے ہیں جن سے برسنے والی بارش نامۂ اعمال کی سیاہی دھو ڈالتی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا: ”اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”میرے بندے نے گناہ کیا اور اُس کو یقین ہے کہ اُس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی فرماتا ہے۔“ پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: ”اے میرے ربّ! میرا گناہ معاف کر دے۔“ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ”میرے بندے نے گُناہ کیا اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گُناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔“ وہ بندہ پھر گُناہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: ”اے میرے ربّ! میرا گناہ معاف

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۳۷۹/۳

فرمادے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مُوَاخَذہ (پکڑ) بھی فرماتا ہے۔" (پھر فرماتا ہے) "تو جو چاہے کر میں نے تیری مَغْفِرت فرمادی۔"[1]

خبردار! حدیثِ پاک کے آخری الفاظ یعنی **"تو جو چاہے کر میں نے تیری مَغْفِرت فرمادی"** اس سے ہرگز ہرگز کوئی اس غلط فہمی میں نہ پڑے کہ توبہ کے بعد سابقہ گُناہوں کی مُعافی کے ساتھ ساتھ آئندہ گُناہ کرنے کی بھی اجازت مل جاتی ہے علامہ ابنِ حجر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ تو جب بھی گناہ کے بعد توبہ کرے گا میں تجھے مُعاف کردوں گا"[2] لہٰذا جانے اَنجانے میں اگر کوئی گُناہ سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں۔

بار بار توبہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا! اس سے پہلے کہ پیامِ اجل آن پہنچے اور ہم اپنے اعزاء واقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر، قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ہمیں چاہیے کہ ان گناہوں سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جب کوئی گناہ ہوجائے فوراً توبہ کرلیجئے اور روزانہ دن بھر کے معمولات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد سونے سے پہلے صلوۃ التوبہ پڑھ اپنے دانستہ اور نادانستہ کیے ہوئے تمام گناہوں سے توبہ کرکے سونے کا

---

1 ... مسلم، کتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب... الخ، ص ۱۴۷۴، حدیث: ۲۷۵۸

2 ... فتح الباری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی یریدون ان یبدلوا... الخ، ۱۳/ ۴۰۰، تحت الحدیث: ۷۵۰۷

معمول بنائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں کے نہ صرف گناہوں کو معاف فرماتا ہے بلکہ انہیں پسند فرماتا ہے۔ چنانچہ

(1) توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بن جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿222﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔"

(پ2، البقرہ:222)

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: "توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۵۰، ص ۲۷۳۵، بدون: التائب حبیب اللہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بے حد وبے حساب ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی ہم سے گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی بارگاہ میں توبہ کرلیں۔ اگر بتقاضائے بشریت پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کریں چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لپٹ جائیں ہر گز ہر گز مایوس نہ ہوں، اس کی رحمت بہت بڑی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ توبہ کرنے پر بندوں کو خدائے رحمن سے مغفرت کا انعام ملتا ہے لہٰذا شیطان جو کہ انسان کا کھلا دشمن ہے وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ بندہ توبہ کی طرف مائل ہو۔ چنانچہ

تفسیرِ دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فٰحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ ۪ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ ۪۟

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے

تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہوگئے اور بولے: ''اے ہمارے سردار تجھے کیا ہوگیا؟'' وہ بولا: ''قرآن میں ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔'' اس کے لشکریوں نے کہا: ''وہ کونسی آیت ہے؟'' ابلیس نے انہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔ تو اس کے چیلوں نے کہا: ''ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خوش ہوگیا۔''[1]

کیا شیطان کامیاب ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لیے ایک چیلنج کی حَیثِیَّت رکھتی ہے لہٰذا ہمیں میدانِ عمل میں اتر جانا چاہیئے اور خود سے یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں

[1] ... درمنثور، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳۲۶/۲

گے نیز اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو عجز و ندامت (عاجزی و شرمندگی) کے ساتھ فوراً اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگیں گے۔

مگر افسوس! فی زمانہ مُسلمانوں کے کِردار کی بدحالی اور ان کی دن بدن بڑھتی ہوئی بداعمالی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم شیطان کو اس کے چیلنج میں ناکام بنانے کی کوشش نہیں کر رہے۔ غور کیجئے شیطان کے چیلوں نے اسے پریشان دیکھ کر یہی دو باتیں کہی تھیں، (1) ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِسْتِغْفار نہ کر پائیں گے (2) وہ لوگ (گناہ کرنے کے باوجود) اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ واقعی آج کل گُناہوں کے ذرائع اس قدر عام ہیں کہ ہر اُٹھنے والا قدم انسان کو دانِستہ و نادانِستہ کسی نہ کسی گناہ کی طرف لے جاتا ہے ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ لوگ ریڈیو پر گانے اور ڈرامے سُن لیا کرتے تھے، پھر ٹی وی ایجاد ہوا تو آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دِکھائی دینے لگی مگر اس میں کمی یہ تھی کہ جو دکھایا جا رہا ہے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں اپنی مرضی کا کوئی عمل دخل نہ تھا، لیکن وی سی آر کی ایجاد کے بعد یہ کمی بھی پوری ہو گئی پھر یکے بعد دیگرے ڈش انٹینا اور کیبل نے حیاسوز مناظر دکھانے کے سینکڑوں مواقع فراہم کر کے گناہوں کی یَلْغار میں مزید تیزی پیدا کر دی مگر ہر وقت فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سننے والوں کو ایک ہی جگہ ٹِک کر بیٹھنا پڑتا تھا کیونکہ ٹی وی بڑا ہوتا ہے ہر وقت ساتھ رکھنا ممکن نہیں تھا لہٰذا MP3، MP4 اور ٹی وی والے موبائل فون جیسے چھوٹے چھوٹے الیکٹرونک آلات اور انٹرنیٹ نے گناہ کرنے کی راہ میں درپیش تمام رُکاوٹیں دور کر دیں اور یوں مُعاشرے کے کروڑوں افراد ان چیزوں کے بے جا استعمال کے ذریعے گُناہوں کے بھنور میں

پھنستے چلے جارہے ہیں اور مزید افسوس تو یہ ہے کہ گناہوں میں مگن ہونے کے باوجود اپنے سیاہ کرتوتوں کو صحیح سمجھتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ دوسروں کے سامنے اپنے اس گمانِ فاسد کا اظہار کرتے اور اس قسم کے جُرأت مَندانہ جُملے کہتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں کہ "سب چلتا ہے، سب ٹھیک ہے وغیرہ وغیرہ" یقیناً اسی سوچ نے مُعاشرے کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دن بھر جانے اَنجانے میں کتنے گُناہ کرتے ہیں مگر توبہ وندامت تو کُجا اس کا احساس تک نہیں ہوتا اور جسے یہ احساس ہی نہیں کہ اس نے گُناہ کیا ہے وہ توبہ کی طرف کیسے آئے گا؟

ہمارا رحیم وکریم رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ۱۸، النور: ۳۱)

ترجمہ کنز الایمان: اوراللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل حقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں کو توبہ واِستِغفَار کا حکم فرمایا اس لئے کہ انسان فطرۃً کمزور ہے باوجود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ اِمام قُشَیرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "توبہ کا سب سے زیادہ محتاج وہ ہے جو اپنے لئے توبہ کی ضرورت محسوس نہ کرے۔ اِس آیتِ مبارکہ میں ربّ کریم کی صفتِ سَتّاری کا بہت زیادہ ظہور ہے کہ اس نے تمام اَہلِ ایمان کو توبہ کا حکم ارشاد فرمایا تاکہ مُجرِم رُسوا نہ ہوں، کیونکہ اگر صرف مُجرِموں کو خطاب ہوتا تو اُنکی رُسوائی ہوتی، اس فرمان سے اُمید بندھ جاتی ہے کہ جیسے دنیا میں رُسوا نہیں کیا ایسے ہی آخرت میں بھی رسوا نہیں کرے گا۔" (تفسیر روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الایۃ: ۳۱، ۶/۱۴۵)

اک گناہ میرا ماں پیو ویکھے عمری منہ نہ لاوے

لکھ گناہ میرا مالک ویکھے فر وِی پر دے پاوے

(یعنی اگر والدین اپنی اولاد کا کوئی گناہ دیکھ لیں توبسا اوقات عمر بھر کے لئے ناراض ہو جاتے ہیں لیکن اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کریم ہے کہ لاکھوں گناہوں کے باوجود ہمیں رسوا نہیں کرتا بلکہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخر کب تک ہم توبہ میں دیر کرتے رہیں گے؟ آخر کب تک ہم گناہوں کے دَلدَل میں دھنستے چلے جائیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بڑھاپا آرہا ہے، جوانی جارہی ہے، ہم کب اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ سے صلح کریں گے؟ اور کب اس کی بارگاہ میں پیش ہونے کی تیاری کریں گے؟ کیا ہمیں اپنے دوستوں، عزیزوں کی موت اور اِس کے بعد پیش آنے والے معاملات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی؟ کیا ہم صور کے پھونکے جانے سے عبرت نہیں پکڑتے؟ آیئے توبہ کر لیجیے۔ روایت میں ہے کہ جب کوئی نوجوان اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو فرشتے ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیتے ہیں۔ دیگر فرشتے پوچھتے ہیں: کیا ہوا؟ تو ان کو کہا جاتا ہے کہ ایک نوجوان نے خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر لی ہے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: "اس نوجوان کی توبہ کے استقبال میں جنتوں کو سجادو۔"

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی نوجوان گناہوں کی وجہ سے روتا ہے اور اپنے مالک و محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خطاؤں کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے برائی کی۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "میں نے پردہ پوشی کی۔" پھر عرض کرتا ہے: "میں نادِم ہوں۔" جواب ملتا ہے: "میں جانتا ہوں۔" پھر عرض کرتا ہے: "میں توبہ کرتا ہوں۔" جواب آتا ہے: "میں قبول کرتا ہوں، اے نوجوان! جب تو توبہ کر کے توڑ ڈالے تو ہماری طرف رجوع کرنے سے حیا نہ کرنا، اور

جب دوسری مرتبہ توبہ توڑ دے تو تیسری مرتبہ ہماری بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمندگی تجھے نہ روکے، اورجب تیسری مرتبہ توڑدے توچوتھی مرتبہ بھی ہماری بارگاہ میں لوٹ آنا،(کیونکہ)میں ایسا جوّاد ہوں جو بخل نہیں کرتا، میں ایسا حلیم ہوں جو جلد بازی نہیں کرتا، میں ہی نافرمان کی پردہ پوشی کرتا اور تائبین کی توبہ قبول کرتا ہوں، میں خطائیں معاف کرتا، ندامت کرنے والوں پر سب سے زیادہ رحم کرتا ہوں کیونکہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں۔ کون ہے جو ہمارے دروازے پر آیا اور ہم نے اسے خالی واپس لوٹا دیا؟ کون ہے جس نے ہماری جناب میں التجا کی اور ہم نے اسے دھتکار دیا؟ کون ہے جس نے ہم سے توبہ کی اور ہم نے قبول نہ کی؟ کون ہے جس نے ہم سے مانگا اور ہم نے عطا نہ کیا؟ کون ہے جس نے گناہوں سے معافی چاہی اور ہم نے اُسے دھتکار دیا؟ کیونکہ میں سب سے بڑھ کر خطاؤں کو بخشنے والا، سب سے بڑھ کر عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والا، سب سے بڑھ کر مصیبت زدوں کی مدد کرنے والا، گریہ وزاری کرنے والے پر سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ غیبوں کی خبر رکھتا ہوں۔ اے میرے بندے! میرے درپہ کھڑا ہو جا میں تیرا نام اپنے دوستوں میں لکھ دوں گا، سحری میں میرے کلام سے لطف اندوز ہو میں تجھے اپنے طلب گاروں میں شامل کر دوں گا، میری بارگاہ میں حاضری سے لذت حاصل کر میں تجھے لذیذ (پاکیزہ) شراب پلاؤں گا، غیروں کو چھوڑ دے، فقر کو لازم پکڑلے، سحری کے وقت عاجزی وانکساری کی زبان کے ساتھ مناجات کر۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۰۰)

آیئے توبہ کی ضرورت واَہمیّت جاننے کے لئے اس سے مُتعلِّق چند احادیث سنتے ہیں۔

فضائل توبہ پر مبنی 5 فرامین مصطفیٰ:

(1) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰)

(2) جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جیسے تم میں سے کوئی شخص کسی جنگل میں اپنی سُواری پر جائے اور سُواری گم ہو جائے، اور سُواری پر اُس کا کھانا اور پانی ہو اور وہ (سُواری کے ملنے سے) مایوس ہو جائے اور ایک درخت کے سائے میں لیٹ جائے، پھر اچانک وہ سُواری اس کے پاس کھڑی ہوئی ہو، وہ اس کی مَہار (یعنی رسی) پکڑ لے، پھر خوشی کی شدت میں یہ کہے: "اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا ربّ ہوں۔" شدتِ خوشی میں اس سے الفاظ اُلٹ ہو جائیں۔(مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بھا، ص۱٤٦٩، حدیث:۲۷٤۷)

فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ شدید گھبراہٹ، کسی انتہائی تعجب خیز واقعے یا کسی اور وجہ سے انسان ہوش میں نہ رہے یا بھول کر اس کی زبان سے ایسے کلمات نکل جائیں (جو خلافِ شرع ہوں) تو ان پر مواخذہ (یعنی پکڑ) نہیں۔ اسی طرح ان الفاظ کو بطورِ حکایت یا کسی شرعی فائدے کے لئے بیان کرنے پر بھی کوئی مواخذہ نہیں۔ ہاں مذاق میں یا کسی کی نقل اتارتے ہوئے یا فضول گوئی میں ایسے کلمات کہے تو پھر مواخذہ ہو گا۔ (فتح الباری، کتاب الدعوات، باب التوبہ، ۹۱/۱۲، تحت الحدیث:۶۳۰۹)

(3) جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم سے آزادی اور بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم ۱۵۱۸، ج ۲، ص ۱۲۲)

(4) بیشک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جِلاء (یعنی صفائی) طلبِ مغفرت ہے۔ (مجمع البحرین، کتاب التوبۃ، باب الاسغفار جلاء القلوب، رقم ۴۷۳۹، ج ۴، ص ۲۷۲)

(5) جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گناہ بھلادیتا ہے، اسی طرح اس کے اعضاء (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلادیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹاڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اسکے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ کی تمام تر اہمیت اور فضائل کے باوجود بعض بدنصیب نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ اور توبہ کرنے سے جی چراتے ہیں۔ ان لوگوں کے توبہ سے جی چرانے کی چند وجوہات اور ان کا حل پیشِ خدمت ہے۔

پہلی وجہ گناہوں کے انجام سے غافل رہنا

گناہوں کے انجام سے غافل ہونا بھی توبہ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس عذاب سے ڈرایا گیا ہے وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آجاتا ہے اور یہ انسان کا فطری تقاضا ہے کہ یہ تاخیر سے وقوع پذیر ہونے والی چیز کی نسبت فوری طور پر حاصل ہونے والی شے کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے۔ مثلاً زنا کرنے والا اس سے فوری طور پر حاصل ہونے والی لذت کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور اس کی اُخروی سزا کے بارے میں سوچنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

اس کا حل یہ ہے کہ ایسا شخص غور کرے کہ اگرچہ یہ عذابات میری نگاہوں سے اوجھل سہی لیکن ہیں تو یقینی، کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں مثلاً کوئی ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مرض ہے لہٰذا چکنائی والی چیزیں مثلاً پراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل ترک کردو ورنہ تمہاری تکلیف میں اضافہ ہوجائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے ان اشیاء کو ان کی تمام تر لذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں تو کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ میں نے ایک بندے کے ڈرانے پر اپنی لذتوں کو چھوڑ دیا لیکن تمام کائنات کے خالق عزوجل کے وعدہ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو ترک نہیں کرتا۔

تُوْبُوْا اِلَی اللہِ--------اَسْتَغْفِرُ اللہَ

دوسری وجہ رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا

ہمارے معاشرے میں اس قسم کے لوگ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں کہ جب انہیں گناہوں سے توبہ کی ترغیب دی جائے تو اس قسم کے جملے بول کر لاجواب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ بڑا غفور ورحیم ہے، ہمیں اس کی رحمت پر بھروسا ہے، وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔''اور توبہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔

ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحیم وکریم ہونے میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا لیکن جس طرح یہ دونوں اس کی صفات ہیں اسی طرح قہّار اور جبّار ہونا بھی رب عزوجل کی صفات ہیں۔ اور یہ بات بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنم میں بھی جائیں گے تو اب آپ ہی بتایئے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ مسلمان تو غضبِ

الٰہی عزوجل کا شکار ہوں اور جہنم میں جائیں لیکن آپ پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہو اور آپ کو داخلِ جنت کیا جائے؟

دیانت داری سے سوچئے کہ رحمتِ الٰہی عزوجل پر اس قدر یقین کا اظہار کہیں سامنے والے کو خاموش کروانے کے لئے تو نہیں ہے؟

خدارا! نفس وشیطان کے دھوکے سے اپنی جان چھڑایئے کہ گناہ کرکے توبہ کئے بغیر مغفرت کا امیدوار بننے والے کو حدیثِ نبوی میں احمق قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''سمجھ دار وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔ (المسند احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، رقم ۱۷۱۲۳، ج۶، ص۸۷،)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم وبردباری سے دھوکہ میں نہ پڑ جائے، جنت ودوزخ تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ۳۰، الزلزال: ۷،۸)

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ...الخ، ۱۸، ج۴، ص۴۸)

امیدِ واثق ہے کہ اس نہج پر سوچنے کی برکت سے بہت جلد توبہ کی توفیق مل جائے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔

تُوبُوا اِلَی اللہ ـــــ اَسۡتَغۡفِرُ اللہَ

تیسری وجہ کثرتِ گناہ کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہو جانا

بعض لوگ بد قسمتی سے طویل عرصے تک بڑے بڑے گناہوں مثلاً چوری، قتل، ڈاکے، دہشت گردی وغیرہ میں مبتلاء رہتے ہیں۔ شیطان ان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے بعد تجھے معافی نہیں ملنے والی..یا..اب تیری بخشش ہونا مشکل ہے۔ علمِ دین سے محروم یہ افراد مایوسی کا شکار ہو کر گناہوں پر مزید دلیر ہو جاتے ہیں اور توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ**

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔'' (پ ۲۴،الزمر: ۵۳)

رحمتِ خداوندی کس طرح اپنے امیدوار کو آغوش میں لیتی ہے، اس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے۔۔

نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ، ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ننانوے رحمتیں، اس نے قیامت کے لئے رکھی ہیں اور دنیا میں فقط ایک رحمت ظاہر فرمائی ہے۔ ساری مخلوق کے دل اسی ایک رحمت کے باعث رحیم ہیں۔ ماں کی شفقت و محبت اپنے بچے پر اور جانوروں کی اپنے بچے پر مامتا، اسی رحمت کے باعث ہے۔ قیامت کے دن ان ننانوے رحمتوں کے

ساتھ اس ایک رحمت کو جمع کرکے مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا، اور ہر رحمت آسمان وزمین کے طبقات کے برابر ہوگی ۔ اور اس روز سوائے ازلی بد بخت کے اور کوئی تباہ نہ ہوگا ۔'' (کنزالعمال، کتاب التوبۃ، رقم ۱۰۴۰۰، ۴، ص ۱۰۷)

توبہ کے معنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے لیکن ہمیں بھی مخالفتِ شیطان پر ''کمر کس لینی چاہیے اور توبہ کے معاملے میں ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں درست انداز سے توبہ کرنی بھی آتی ہو۔ آج کل توبہ کا بھی عجیب انداز دیکھا جاتا ہے کہ لبوں پر مسکراہٹ بلکہ بعض اوقات ہنسی کے فوارے اُبل رہے ہوتے ہیں اور گالوں پر آہستہ آہستہ چپت مارتے ہوئے ''توبہ توبہ'' بول کر دل کو منالیا جاتا ہے کہ توبہ ہوگئی! یہ حقیقی نہیں محض رسمی توبہ ہے ۔ چنانچہ توبہ کے معنی بھی سن لیجئے! حدیث پاک میں آتا ہے: ''اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ'' یعنی شرمندگی توبہ ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴۹۲/۴ حدیث: ۴۲۵۲)

فکر مدینہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ پیغام اجل لے کر آجائے اور ہم دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں اتر جائیں، جہاں خدانخواستہ اپنے گناہوں کے سبب سخت ترین عذاب کا شکار ہو جائیں۔ آیئے! اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے اور گناہوں پر اس کو سرزنش کیجئے، مثلاً زبان سے سرزد ہونے والے گناہوں پر بندہ اپنے نفس کو ڈانٹے کہ اے نفس! تیرے رب نے تجھے زبان دی، اس عظیم الشان نعمت پر تجھے چاہئے تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا، اس کی حمد بجالاتا، قرآن کی تلاوت کرتا، اچھی بات کرتا، نیکی کی دعوت دیتا، برائی سے روکتا مگر تو نے غیبت کر دی، چغلی کر دی، بلا اجازت شرعی مسلمان کی

دل آزاری کر دی، جھوٹ بول دیا، گالی دے دی۔ ذرا سوچ تو سہی! اگر وہ تجھے قوت گویائی سے محروم کر دے تو تیرا کیا بنے گا؟؟؟ اسی طرح دیگر اعضاء کو تنبیہ کرے اور سوچے کہ یہ رب عَزَّوَجَلَّ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ ہم اس کی دی ہوئی نعمتوں سے اسی کی نافرمانی کیے جا رہے ہیں اور وہ ہمیں اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا۔ اگر آنکھوں سے گناہ کرنے پر اندھا کر دے! ہاتھوں سے گناہ ہوں تو ہاتھ توڑ دے! پاؤں گناہ کی راہ پر چلیں تو لنگڑا کر دے! تو ہمارا کیا بنے گا؟؟؟ آخر اس نے یہ اعضاء ہمیں اپنی نافرمانی کرنے کے لئے تو نہیں دیئے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ اس کے دیئے ہوئے اعضاء سے اسی کی نافرمانی کی جائے۔

تفاسیر میں لکھا ہے کہ یہ اس کا حلم ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ پر اس کی بروقت گرفت نہیں فرماتا بلکہ اسے مہلت دیتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے اور جب بندہ لوٹ آتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اپنا پسندیدہ بندہ بنا لیتا ہے۔ چنانچہ

ندامت کا صلہ

بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے بیس سال تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر بیس سال تک اس کی نافرمانی کی، پھر ایک دن آئینہ دیکھا تو اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھ کر غم زدہ ہو گیا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوا: اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے بیس سال تک تیری اطاعت کی پھر بیس سال تک تیری نافرمانی کی، اب اگر میں تیری بارگاہ میں رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول فرمائے گا؟ اس نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: تو نے ہم سے محبت کی تو ہم نے بھی تجھ سے محبت کی پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا تو ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، تو نے ہماری نافرمانی کی ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تو ہماری طرف آئے گا تو ہم تجھے قبول کر لیں گے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ٦٢)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مرا حشر میں ہو گا کیا یا الٰہی

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الٰہی

تو عطار کو بے سبب بخش مولا کرم کر، کرم کر، کرم یا الٰہی

(وسائل بخشش، ص۷۸، ۸۲، ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ سے متعلق اہم بات

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بہت سے توبہ کرنے والے قیامت کے دن رد کر دیئے جائیں گے۔ ان کا گمان ہو گا کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے توبہ کے تقاضے پورے نہیں کیے۔

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/۴۳۶، حدیث: ۷۱۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں گویا ہمیں جھنجھوڑا جا رہا ہے، غفلت سے بیدار کیا جا رہا ہے کہ کہیں ہم محض رسمی توبہ پر تکیہ کیے بیٹھے ہوں اور سر محشر رسوائی ہو جائے کیونکہ ہم توبہ تو کرتے ہیں لیکن اس کا صحیح طریقہ اختیار نہیں کرتے، ہم خوف خدا پر مشتمل بیان یا رقت انگیز دعا سن کر آہ وزاری و گریہ زاری کرتے ہوئے بظاہر توبہ کا اظہار کرتے بھی ہیں لیکن جو تقاضے شریعت نے توبہ کے رکھے ہیں وہ پورے نہیں کرتے کیونکہ گناہ چھوڑنے کا مضبوط ارادہ کیے بغیر جذبات کی رو میں بہہ کر آنسو بہانا تو توبہ نہیں ہے بلکہ توبہ کے معنی تو یہ ہیں کہ گناہ پر ندامت ہو، دل میں اس سے بیزاری ہو اور آیندہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم ہو۔ اعلیحضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے جو چارۂ کار اس

کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ (فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱)

توبہ کے ارکان

توبہ کے تین ارکان ہیں: (۱) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت) (۲) ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا) (۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آیندہ گناہ نہیں کروں گا۔

(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

توبہ کے تقاضے پورے کرلیجئے

گناہ اور لغزشوں کی کچھ اقسام ہیں اور اسی کے مطابق توبہ کے احکام ہیں۔ ایک تو وہ جو بندے اور رب کے درمیان ہے۔ اس قسم کے گناہ اگر قابل تلافی ہوں تو توبہ کے ساتھ ساتھ تلافی بھی لازم ہے۔ مثلاً نماز چھوڑ دی تو اس سے توبہ بھی کرنی ہے اور اس کی تلافی بھی کرنی ہے کہ جو نماز ترک کی اس کی قضا پڑھے اسی طرح جو فرض روزے بلا اجازت شرعی قضا ہوئے یا جو بھی ایسی عبادت ہے جو قضا ہوگئی اس کو ادا کرنا ضروری ہے صرف توبہ کرنے سے خَلاصی نہیں ہو گی۔ اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب پی لی تو مذکورہ تین ارکان کے ساتھ توبہ کرلینا کافی ہے۔ سچے دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ آیندہ نہیں پیئے گا۔

گناہوں کی ایک قسم وہ ہے جس میں بندوں کی حق تلفی بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی کی غیبت کردی اور اسے پتا چل گیا کہ ہم نے اس کی غیبت کی ہے تو اب اس سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے کہ وہ ہمیں معاف کر دے۔ ہاں! اگر اُسے پتا نہیں چلا تو بتانے کی حاجت نہیں ہے بلکہ اب اس کے لیے استغفار کرے۔ اسی طرح کسی کو گالی بکی تھی، یا تہمت لگائی تھی یا ڈرایا دھمکایا تھا تو توبہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے سے ہو گی۔

اگر کسی کا مال ناحق حاصل کر کے زمینیں اور جائدادیں بنالیں اور اب یہ احساس ہوا کہ میں نے غلط کیا، ندامت ہوئی اور توبہ کا ذہن بنا تو صرف توبہ کرنے سے خَلاصی نہیں ہو گی بلکہ جن جن کا جتنا جتنا مال

کھایا ہے ان سب کو لوٹانا پڑے گا، ان سب کو راضی کرنا پڑے گا اور اگر وہ دنیا سے چلے گئے ہوں تو ان کے ورثا کو لوٹانا پڑے گا اور اس کے شرعی تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔

سچّی توبہ کی علامات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بنِ مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ "سچّی توبہ کی چھ علامات ہیں: (۱) گُزشتہ گناہوں پر نادِم ہونا (۲) گناہوں کی طرف نہ لوٹنے کا عَزْمِ مُصَمَّم (۳) جن فرائض میں کوتاہی کی ہے ان کی ادائیگی (٤) جن کا حَق تَلَف کیا ہے انہیں ان کا حق دینا (٥) ناجائز و حرام مال سے بدن پر جو چربی چڑھ گئی ہو اُسے غَم و حُزن کے ذریعے پگھلانا یہاں تک کہ کھال ہڈی سے چمٹ جائے اور پھر اگر اُس پہ گوشت آئے تو ایسا گوشت آئے جو حلال وطیب سے پروان چڑھا ہو (٦) جس طرح بدن کو نفسانی خواہشات کی لذت پہنچائی ہے اسی طرح اسے اطاعت کا مزہ چکھانا۔'

(شرح بخاری لابن بطّال، کتاب الدعائ، باب توبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحا، ۱۰/ ۸۰)

دعوتِ اسلامی کی برکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔اس کی برکت سے دن رات گناہوں میں ملوث رہنے والے افراد توبہ کر کے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے،اغیار کے فیشن کو چھوڑ کر سنتوں سے محبت کرنے والے بن گئے، پنج وقتہ نماز، نفلی عبادات،ماں باپ کی اطاعت اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے ،اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کے لیے دعوت اسلامی کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن گئے۔ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور بارہ مدنی کاموں میں سے روزانہ کے پانچ مدنی

کام (1)صدائے مدینہ (2)بعدِ فجر مدنی حلقہ (3)مسجد درس (4)چوک درس (5)مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت ،اسی طرح ہفتہ وار پانچ مدنی کام (1)علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (2)ہفتہ واراجتماع میں اول تا آخر شرکت (3)تعطیل اعتکاف (4)VCD اجتماع اور (5)مدنی مذاکرے میں شرکت کے ساتھ ساتھ ماہانہ دومدنی کام مدنی انعامات اورمدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ شرکت کیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔ان مدنی کاموں میں سے ایک کام مسجد درس ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بہت سے بگڑے ہوئے مسلمان بالخصوص نوجوان راہ راست پر آگئے۔آیئے ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

مرکزالاولیاء(لاہور پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ بدقسمتی سے دنیا کی فانی لذّات کے سمندر میں غوطہ زن تھا فلمیں ڈرامے دیکھنے کا اس قدر جنونی تھا جب تک فحش وعریانی والے مناظر نہ دیکھ لیتا مجھے چین نہیں آتا تھا،بس زندگی کے شب وروزانہیں بداعمالیوں میں بسر ہورہے تھے۔قسمت اچھی تھی کہ دعوت اسلامی کا مدنی ماحول مل گیاورنہ شاید زندگی کی انمول سانسیں فضولیات اورلغویات میں گزر جاتیں اور بروز قیامت ندامت وحسرت کا سامنا کرنا پڑتا۔اس مدنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ یوں بنا کہ ہمارے علاقے میں دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشق رسول اسلامی بھائی علاقے کی مسجد میں درس فیضان سنّت دیا کرتے تھے۔جب کبھی نماز کے لیے مسجد کی حاضری کی سعادت ملتی تو میں بھی درسِ فیضان سنّت سننے کے لیے بیٹھ جاتا،ان کا انداز بیان بہت عام فہم تھا کہ میں متائژہوئے بغیر نہ رہ سکا،درس کے بعد وہ بڑی محبت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیا کرتے ان کی دعوت کی برکت سے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانا ہوا جہاں پر ہر طرف سنّتوں کی بہاریں تھی کثیر مسلمانوں کے سروں پر عمامے شریف کا تاج سجا ہوا تھا،سنّتوں کی ہر طرف

مسکراتی بہاریں دیکھ کر دل باغ باغ بلکہ باغ مدینہ بن گیا مزید اسلامی بھائیوں کے اخلاق وکرداراورپر سوز بیان اور رقت انگیز دعا نے دل کی دنیا ہی بدل دی، میرے قلب پر چھائے غفلت کے بادل چھٹ گئے اور میں مدنی ماحول کا ہو کر رہ گیا پابندی سے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کا معمول بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی ماحول کی برکات ملنا شروع ہوگئی میرے علم وعمل میں ترقی ہونے لگی۔ 26 مرتبہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی جس سے مزید مدنی کاموں کا جذبہ دل میں موجزن ہو گیا اور اسی جذبے کے تحت تادم تحریر علاقائی ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف عمل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کے سَتّرہ حُرُوف کی نسبت سے چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول سنئے۔

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخارِی ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے

ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۱۱ ص۳۵۸ حدیث ۱۲۲۸۴) (3)چھینک کے وَقت سر جھکائیے ، منہ چُھپائیے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴) (4)چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے (5)سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللّٰہ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والاخود سن لے ۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۱۱۹)(6)جواب سن کر چھینکنے والا کہے:" یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے:" یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶)(7) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مراٰۃُ المناجیح ج۶ ص۳۹۶)(8) حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتَلا نہیں ہو گا۔ (مِرْقاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۴۹۹ تحتَ الحدیث ۴۷۳۹) (9)چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) (10)چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص۳۲۶)(11)جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور

حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۱۲۰) (12)خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔(فتاوٰی قاضی خان ج ۲ ص ۳۷۷)(13)کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴)(14)دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔(ایضاً)(15)نماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے(یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔(عالمگیری ج ۱ ص ۹۸) (16) آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔(عالمگیری ج ۱ ص ۹۸) (17)کافِر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْكَ اللہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔(رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴)طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہی تھپڑ کا انجام

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حقوقُ العِباد کے مُعامَلے میں کسی کی رعایت نہ فرماتے تھے۔ چُنانچہ شاہِ غَسّان نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور اس سے حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بہُت زیادہ خوشی ہوئی تھی کیوں کہ اس کے سبب اب اُس کی رعایا کے ایمان لانے کی اُمّید پیدا ہو گئی تھی۔ دورانِ طواف شاہِ غَسّان کے کپڑے پر کسی غریب اَعرابی کا پاؤں آ گیا، غصّے میں آ کر اس نے ایسا زوردار طمانچہ مارا کہ اَعرابی کا دانت شہید ہو گیا۔ اُس نے سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں فریاد کی۔ شاہِ غَسّان نے طمانچہ مارنے کا اِعتراف کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے

مُدَّعی یعنی اس مظلوم اَعرابی سے فرمایا کہ آپ شاہِ غَسّان سے قِصاص یعنی بدلہ لے سکتے ہیں۔ یہ سن کر شاہِ غَسّان نے بُرا مناتے ہوئے کہا کہ ایک معمولی شخص مجھ جیسے بادشاہ کے برابر کیسے ہو گیا جو اسکو مجھ سے بدلہ لینے کا حق حاصل ہو گیا! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسلام نے تم دونوں کو برابر کر دیا ہے۔ شاہِ غَسّان نے قِصاص کیلئے ایک دن کی مُہلَت لی اور رات کے وقت نکل بھاگا اور مُرتَد ہو گیا۔

(خُطباتِ مُحرّم ص ۱۳۸ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

فاروقِ اعظم کی سادگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہِ غَسّان جیسے بادشاہ کی ذرَّہ برابر بھی رعایت نہ فرمائی اور اس بدنصیب کے اسلام سے پھر کر دوبارہ کفر کے گڑھے میں کود جانے سے اسلام کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بلکہ اگر حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رعایت فرما دیتے تو شاید اسلام کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا اور لوگوں کا اس طرح ذِہن بنتا کہ اسلام کمزور کو طاقتور سے مَعاذَاللہ عزوجل حق نہیں دلوا سکتا۔ یہ عادِلانہ نِظام ہی کی بَرَکت تھی کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم بِغیر کسی محافِظ کے بے خوف وخَطر گرمی کے موسِم میں ایک دَرَخت کے نیچے پتّھر پر اپنا مبارَک سر رکھ کر سَو رہے تھے کہ رُوم کا قاصِد ان کی تلاش میں اِدھر آ نکلا اور انہیں اس طرح سوتا دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس سے ساری دنیا لرزہ بَراَندام ہے! پھر وہ بول اٹھا: اے عمر! آپ عدل کرتے ہیں، حُقُوق العِباد کا خیال رکھتے ہیں تو آپ کو پتّھروں پر بھی نیند آجاتی ہے اور ہمارے بادشاہ ظلم کرتے ہیں بندوں کے حُقُوق پامال کرتے ہیں لہٰذا انہیں مخمَلیں بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحان اللہ عزوجل! ہمارا دینِ اسلام کتنا عظیم ہے کہ اس نے تمام لوگوں کو حقوق اللہ کی بجا آوری کیساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے چاہے کوئی بادشاہ ہو یا فقیر حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا اور جب کسی پر دوسرے مسلمان کا حق ثابت ہو جائے اُسے اس کا پورا پورا حق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یاد رکھئے! حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کا خیال رکھنا بہر حال ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک سے بھی غفلت برتنا دین و دنیا کے نقصان کا باعث ہے۔ مگر افسوس! آج کل ان دونوں سے ہی غفلت برتی جارہی ہے، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے دیکھا جائے تو مسلمان اپنے انجام سے بے خوف ہو کر ظلم و زیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مطالبہ کرنے اور ان کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نجانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کا حق دبانا یا اسے کسی بھی طرح ستانا اس کا دل دکھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان کو بلاوجہ ستانے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا

ع ﴿۵۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا

گناہ اپنے سر لیا(ف ۱۴۹)

اور جو اس گناہ کا مرتکب ہوا اور پھر توبہ بھی نہ کی تو وہ عذاب نار کا مستحق وحقدار ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جنہوں نے ایذاء دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔(پ ۳۰، البروج: ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمان کے حقوق کی پاسداری نہ کرنے اور اسے ظلم وستم کا نشانہ بنانے والے کو عذاب نار کی وعید سنائی ہے اس کے علاوہ نبی کریم، روف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی مسلمانوں کے حقوق کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ارشاد فرمایا اور ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرنے سے منع فرمایا۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔"(صحیح مسلم ،کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۸۰، ص ۱۳۹۴)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:"کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام الخ، رقم ۴۱، ص ۴۱)

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ "کامل مسلمان وہ ہے جو لُغۃً شرعاً ہر طرح مسلمان ہو (اور) مومن وہ ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔"

(مراٰۃ المناجیح ج ا ص ۲۹)

دائرہ ایمان سے نکل جانے کا خطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان وُہی ہے جو زَبان سے کسی کو گالی نہ دے، بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو بُرا نہ کہے، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو بے وقوف نہ کہے، کسی کے عیب کو نہ کھولے، کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، کسی کی دل آزاری نہ کرے، بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو نہ مارے، کسی کو تنقید بے جا کا نشانہ نہ بنائے، جو شخص ایسا نہ ہو ابلکہ لوگوں کو اُس نے ہر طرح کی تکلیف دی، ہاتھ سے مارا، آنکھ سے کسی کی طرف ایذاء دینے والے انداز سے اشارہ کیا، لوگ اُس سے تنگ و بیزار رہے تو وہ شخص کامِل مسلمان نہیں ہے، ایمان اس کے دل میں مضبوط نہیں ہے، انتقال کے وقت احتمال ہے کہ مَعاذاللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان غالب آجائے اور ہر طرح سے اُسے وسوسے ڈالے اور مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ شخص دائرہ ایمان سے نکل جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے اس کا قدم صراطِ مستقیم سے پھِسَل جائے اور وہ جہنَّم کی راہ اختیار کرے، جنَّت سے محروم رہے۔ بخلاف اس کے جس کا ایمان کامل ہو، اسلام کی سچی مَحبَّت اُس کے دل کو حاصِل ہو، کامِل مسلمانوں والے اعمال و افعال اس میں پائے جاتے ہوں، بندوں کے حُقوق گردن پر نہ اٹھائے ہوں، اِس صورت میں بفضلہٖ تعالٰی شیطان کا وسوسہ موت کے وقت اثر انداز نہ ہو گا، دریائے ایمان جوش مارے گا۔ فِرشتہ ابلیس کو

بھگادے گا، وساوس کو دُور کریگا، اس لئے خاتِمہ بالخیر ہو گا، شیطان اپنا سر پیٹے گا، اپنے سر پر خاک اُڑائے گا اور بہت چیخے گا چلائے گا۔

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش

جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسلمان کی عزت و حرمت کی اہمیت بہت زیادہ ہے لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی دل آزاری و ایذا رسانی سے بچتے رہیں اور خیر خواہی کرتے ہوئے ان کے دکھ درد میں شریک ہوں اگر ممکن ہو تو ان کی پریشانیاں دور کریں۔

حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز ہٹادی اسکے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ عزوجل کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو اللہ عزوجل اس نیکی کے سبب اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔" (المعجم الاوسط، رقم ۳۲، ج۱، ص۱۹)

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ، باعِث نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔" (صَحیح مُسلِم ص۱۴۱۰ حدیث ۲۶۱۷)

حضرتِ سیدنا ابو کثیر سُحَیْمِی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب بندہ اسے کرے تو جنت میں داخل ہو جائے۔"انہوں نے فرمایا،" جب میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں یہی سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "وہ بندہ اللہ عزوجل اور آخرت پر ایمان لے آئے۔"میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ارشاد فرمایئے۔" فرمایا،" اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ کرے۔" میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ فقیر ہو اور صدقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟"فرمایا،"وہ نیکی کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے۔"میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ بولنے میں اٹکتا ہو، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی استطاعت نہ ہو تو؟"فرمایا کہ" جاہل کو علم سکھائے۔"میں نے عرض کیا،"اگر وہ خود جاہل ہو تو؟"فرمایا،"مظلوم کی مدد کرے۔"میں نے عرض کیا،"اگر وہ کمزور ہو اور مظلوم کی مدد کرنے پر قادر نہ ہو تو؟"فرمایا کہ"تم اپنے دوست میں جو بھلائی چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ایذاء دینا چھوڑ دے۔"میں نے عرض کیا،"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ یہ عمل کریگا تو جنت میں داخل ہو جائے گا؟"فرمایا کہ"جو مسلمان ان اعمال میں سے کوئی ایک عمل بھی کریگا میں خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروں گا۔"

(الترغیب والترہیب،کتاب الحدود، باب الترغیب فی الامر بالمعروف ... الخ، رقم ۲۰، ج ۳ ص ۱۶۲)

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کی بے اِنتہا عاجزی

ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اُسوۂ حَسَنہ کے ذَرِیعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے کی جس احسن انداز میں تعلیم دی ہے اس کی ایک رقّت انگیز جھلک

مُلاحظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ ہمارے جان سے بھی پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وفات ظاہِری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا:"اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان ومال اور آبرو حاضِر ہے،"اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔"تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔مجھے یہ اَمر بہُت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کرلے یا مجھے مُعاف کردے۔پھر فرمایا:اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخِرت کی رُسوائی سے بہُت آسان ہے۔

(تاریخِ دِمشق لابن عساکر ج ۴۸ ص ۳۲۳ مُلَخَّصاً)

نیکیوں کے ذَریعے مالدار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کہ جو خود رحمۃ للعلمین ہیں آپ نے کبھی کسی کا حق دبایا ہو، کسی کو ستایا ہو اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا مگر پھر بھی خوف خدا کے سبب لوگوں سے معافی مانگ رہے ہیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اس عمل سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ اگر کبھی جانے انجانے میں مسلمان کی حق تلفی ہو جائے یا کسی کو ہماری ذات سے کوئی تکلیف پہنچے تو فوراََ معافی مانگ لینی چاہیے۔اس کام میں ہرگز ہرگز سُستی و شرم نہیں کرنی چاہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے کہ ساری مخلوق کے سامنے رُسوائی ہو۔لہٰذا عاجز بن کر فوراََ معافی مانگ لینے ہی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے ورنہ آخرت میں اپنی نیکیاں دینی پڑ جائیں گی۔اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا جیسا کہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفْلِس کون ہے؟ صَحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم ہوں نہ دیگر سامان، وہ مُفْلِس ہے۔ فرمایا: "(نہیں! یہ لوگ حقیقت میں مُفْلِس نہیں بلکہ) میری اُمّت میں مُفْلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ تولے کر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحَق کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا، اِس کو مارا ہوگا۔ پس (ان سب گُناہوں کے بدلے میں) اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں گی اور کچھ اُس مظلوم کو۔ پھر اگر اُس کے ذمے جو حُقوق تھے اُن کی ادائیگی سے پہلے اُس کی نیکیاں خَتْم ہو گئیں تو اُن مظلوموں کی خطائیں لیکر اُس ظالِم پر ڈال دی جائیں گی، پھر اُسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔"[1]

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی علیہ رحمۃ اللہِ القوی "قُوتُ القُلوب" میں فرماتے ہیں: "زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈالدیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرکے جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۲۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقوق العباد کا معاملہ واقعی بہت نازک ہے ہمیں اس بارے میں ہر وقت محتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی دانستہ یا نادانستہ طور پر کسی مسلمان کا حق تلف ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحب حق سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ بندوں کے حقوق کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور

---

1 مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۱

بندوں کے حقوقِ واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کر دے یا صاحبان حقوق سے حقوق معاف کروالے کیوں کہ جب تک بندے نہ معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔

میرے آقا اعلی حضرت ، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ شہنشاہ ابرار، محبوب رب غفار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے دفتر (رجسٹر) تین ہیں، ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پروا نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور در گزر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔

(المسند احمد بن حنبل حدیث ۲۵۵۰۰ دار احیاء التراث العربی بیروت ۷/۳۴۲)

(المستدرک للحاکم کتاب الاھوال باب جعل اللہ القصاص بین الدواب المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۷۔۴۷۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔"

(صَحیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کیئے تو لا مَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوۃ" میں ہے:" جانور اگرچہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔"(مراٰۃ ج٦ ص ٦٧٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہوگئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے، میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آدھا سیب مُعاف کروانے کیلئے بَلخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔

(رحلۃ ابن بطوطۃ ج ا ص ۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ آیئے !اس بارے میں شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عمل ملاحظہ کیجئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حُقوق اللہ کے معاملے میں حد دَرَجہ محتاط ہیں ایک مرتبہ دورۂ حدیث (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) کے ایک طالبِ علم کی فتاویٰ رَضَویہ شریف کی ایک جلد چند دن آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضَویہ شریف کی جلد مع رُقعہ جب واپس فرمائی تو طالبِ علم رُقعہ پڑھ کر شَشدَر رہ گئے اور جذباتِ تاثر سے ان کی پلکیں بھیک گئیں۔ (مضمون کچھ یوں تھا)

میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے زِیدَ مَجدُہٗ کی خدمت میں شکریہ بھرا اسلام، آپ کی فتاویٰ رَضَویہ شریف سے مطلوبہ عبارات کے عِلاوہ بھی استِفادہ کیا، خاص خاص کَلِمات وفِقرات کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مَجاز (یعنی بااختیار) نہ ہونے کے باعث مُجتَنِب (یعنی رکا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بصد نَدامت معذرت خواہ ہوں، امّید ہے مُعافی کی خیرات سے مَحروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ عِلاوہ اَزِیں بھی جو حُقوق تَلَف ہوئے ہوں مُعاف فرما دیجئے۔ دَین ہو تو وصول کر لیجئے (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بنتی ہو تو لے لیجئے)۔ دعائے مغفِرت سے نوازتے رہے۔ والسلام مع الاکرام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے حقوق العباد کا خاص خیال رکھنا چاہیے اگر ہوسکے تو کبھی اس طرح اپنا محاسبہ کیجئے کہ، "میری ذات سے کتنے ہی لوگوں کے شرعی حقوق وابستہ ہیں؟۔۔۔۔۔ مثلاًماں باپ ، بچوں، بیوی ، قرابت داروں ، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مرشد، استاذ، شاگرد، اور ماتحت لوگوں کے حقوق۔۔۔۔۔ لیکن افسوس! میں ان کے حقوق کماحقہ ادا کرنے میں ناکام رہا، میں سعادت مند بیٹا، شفیق باپ، مثالی شوہر، بے ضرر پڑوسی، مریدِ صادق، کامیاب استاذ، مثالی طالب العلم اور بہترین نگران بننے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

ان کے حقوق پورے کرنا تو ایک طرف رہا، میں نے تو ان میں سے کسی کو گالی بھی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال ناحق کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دی ، کسی کو مارا پیٹا، کسی کا قرض دبالیا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کی، کسی کا نام بگاڑا، کسی کی چیز بلا اجازت باوجود اسے ناگوار گزرنے کے استعمال کی، کسی کی ریڑھی وغیرہ سے بلا اجازت پھل اٹھا کر کھائے، کسی ماتحت کی حق تلفی کی اور باوجودِ قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نہ نکالا وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ آہ صد آہ! میں نے جن لوگوں کے حقوق تلف کئے ..یا.. ان پر ظلم کیا، اگر قیامت کے دن ان سب نے میرے خلاف بارگاہِ الٰہی عزوجل میں دعویٰ کرڈالا تو مجھے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور جب نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو ان کے گناہ میری گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔ ہائے افسوس! میرے پاس تو پہلے ہی نیکیوں کا فُقدان ہے اتنے سارے لوگوں کے حقوق کے بدلے میں دینے کے لئے نیکیاں کہاں سے لاؤں گا اور ان سب کے گناہوں کا بوجھ میں کس طرح سہہ پاؤں گا، آہ! میرا کیا بنے گا؟۔۔۔۔۔ نہیں نہیں میں جلد از جلد اپنے بچنے کی کوئی صورت نکالوں گا، جس کے لئے میں

ان سب سے اپنے حقوق معاف کر دینے کی درخواست کروں گا، ان پر کئے گئے ظلم کا ازالہ کروں گا، کسی نہ کسی طرح ان سب کو راضی کر لوں گا تاکہ میدانِ محشر کے کرب ناک ماحول میں مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ان شاء اللہ عزوجل

یاد رکھئے! حقوق العباد کی ادائیگی کے حوالے سے جب یہ ذہن بن جائے تو بلاوجہ سستی کرنے یا شرمانے کے بجائے جلد از جلد ان تمام کے حقوق ادا کر دیجئے یا سب سے معافی مانگ لیجئے۔ آیئے مسلمانوں کے چند اہم اور ضروری حقوق ملاحظہ کیجئے!

مسلمانوں کے حقوق

چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں:

❀...**پہلا حق** یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے اور جو اپنے لئے نا پسند کرے وہ اس کے لئے بھی ناپسند کرے۔

حضرت سیِّدُنا ابو موسی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہُ بَعْضًا یعنی مومن مومن کے لئے عمارت کی مثل ہے، جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط رکھتا ہے۔ صحیح البخاری، کتاب المظالم و الغصب، باب نصر المظلوم، ۲/۱۲۷، الحدیث: ۲۴۴۶

❀...**دوسرا حق** یہ ہے کہ اپنے قول و فعل سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے۔

چنانچہ فضائل کے بارے میں مروی ایک طویل حدیث کے ضِمن میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد مبارک ہے: "اگر تم لوگوں کو بھلائی پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے تو انہیں برائی بھی نہ پہنچاؤ، یہ عمل تمہاری طرف سے صدقہ ہے۔

صحیح البخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/۱۵۰، الحدیث ۲۵۱۸، بتغیر قلیل

❀...**تیسرا حق** یہ ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے اور کسی پر تکبُّر نہ کرے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی **مُتَکَبِّر** اور اترانے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ پ۲۱، لقمٰن:۱۸

جبکہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری طرف وحی فرمائی کہ عاجزی اختیار کرو حتی کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة، باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا...الخ، الحدیث: (۲۸۶۵)، ص ۱۵۳۳

❀...**چوتھا حق** یہ ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف باتیں نہ سنے اور نہ ہی کسی کی بات سن کر دوسروں تک پہنچائے۔

اور حضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد معظم ہے: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمة، ۴/۱۱۵، الحدیث: ۶۰۵۶

❀...**پانچواں حق:** جس مسلمان کے ساتھ جان پہچان ہے اگر اس کے ساتھ ناراضی ہو جائے تو تین دن سے زیادہ بول چال ترک نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض و کینہ کے سبب سے) اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے۔ جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم، الحدیث ۴۹۱۴، ج ۴، ص ۳۶۴)

❀...**چھٹا حق یہ ہے کہ** جس قدر ممکن ہو ہر مسلمان کے ساتھ اچھا سلوک کرے خواہ وہ حسن سلوک کا مستحق ہو یا نہ ہو۔

حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دستِ مبارک پکڑتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے اپنا ہاتھ نہ چھوڑاتے یہاں تک کہ وہ خود چھوڑ دیتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زانوں کو آپ کے ہم نشیں کے زانوں سے الگ نہیں دیکھا گیا اور جب کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہم کلام ہوتا تو آپ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے، جب تک وہ اپنی بات پوری نہ کرلیتا اس وقت تک اس کی طرف سے توجہ نہ ہٹاتے۔ المعجم الاوسط، ۶/۲۵۴، الحدیث: ۸۶۸۸سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب إکرام الرجل جلیسه، ۴/۲۱۰، الحدیث: ۳۷۱۶

❀...**ساتواں حق یہ ہے کہ** تمام مخلوق کے ساتھ ہشاش بشاش نرم مزاج رہے۔

کیونکہ ایسا کرنا جنت میں داخل ہونے کا ایک سبب بھی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کس پر حرام ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا: عَلَی اللَّیِّنِ الْھَیِّنِ السَّھْلِ الْقَرِیْبِ یعنی نرم زبان، نرم طبیعت، درگزر کرنے والے اور ملنسار پر جہنم حرام ہے۔سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب، رقم: ۴۵، ۴/۲۲۰، الحدیث: ۲۴۹۶، بتغیر المعجم الاوسط، ۶/۱۸۶، الحدیث: ۸۴۵۲

❀...**آٹھواں حق یہ ہے کہ** مسلمانوں کی پردہ پوشی کرے۔

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "جو شخص اپنے کسی بھائی کے پوشیدہ معاملے پر اطلاع پائے پھر

اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔"(مجمع البحرین، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلمین، رقم ۲۴۰۲، ج ۲، ص ۳۶۵، وفیہ مؤمن)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حقوق العباد کے حوالے سے مزید تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتب ورسائل مثلاً" اولاد کے حقوق"، "والدین زوجین اور اساتذہ کے حقوق""سمندری گنبد" کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ مزید علم دین سیکھنے کے لیے عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو معمول بنالیجئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مَدَنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز ونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یوں علمِ دین حاصل کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنئے۔

نماز اور وضو کا طریقہ کیسے سیکھا؟

ڈِیرہ اِسماعیل خان (سرحد، پاکستان) میں مُقیم اسلامی بھائی نے مَدَنی قافلے سے حاصل ہونے والی بَرَکات تحریر فرمائیں جس کا خلاصہ یہ ہے: میں نے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ علم دین سے دوری کی وجہ سے گناہوں میں گزار دیا۔ ایک دن ہمارے قریبی گاؤں کے رہائشی ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اُنہوں نے بعدِ عَصر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب بنائی، نمازِ مغرب کے بعد سنّتوں بھرا بیان کیا اور بیان کے آخر میں انہوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ میں نے اِجتماع میں شرکت کی نیت تو کرلی لیکن دعوتِ اسلامی کا مَدَنی

مرکز ہمارے گاؤں سے کافی دور تھا اس لئے میں اجتماع میں شریک نہ ہو سکا۔ اگلے ہفتے وہی اسلامی بھائی پھر تشریف لائے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب بنائی اور بعدِ مغرب سنّتوں بھرا بیان کیا اسی طرح ایک ماہ گزر گیا لیکن میں اِجتماع میں شرکت نہ کر سکا۔ اب کی بار وہی اسلامی بھائی مَدَنی قافلے کے ہمراہ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اور انفرادی کوشش کے ذریعے مجھ سمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیار کرلیا۔ اس مرتبہ میں اپنی نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ سنّتوں بھرے بیان کے بعد ذکر و دعا ہوئی، دورانِ دعا گریہ وزاری کے رِقّت انگیز مناظر دیکھ کر مجھ گناہگار کو بھی رونا آگیا۔ اِجتماع کی بَرکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں اور میں نے یہ عزمِ مُصمم کرلیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کروں گا۔ اگلے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اکیلا ہی پہنچ گیا اور اجتماع کے اگلے ہی روز مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی برکت سے میری نماز، وضو، غسل میں پائی جانے والی غلطیاں دور ہوئیں اور میں نے کئی دعائیں بھی سیکھ لیں۔ میں نے گناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے گھر پلٹا تو میرے سر پر سبز سبز عمامے کا تاج جگمگا رہا تھا یہ سب دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ اس کے اندر یہ تبدیلی کیسے آگئی؟ کچھ دنوں کے بعد میں نے ہمت کرکے مسجد میں فیضانِ سنّت کا درس بھی شروع کر دیا، درسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے مزید تین اسلامی بھائیوں نے سبز سبز عمامہ کا تاج سجالیا، اس کے بعد ہم باقاعدگی سے ہفتہ وار سنّتوں اجتماع میں شرکت کرنے لگے اور اس طرح ہمارے گاؤں میں بھی مَدَنی کاموں کی بہار آگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث۱۷۵)

"ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں (4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5) بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے (6) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ

لگایئے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا(8)زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے(9)سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: "جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔"(سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص۴۲۲ حدیث ۴۱۰۱) (10)فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم:"جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔"(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) مراٰۃ المناجیح میں ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں:(۱) خالِص مُضِر(یعنی مکمَّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید(۳) مُضِر(یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی(۴) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالص مُضِر(یعنی مکمَّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام(بات) ضَرور کیجئے،جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص۴٦۴) (11)کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے(12)بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"اس شخص پر جنّت حرام ہے جو

فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔'' (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ ص۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب " سنّتیں اور آداب " ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حقوق العباد کی پاسداری کرنے ، مسلمانوں کی دل آزاری سے بچتے ہوئے حسن سلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضلیت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

رُسُل مَلَک پہ دُرود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دِکھا تو دو جو شَفیعِ روزِ شُمار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی

قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں مقامِ امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم:

حَضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بَخْش علی ہجویری حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم ابُوحنیفہ نُعمان بن ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک روز سفر کرتا ہوا، ملکِ شام میں مُؤَذِّنِ رَسُول حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روضۂ مُبارَک پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکۂ مُعظَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً) میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر مَوجُود ہیں اور ایک عُمر رَسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فَرطِ مَحبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بڑھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قُوَّتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذَریعے میری حیرت وِاسْتِعْجاب (تعجب) کی کیفیّت جان گئے اور مجھے مُخاطب کرکے فرمایا: ”یہ ابُوحنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے مَعلُوم ہو گیا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان لوگوں میں سے ہے

جن کے اَوصاف شَریعت کے قائم رہنے والے اَحکام کی طرح قائِم ودائِم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے اس قدر محبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو محبَّت ہے، اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خطا ممکن نہیں، اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی خَطا سے محفوظ ہیں۔

(کشف المحجوب، ص:۱۰۱ ابتغیر قلیل)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابُو حنیفہ
زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا امامِ اعظم ابُو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص:۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں ہمیں اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت وشان معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے دِلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں، جبھی تو خواب میں سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دِل میں پیدا ہونے والے سُوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یہ ابُو حنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔" یہ تو خواب تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو عَطائے خُداوَندی سے

اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں اِرشاد فرمائیں۔ چُنانچہ

بینائی لوٹ آئی!

حضرتِ سیِّدَتُنا اُنَیسہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: مجھے میرے والدِ مُحترم نے بتایا: میں بیمار ہوا تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میری عِیادت کے لئے تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا! تمہیں اس بیماری سے کوئی حَرَج نہیں ہوگا، لیکن تمہاری اُس وَقْت کیا حالت ہو گی جب تم میرے وِصال کے بعد طویل عُمر گُزار کر نابینا ہو جاؤ گے؟ یہ سُن کر میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس وَقْت حُصُولِ ثواب کی خاطِر صَبْر کروں گا۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو بِغیر حِساب کے جنَّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔ چُنانچہ صاحِبِ شیریں مَقال، شَہنشاہِ خُوش خِصال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہِری وِصال کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی، پھر ایک عرصہ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بینائی لوٹا دی اور ان کا انتِقال ہو گیا۔ (دَلائِلُ النُّبوّۃ لِلْبَیْہَقِی ج۶ ص۴۷۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علمِ غیبِ ذاتی اور عطائی میں فرق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت کو سُن کر ہو سکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں یہ وَسْوَسہ ڈالے کہ غَیْب کا علم تو صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسے غَیْب کی خبر دیدی؟ تو عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے، جبکہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا علمِ غیب عَطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے، اِس کے بتائے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم نہیں۔ اب رہا یہ کہ کس کو کتنا علمِ غیب مِلا، یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے۔ علمِ غیبِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿۲۴﴾ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے: "مراد یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس علمِ غَیب آتا ہے تو تم پر اس میں بُخل نہیں فرماتے، بلکہ تمہیں بتاتے ہیں۔" (تفسیر خازن ج ۴، ص ۳۵۷) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔

سرکار کی نظر میں امامِ اعظم کا عِلمی مقام!

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک غیب کی خبر دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: **لَوْكَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ أُنَاسٌ مِّنْ أَبْنَاءِ فَارِس**۔ یعنی علم اگر ثُریّا پر مُعلَّق ہوتا تو اَوْلادِ فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ (مسند احمد، ج ۳ ص: ۱۵۴، حدیث: ۷۹۵۵)

حَضْرتِ سَیِّدُنا امام ابنِ حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِرْشاد فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (کی ذاتِ بابرکت) مراد ہے۔ اس میں اَصلاً شک نہیں ہے، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے میں اَہلِ فارس میں سے کوئی شخص علم میں اُن کے رُتبے کو نہ پہنچا، بلکہ ان

کے شاگردوں کے (علمی) مرتبے تک بھی رَسائی نہ ہوئی اوراس میں سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کُھلا مُعْجِزَہ (بھی) ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دی، جو ہونے والا ہے بتادیا۔

(الخیرات الحسان، ص ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس (یعنی سُورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوگئی کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے، جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی آمد سے پہلے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبَردَسْت علمی قابِلیّت وصلاحیّت کی خبر دی۔ اب جیسا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ویسا ہی ظُہور بھی ہوا۔ امامِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس دُنیا میں تشریف لائے اور چہار سُو آپ کی علمی شُہرت کے ڈَنکے بجنے لگے، ہر طرف علم کی روشنی پھیل گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نامِ نامی، اسمِ گرامی "نُعمان" کے لُغوی معنیٰ کو دیکھیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعی اسمِ با مُسمّٰی نظر آتے ہیں۔ چُنانچہ شیخ الاسلام شہاب الدّین امامِ احمد ابنِ حجر ہیتمی مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عُلَماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "نُعْمان" ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام میں بھی ایک لَطیف بات مَوْجُود ہے۔ وہ یہ کہ نُعْمان کی اَصْل ایسا خُون ہے جس سے اِنْسانی جِسْم (کاڈھانچہ) قائِم ہوتا ہے۔ تو (اس طرح) سَیِّدُنا امامِ اَعْظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو نُعمان کہنے کی وَجہ یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی فقہِ اسلامی کی بُنیاد ہیں۔

(الخیرات الحسان، ص ۳۱)

تمہارے آگے تمام عالَم، نہ کیوں کرے زانُوئے اَدَب خَم

کہ پیشوایانِ دین نے مانا، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
سراج تُو ہے بِغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص۳۶،۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام ونَسب کُنیت ولَقَب:

آیئے !اب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف اور حَیاتِ مُبارَکہ کے چند گوشوں کے مُتعلِّق سُنتے ہیں ۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان، والِدِ گرامی کا نام ثابِت اور کُنیت ابُو حنیفہ (اور لَقب امامِ اَعْظم ہے)۔ آپ 80ھ میں (کُوفہ) میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عُمر پاکر (2 شَعْبانُ الْمُعظَّم) 150ھ میں وَفات پائی۔(تاریخِ بغداد، ج۱۳، ص:۳۳۱، نُزہۃُ القاری ج۱، ص:۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مزارِ فائضُ الاَنْوار مَرجَعِ خَلائق ہے۔(تاریخِ بغداد، ۱۳، ص:۳۲۵) اَئِمّہ اَربَعہ یعنی چاروں امام (امام ابُو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) بَرحق ہیں اوران چاروں کے خُوش عقیدہ مُقلِّدین آپَس میں بھائی بھائی ہیں۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاروں اماموں میں بُلند مرتبہ ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں صِرف آپ تابِعی ہیں۔ ''تابِعی'' اُس کو کہتے ہیں:"جس نے ایمان کی حالت میں کسی صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات کی ہو اورایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔" (نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص۱۱۳، ملخصاً) سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے مُختلف رِوایات کے تَحت چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِرْشادات بھی سُنے ہیں۔ (الخیرات

الحسان، ص:۳۴۳)

ہے نام نعمان ابنِ ثابت، ابُو حنیفہ ہے ان کی کُنیت
پُکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
(وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْصافِ امامِ اعظم!

حضرت سَیِّدُنا ابُو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہیئت وحالت، چہرہ، لباس اور جُوتے اچھے ہوتے تھے اور اپنے پاس آنے والے ہر شخص کی مدد فرماتے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۶) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَد دَرمیانہ تھا، تمام لوگوں سے زِیادہ اَحْسن اَنداز میں کلام فرماتے اور کثرت سے خُوشبو استعمال فرماتے، جب باہر تشریف لاتے تو اچھی خُوشبو سے پہچانے جاتے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۷، ملتقطاً)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم دن بھر علمِ دین کی اِشاعت کے ساتھ ساتھ، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور ساری رات عبادت وریاضت میں بَسر کرتے تھے۔ حضرتِ مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام فرماتے ہیں: "میں امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجِد میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فَجر اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو سارا دِن علمِ دِین پڑھاتے رہتے، اِس دَوران صِرف نمازوں کے وَقفے ہوئے۔ بعد نمازِ عشاء آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دولت سَرا (یعنی مَکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خُوب عِطْر لگا کر فَضائیں مہکاتے، اپنا

نُورانی چہرہ چمکاتے ہوئے پھر آکر مسجد کے کونے میں نوافِل میں مشغول ہوگئے، یہاں تک کہ صُبحِ صادِق ہوگئی، اب دَرِ دولت (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کرکے واپس آئے اور نمازِ فجر باجماعت اَدا کرنے کے بعد گُزشتہ کل کی طرح عِشاء تک سلسلۂ دَرس وتدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بہُت تھک گئے ہوں گے، آج رات تو ضَرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گُزرا۔ میں بے حد مُتأثِّر ہوا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چُنانچِہ میں نے ان کی مسجِد ہی میں مُستقل قِیام اختیار کرلیا۔ میں نے اپنی مُدّتِ قِیام میں، امامِ اعظم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت ونوافِل سے غافِل نہیں دیکھا۔ البتّہ ظُہر سے قَبل آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۱ ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ کوئٹہ) (اشکوں کی برسات، ص ۶)

جو بے مثال آپکا ہے تقوٰی، تو بے مثال آپکا ہے فَتْوٰی
ہیں علم و تقوٰی کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم کا اندازِ تجارت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اَعْظَم ابُوحنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے دَرس وتدریس اور عبادتِ رَبِّ ذُوالجلال کے ساتھ ساتھ حُصُولِ رزقِ حلال کے لئے تجارت کا پیشہ بھی اختیار فرمایا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ تجارت میں بھی لوگوں سے بھلائی، خیر خواہی اور شَرعی اُصُولوں کی نہ صرف خُود پاسداری فرماتے، بلکہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حَفُص بن عبدُالرحمٰن عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن حضرت سیِّدُنا امامِ اَعۡظَم ابُو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ساتھ تجارت کرتے تھے اور انہیں مالِ تجارت بھیجا کرتے۔ ایک بار ان کے پاس کچھ سامان بھیجتے ہوئے فرمایا: اے حَفُص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اُسے فروخت کرو تو عَیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حَفُص رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مالِ تِجارت فروخت کر دیا اور بیچتے ہوئے عَیب بتانا بُھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے۔ جب امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو عِلْم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صَدَقہ کر دی۔

(تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۱۳/۳۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امامِ اَعۡظَم ابُو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے شریکِ تِجارت نے بُھولے سے عَیب دار چیز بیچ دی، تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس کی قیمت اپنے اِستعمال میں نہیں لائے بلکہ صَدَقہ فرمادی۔ مگر اَفسوس! صد اَفسوس! ہمارے مُعاشَرے میں بُھولے سے نہیں بلکہ جان بُوجھ کر، جُھوٹی قسمیں کھا کر، عَیب چُھپا کر چیزیں فروخت کی جاتی ہیں۔ ہماری اَخلاقی حالت تو اس قدر گر چکی ہے کہ اگر ہمارا بچہ جُھوٹ بول کر یا دھوکہ دے کر کسی کو لُوٹنے میں کامیاب ہو جائے، تو ہم اُسے ایک شاندار کارنامہ سمجھتے ہیں، اس پر بچے کو شاباش دیتے ہیں، اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہیں اور دادِ تحسین دیتے ہوئے اس قسم کے جُملے کہتے ہیں کہ بیٹا اب تم بھی سیکھ گئے ہو، تمہیں کاروبار کرنا آگیا ہے، تم سمجھدار ہو گئے ہو وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ایسے موقعے پر تو ہمیں اپنے بچے کی مدنی تربیت کرنی چاہئے کہ بیٹا جُھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر کاروبار نہیں کرنا چاہئے، وَرنہ اس کے وَبال سے ہمارے کاروبار و مال میں زَوال آجائے گا اور ہم تباہ و بَرباد ہو جائیں گے اور آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو کر کہیں عذابِ الٰہی کے حقدار نہ ہو

جائیں۔ دھوکہ دینے والے کو اس حدیثِ پاک پر بھی غور کرنا چاہیے کہ مُحسنِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ** یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1] تو بھلا وہ کون شخص ہو گا جو اپنے لئے یہ پَسند کرے گا کہ مجھے مِلاوَٹ والا مال ملے، مجھے دھوکہ دے کر یا جُھوٹ بول کر مال دیا جائے، مجھ سے سُود لیا جائے، مجھ سے رِشوت لی جائے، میرے بَھولے پَن کا فائدہ اُٹھا کر میری جیب خالی کر دی جائے؟ یقیناً کوئی شخص اپنے لئے یہ باتیں پسند نہیں کرے گا، تو پھر اپنے مُسلمان بھائیوں کے لئے ایسا کیوں سوچا جاتا ہے۔۔۔؟

جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں!

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غلّے کے ایک ڈھیر پر گُزرے تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُنگلیوں نے اس میں تَری پائی تو فرمایا: "اے غلّے والے یہ کیا؟" عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس پر بارِش پڑ گئی۔" فرمایا: "تو گیلے غلّے کو تُو نے ڈھیر کے اُوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من غش فلیس منا، الحدیث ۱۰۲، ص ۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس (حدیثِ پاک) سے مَعلُوم ہوا کہ تِجارتی چیز میں عَیب پیدا کرنا بھی جُرم ہے اور قُدرتی پیدا شُدہ عَیب کو چُھپانا بھی جُرم۔ دیکھو (نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

[1] ...بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

نے) بارِش سے بھیگے غَلّے کو چُھپانا مِلاوٹ ہی میں داخِل فرمایا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۴، ص ۲۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شَرعی اُصُولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، کاروبار میں جُھوٹ بولنے اور دھوکہ دَہی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے مِلاوَٹ کرنے والے مان جا		خَوف کر بھائی عذابِ نار کا
دھوکہ بازی میں نُحُوست ہے بڑی		نیز دَوزَخ میں سَزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم کا تقویٰ و پرہیز گاری!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کو دھوکہ دینا بہت ہی بُری عادت ہے۔ یاد رکھئے! اگر ہم نے جھوٹی قسمیں کھا کر عَیب دار چیز بتائے بغیر بیچی تو ہم نے خریدار کی حق تَلَفی کی، جس کا بدلہ روزِ قیامت ہمیں دینا ہوگا۔ لہٰذا محشر کی رُسوائی سے بچنے کیلئے بندوں کے جو حُقُوق ہم پر آتے ہیں، ان کی اَدائیگی میں تاخیر نہ کی جائے اور ماضی میں جن کے حُقُوق تلف کیے، ان سے بھی فوراً مُعافی مانگ لیجئے اور آئندہ اس مُعاملے میں حد دَرَجہ اِحتیاط سے کام لیجئے، اس معاملے میں بالخُصُوص اپنی زَبان کو قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ زبان ہی ایک ایسی چیز ہے جو زِیادہ گُناہ کرواتی ہے، یہ زبان کسی کو تلخ جُملے بُلوا کر، یا کسی کی غیبت میں مُبتلا کروا کر قیامت میں ہمیں رُسوا کرواسکتی ہے۔ یہی وَجہ ہے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اپنی زَبان کی حِفَاظَت فرماتے تھے اور بہت ہی کم گُفتگو فرماتے۔ حَضرت شریک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اَکْثَر خاموش

رہنے والے، اِنتہائی ذہین اور بہت بڑے فقیہ ہونے کے باوُجود لوگوں سے بَحْث ومُباحَثہ سے بچنے والے تھے۔ (الخیرات الحسان، ص٥٦) حضرت ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں عرض کی: امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غیبت سے اتنے دُور رہتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو دُشمن کی غیبت کرتے ہوئے بھی نہیں سُنا۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ اس مُعاملے میں بہت سمجھ دار ہیں کہ کسی ایسی چیز کو اپنی نیکیوں پر مُسلَّط کریں جو انہیں (دوسرے کے نامۂ اعمال میں) مُنْتَقِل کر دے۔

(اخبارابی حنیفة واصحابه، ص: ۴۲)

حَضْرتِ ضُمَیْرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں لوگوں کا کوئی اِخْتلاف نہیں کہ سَیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سچ بولنے والے تھے، کبھی کسی کا تذکرہ بُرائی سے نہ کرتے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا کہ لوگ تو آپ کے بارے میں بدکلامی کرتے ہیں، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی کو کچھ نہیں کہتے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: (لوگوں کی یاوہ گوئی پر میرا صبر کرنا) یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

حَضْرتِ بُکَیْر بن مَعْرُوف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر فرماتے ہیں کہ میں نے اُمَّتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حَضْرتِ امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ حُسْنِ اَخلاق والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(الخیرات الحسان، ص٥٦)

فُضُول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلَت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم، امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ!

(وسائلِ بخشش، ص٥٧٤)

کثرتِ کلام کی تباہ کاریاں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے امامِ اَعْظَم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ زَبان کی آفات سے بچنے کے لیے اَکْثَر خاموشی اختیار فرماتے اور بِلا ضَرورت بولنے سے پرہیز فرماتے۔ یقیناً زِیادہ بولنا اور بے سوچے سمجھے بول پڑنا، بے حد خطرناک نَتائج کا حامل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا قُفْلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گُفتگو لکھ کر یا اِشارے سے کر لینا بے حد مُفید ہے کیونکہ جو زِیادہ بولتا ہے عُموماً خَطائیں بھی زِیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چُغلی اور عیَب جُوئی جیسے گُناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دُشوار ہوتا ہے بلکہ بَک بَک کا عادی بعض اَوْقات مَعَاذَالله عَزَّوَجَلَّ کُفْرِیات بھی بَک ڈالتا ہے۔ اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں زَبان کا قُفْلِ مدینہ نصیب کرے۔ آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی ''اچّھے نظر'' آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں بتانے کے بَجائے فُضُول باتیں سُنانے میں مَشْغُول نظر آتے ہیں۔ کاش! ہم صِرف رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطِر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا ملانا صِرف ضَرورت کی حد تک ہو۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: "آدمی کے اِسلام کی اَچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔" (مُوطّا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۳ حدیث ۱۷۱۸) صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مَوْلانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جو چیز کار آمد نہ ہو اُس میں نہ پڑے، زَبان و دل و جَوارِح (یعنی اَعضا) کو بے کار باتوں کی طرف مُتَوَجِّہ

نہ کرے۔(بہارِ شریعت، ج۳، ص۵۲۰)

یارَبّ نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!		اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ
بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے		اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بصیرتِ امامِ اعظم!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''نیکی کی دعوت'' صفحہ نمبر 396 پر ہے: حضرتِ علّامہ عبدُالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجِد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو (میں اِستعمال شُدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شَخْص کے وُضو (میں اِستعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شَخْص سے اِرشاد فرمایا: ''اے میرے بھائی! تُو بدکاری سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شَخْص کے وُضو کے قَطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: ''شراب نوشی اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کَشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کشف کے خَتم ہوجانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی

جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گُناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔

(المِیزانُ الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳۰، از نیکی کی دعوت، ص ۳۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں حَنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمِ وِلایت کہ لوگوں کی وُضو کے ذَرِیعے جھڑنے والی مَعصِیَت یعنی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی! بے شک یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم کَرامت تھی، تاہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلع ہونا گوارا نہ ہوا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس وَصف کے ختم ہوجانے کی دُعا کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی۔

یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو کہ امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے ترچھے سُوالات (CROSS QUESTIONS) کرکے لوگوں کے عَیبوں کی ٹٹول میں بھی رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصلَحتِ شَرعی اِرادۃً کسی مُسلمان کا عَیب مَعلُوم کرنا گُناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 12 میں صاف وارِد ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

اور اگر اُس عَیب کو دوسرے پر اِس طرح ظاہر کیا کہ اُس کو پتا ہو کہ یہ فُلاں کا عَیب ہے تو یہ ایک اور گُناہ ہوا، اگر وہ عَیب کسی عالِمِ دِین کا تھا اور اُس کو ظاہِر کیا تو گُناہ میں اور بھی بڑھوتری ہو گی۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کیمیائے سَعادت میں فرماتے ہیں: عالِم کی غَلَطی بیان کرنا دو وَجہ سے حَرام ہے۔ ایک تو اس لیے کہ یہ غیبت ہے۔ دوسرے

اِس لیے کہ لوگوں میں جُراَت (جُر۔اَت) پیدا ہوگی اور وہ اِسے دَلیل بنا کر اُس کی پیروی کریں گے (یعنی بے باکی کے ساتھ اُسی طرح کی غَلَطیاں کریں گے) اور شیطان بھی اس (غلطیوں میں پیروی کرنے والے) کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑا ہوگا اور (گُناہوں پر دِلیر بنانے کیلئے) اس سے کہے گا کہ تُو (بھی یُوں اور یُوں کر کہ) فُلاں عالِم سے بڑھ کر پرہیز گار تو نہیں ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۴۱۰) جتنے زِیادہ لوگوں کو اُس خَطا پر مُطَّلع کرے گا، گُناہوں میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مُسلمان کو چاہیے کہ اَوّل تو لوگوں کے عُیُوب جاننے سے بچے، اگر کوئی بتانے لگے تب بھی سُننے سے خُود کو بچائے۔ بِالفرض کسی طرح کسی کا عَیب نظر آ گیا یا معلوم ہو گیا ہو تو اُس کو دَبا دے۔ بِلا مَصلَحتِ شَرعی ہرگز کسی پر ظاہِر نہ کرے۔

عیب پوشی کے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَیب پوشی کے حوالے سے 3 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) جس نے مومن کی پردہ پوشی کی گویا کہ اس نے زِندہ دَر گور کی گئی بچی کو زِندہ کر دیا۔

(المعجم الاوسط، رقم ۸۱۳۳، ج ۶، ص ۹۷)

(2) جو کسی مُسلمان کی تکلیف دُور کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، تو خُدائے سَتّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے (مُسلِم حدیث ۶۵۸۰ ص ۱۳۹۴)

(3) جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پَردَہ پوشی کر دے تو وہ جنَّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ (مُسندعَبْدبن حُمَیْدص ۲۷۹ حدیث ۸۸۵، از نیکی کی دعوت، ص ۳۹۶)

فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یاربّ!		مِری زبان پہ "قفلِ مدینہ" لگ جائے
سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ!		کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور

(وسائلِ بخشش، ص ۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صفائی ستھرائی اپنایئے!

حَضرتِ سیِّدُنا قَیس بن ربیع علَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ حَضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ اپنی کمائی سے مالِ تجارت جمع کرتے، پھر اس سے کپڑے خرید کر مَشائخ، مُحدِّثین اور حاجت مَندوں کو پیش کرتے اور (حاجت مَندوں سے) فرماتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمدو ثنا کرو کہ اُسی نے تمہیں یہ عطا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اپنے مال میں سے کچھ بھی نہیں دیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی خِدمَت میں کوئی شَخص حاضر ہوتا تو اس کے مُتعلِّق دریافت کرتے، اگر وہ مُحتاج ہوتا تو اُسے کچھ عطا فرماتے۔ چُنانچہ، ایک شَخص آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا، اس کے کپڑے بوسیدہ تھے، جب لوگ چلے گئے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا، جب وہ تنہا رہ گیا تو اِرشاد فرمایا: "اس مُصلّے کو اُٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے لے لو۔" اس نے مُصلّٰی اُٹھایا تو اس کے نیچے ایک ہزار دِرْہَم تھے، آپ نے فرمایا: یہ دِرْہَم لے کر اپنی حالت اچھی کرلو۔ تو اس نے عرض کی: "حُضُور! میں تو خُوشحال ہوں، نعمتوں میں ہوں اور مجھے اس کی ضَرورت نہیں ہے۔" تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے اِرشاد فرمایا: "کیا تمہیں یہ حدیث نہیں پہنچی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اَثر بندے پر دیکھے۔" (سنن الترمذی"، کتاب الأدب، ج۴، ص ۳۷۴، حدیث: ۲۸۲۸) تجھے اپنی حالت بدلنی چاہیے تاکہ تیرا دوست تیری حالت سے غمگین نہ ہو۔" (تاریخ بغداد، الرقم ۷۲۹۷، ج ۱۳، ۳۵۸)

سُتھرے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ مُسلمان غُرَباء ومَساکین کی مدد کرنی چاہیے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں صَفائی سُتھرائی کا بھی اِہتِمام رکھنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دینِ اسلام نے جہاں اِنسان کو شِرک کی نَجاستوں سے پاک کر کے اِیمان کی دولت سے عزّت و رِفْعَت عَطا فرمائی، وہیں ظاہری طَہارت، صَفائی سُتھرائی اور پاکیزگی کی اَعْلٰی تعلیمات کے ذَرِیعے اِنسانِیَّت کا وَقار بُلند رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ بَدن کی پاکیزگی ہو یا لِباس کی سُتھرائی، ظاہِری ہَیْئَت کی عُمدگی ہو یا طور طریقے کی اَچھائی، مَکان اور سازوسامان کی بہتری ہو یا سُواری کی دُھلائی، اَلْغَرَض ہر ہر چیز کو صاف سُتھرا اور جاذِبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 222 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔

حَضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، سرورِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ”بے شک اسلام صاف سُتھرا (دِیْن) ہے تو تُم بھی نَظافت حاصِل کیا کرو، کیونکہ جَنَّت میں صاف سُتھرا رہنے والا ہی داخِل ہو گا۔ (کنز العمال، حرف الطا، کتاب الطھارہ، قسم الاقوال، الباب الاول فی فضل الطھارہ مطلقاً، ۵/۱۲۳، الحدیث: ۲۵۹۹۶، الجزء التاسع)

حَضرتِ سہل بن حَنْظَلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف سُتھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف سُتھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تُمہاری عزّت کریں۔“

(جامع صغیر، حرف الھمزہ، ص ۲۲، الحدیث:۲۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا دین ہمیں باطنی صَفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری سُتھرائی کا بھی کیسا پیارا دَرس دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے لباس ،بدن، عمامہ، چادر، جُوتے، گاڑی، گھر، گلی محلّے اور بازار وغیرہ کی صفائی کا اِہتمام کریں، بالخُصُوص مسجد کی تعظیم کی نِیَّت سے آنے سے پہلے غُسل یا اچھی طرح وُضو کرکے، اچھی خُوشبو لگا کر، صاف سُتھرا لباس پہن کر آئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں خُشوع و خُضوع حاصل ہو گا۔

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دِل کو مرے کر صاف		اللہ مدینہ مرے سینے کو بنا دے
اَخلاق ہوں اچھے مرا کردار ہو سُتھرا		محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص:۱۱۸،۱۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محرومانِ شبِ براءت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات بَیان کرنے کا ایک مقْصَد یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم ان کے حالاتِ زِندگی سُنیں اور اپنی زِندگیوں کو ان کی حیاتِ مُبارَکہ کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کرکے اَسلاف کی سیرت و کردار بالخُصُوص حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ ہماری خُوش قسمتی کہ شَعْبَانُ

اَلْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینہ اپنی برکتیں لُٹارہا ہے اور یہی وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں شبِ براءَت (یعنی چھٹکارا پانے والی عظیم رات) بھی آتی ہے۔ یاد رکھئے! شبِ بَراءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صُورت بھی اسے غَفلَت میں نہ گُزارا جائے، اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔ اِس مُبارَک شب میں اللہ تبارَكَ وَتعالیٰ "بَنی کَلْب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زِیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: "قبیلہ بنی کلب "قبائلِ عَرَب میں سب سے زِیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اِس شبِ بَراءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات بھی نہیں بخشے جاتے۔

حَضْرتِ سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی "فَضائِلُ الْاَوقات" میں نَقْل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ (6) آدمیوں کی اس رات بھی بخشِش نہیں ہوگی: (1) شَراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) بدکاری کرنے والا (4) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چُغُل خور۔ (فضائل الاوقات ج ا ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبۃ المنارۃ، مکۃ المکرمۃ) لہٰذا تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ بیان کردہ گُناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالخُصُوص اُس گناہ سے اور بالعُمُوم ہر گُناہ سے شبِ بَراءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی تَوبہ کرلیں اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو تَوبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیں۔

(آقا کا مہینہ، ص ۱۱، بتغیرٍ)

گنہ کے دَلدَل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک پھنس گیا ہوں
نکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اَعْظم ابُوحنیفہ!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی سیرتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق بیان سُنا۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ایسی جَلِیْلُ الْقَدْر شخصیَّت تھیں کہ آپ نے ساری زِندگی پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی خِدمت میں گُزار دی، ساری رات عِبادت وتِلاوت میں بَسر ہوتی، خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات فرماتے اور ضَرورت کے وَقْت گُفتگو فرماتے۔ ہمیں بھی فالتو باتوں سے بچتے ہوئے نَرمی اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا چاہیے۔ اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے عِلمِ دِیْن کی اِشاعت اور اِحیائے سُنَّت کی خِدمت کیلئے خُوب خُوب کوشش کرنی چاہیے۔

مَدَنی تَرْبِیَّت گاہوں کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 97 شُعبوں میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شُعبہ ”مدنی تربیّت گاہ“ بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسول مختلف مُلکوں، شہروں اور قَصبوں سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کراور سُنَّتوں کی تربیت پاکر اپنے علاقوں میں جاکر ”نیکی کی دعوت“ کے مدنی پُھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَرْبِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں اسے دوسروں

تک بھی پہنچانے کی سَعادَت پانی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے، اِن پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہوکر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ اس بُلند مقام پر کیسے پہنچے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: ”میں نے اپنے عِلْم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بُخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے فائدہ حاصل کرنے سے کبھی نہیں رُکا۔“

(الدر المختار، المقدمة، ج ١، ص ١٢٠۔١٢٧)

امامِ اعظم کی وصیّتیں:

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمت بَھری نصیحتوں سے مدنی پُھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 46 صفحات پر مُشتمل رِسالہ ”امامِ اَعْظم کی وصیّتیں“ ہدیۃً حاصل فرماکر مُطالَعہ کرلیجئے۔ امامِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وَقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو جو اِنْتہائی مُفید نصیحتیں فرمائیں وہ مختلف کُتُب میں بکھری ہوئی تھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ نے اَنْتھک کوششوں سے ان نصیحتوں کو یکجا کرکے ان کا اُردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ رسالہ ایسی نصیحتوں پر مشتمل ہے جو انسان کی ظاہری و باطنی دُرُستی کے لئے اِنْتہائی مُفید ہے۔ اس میں اِصلاح کے بے شُمار مدنی پُھول مَوجُود ہیں۔ مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا، عوام و خواص کی امانتیں اَدا کرنا، انہیں نصیحت

کرنا، زِیادہ ہنسنے سے بچنا، تلاوتِ قرآنِ پاک کی پابندی کرنا اور اپنے پڑوسی کی پردہ پوشی کرنا وغیرہ۔
دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصَّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ آج کے اس پُرفِتن دَور میں مُسلمان دِین سے دُور ہوتے جارہے ہیں۔ سُنَّتیں اور نَوافل پڑھنا تو دُور کی بات، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ مَساجد ویران ہوتی جارہی ہیں، مسجد کی آبادکاری کیلئے کوشش کرنا یقیناً سَعادَت کی بات ہے۔ مَنقُول ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عُمرِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) اور جو کوئی نمازِ فجر میں غیر حاضِر ہوتا تو اس کے بارے میں مَعْلُومات حاصل کرتے۔

چُنانچِہ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صُبح کی نَماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیِّدُنا سُلیمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر تھا، اُن کی والدہ حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے، پھر نیند آگئی، سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں)

(موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰، از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صدائے مدینہ بھی لگاتے اور نماز میں غیر حاضِر اَفراد کی گھر جاکر خَیْر خبر لیتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صَدائے مدینہ لگانے کے ساتھ ساتھ نمازوں کے اَوقات میں یہ بھی نوٹ کیا کریں کہ ہمارے محلّے کے اسلامی بھائیوں میں سے کون جماعَت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نمازی کسی نَماز میں غَیْر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جاکر یا فون کرکے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وَجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے۔ (از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹، ملخصًا) اگر ہماری انفرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نماز کا عادی بن گیا تو یقیناً نیکی کی دعوت کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے صَدَقۂ جاریہ بھی بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں کی عادت بنانے، سُنّتیں اپنانے، عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے بگڑے ہوئے کئی اَفراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راسْت پر آتے ہیں اور راہِ خدا میں سفر کی خُوب خُوب بر کتیں پاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ''T.V. کی تباہ کاریاں'' سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایاپلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ (کچھ عرصے بعد) مجھے ایک بیماری لاحق ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مَشْوَرہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلِّغ کی اِنفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زِندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے 3 دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مَرَض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کارِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صَدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بَسر تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کر لے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند

سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، ج۱ص ۵۵ ،حدیث ۱۷۵دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی

جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"جب آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے دو بندے باہَم مُلاقات کرتے ہیں اور نبیِّ کریم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلٰی الموصلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِرْدِ زبان رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے

بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا. نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَلَکُ الموت کی آمد

حَضرتِ سیِّدُنا یَزید رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافی فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک اِنتہائی مَغرور آدمی اپنے گھر میں کسی فَرد کے ساتھ تنہائی میں تھا، اچانک اس نے دیکھا کہ کوئی دروازے سے اَندر آیا ہے، گھبرا کر فوراً غُصّے سے بھڑک اُٹھا اور پُوچھنے لگا: تم کون ہو اور کس کی اِجازت سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہو؟ آنے والے نے جواب دیا: میں گھر کے مالک کی اِجازت سے داخِل ہوا ہوں، میں وہ ہوں جسے اَندر آنے سے کوئی پہرے دار روک سکتا ہے نہ کسی بادشاہ کی اِجازت دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی کا رُعب و دَبْدَبہ مجھے خوفزدہ کر سکتا ہے، مجھ سے کوئی ضِدّی اور مَغْرُور شخص پیچھا چھڑا سکتا ہے نہ کوئی سرکش بچ سکتا ہے۔ یہ سُن کر اس مَغْرُور آدمی کو اِنْتہائی نَدامت ہوئی اور اس کے بَدَن پر کپکپی طاری ہو گئی یہاں تک کہ اَوندھے مُنہ گر گیا، پھر اپنے سر کو اُٹھا کر ذِلَّت اور بھیک مانگنے والے اَنداز میں کہنے لگا: اس کا مطلب ہے آپ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ کہا: میں ہی مَلَکُ الْمَوت ہوں۔ مغرور آدمی نے پوچھا: کیا آپ مجھے کچھ مہلت دے سکتے ہیں تا کہ میں توبہ کر سکوں۔ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ہرگز نہیں! تیری مُدّت ختم ہو چکی ہے، سانسوں کی گنتی پُوری ہو چکی ہے، وَقْت پُورا ہو چکا ہے اور اب تیرے پاس کوئی راستہ نہیں بچا۔ مَغْرور آدمی نے پھر پُوچھا: آپ مجھے لے کر کہاں جائیں گے؟ کہا: تیرے اس عمل کی طرف جو تو نے آگے بھیجا ہے اور اس گھر کی طرف جو تو نے تیار کیا ہے۔ اس نے کہا: میں نے کوئی

نیک عمل آگے بھیجا ہے نہ کوئی اچھا گھر تیار کیا ہے۔ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: پھر تو جہنّم کی وادی کی جانب لے جاؤں گا جو کہ گوشت کو بُھون کر رکھ دیتی ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس مَغْرور آدمی کی رُوح قبض کرلی اور وہ اپنے اہلِ خانہ کے دَرمِیان گر پڑا اور سب نے رونا دھونا اور چیخنا چلانا شُروع کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا یزید رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافی مزید فرماتے ہیں: اگر گھر والے اس کے بُرے اَنْجام کو جان لیتے تو اور زِیادہ روتے۔ (اِحیاءُ العُلُوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثالث، ۵/۲۱۶)

عزیزا! یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے		نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ، اکیلا تُو نے جانا ہے
جہاں کے شغل میں شاغِل، خُدا کے ذِکر سے غافِل		کرے دعویٰ کہ یہ دُنیا مِرا دائم ٹِھکانا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت عُمر دیکھتی ہے نہ مُہلَت دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح یادِ خُدا و مُصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے غافِل، عیّاشیوں میں مصروف شخص کے پاس جب مَلَکُ الْمَوت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پیغامِ اَجَل لے کر تشریف لائے تو اُس کی آنکھوں سے غَفلَت کا پردہ ہٹ گیا اور اس کی آنکھ کُھل گئی اور پھر رونے اور گڑگڑانے لگا حالانکہ یہ شخص اس سے پہلے طرح طرح کے گُناہوں میں ڈُوبا ہوا تھا۔ لیکن اب جبکہ عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئے تو فقط کَفِّ اَفسوس ملنے اور جان حوالے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ اُس وقت موت کا فِرِشتہ کسی کو مہلت نہیں دیتا۔

سب کو مرنا ہی پڑیگا یاد رکھّو بھائیو!
دیر میں جائیگا کوئی، کوئی چلدے گا سَویر

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۴)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں جن پر ہم باری باری سُوار ہوتے ہیں، یہ سواریاں مُسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی مَنْزِل پر پہنچا کر ہی دَم لیں گی، کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ دِن کے گُزرنے اور رات کے کَٹنے پر ہم بہت خُوش ہوتے ہیں حالانکہ ہماری زِنْدگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہو جاتی ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہو جاتے ہیں، ہماری حیثیّت تو اُس بلب کی سی ہے جس کی ساری چکاچوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چُھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے والا اُنگلی کا ہلکا سا دَباؤ اس کی روشنیاں گُل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وَقْت آنے پر ہمارا چاک چوبند جسم اِتنا بے بَس ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی مَرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہِلا سکتے، اگرچہ یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ موت میں کتنا وَقْت باقی ہے؟ کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زِنْدگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ بیان سُننے کے دَوران ہی حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہماری رُوح قبض فرمالیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں اسلامی بھائی اچھے خاصے تھے، بظاہر انہیں کوئی مَرَض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا اِنتقال ہو گیا، یُونہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رُخصت ہونا پڑ سکتا ہے کیونکہ جو رات قَبْر میں گُزرنی ہے وہ باہر نہیں گُزر سکتی۔

دِلا! غافل نہ ہو یکدم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے		باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اَندر سمانا ہے

اَطلَس و کمخواب کے بِستر پہ یُوں نازاں نہ ہو		اس تَنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرنی چاہیے اور گُناہوں اور غفلت بھری زِنْدگی کو چھوڑ کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جانا چاہیے ورنہ قبر و حشر کے عذاب کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے موت کی ہولناکیوں اور سختیوں کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ یاد رکھئے! جب کسی کی موت کا وَقْت قریب آتا ہے اور اس کی رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ اِنْتہائی دُشوار مُعامَلہ ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چنانچہ پارہ 26 سُورۂ قٓ آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ⑲

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶، ق: ۱۹)

یاد رکھئے! موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا انتہائی دشوار عمل ہے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا کعب الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتایئے؟ اُنہوں نے عرض کی: "اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن! موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یُوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اَٹک جائے پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔" (احیاء العلوم، ۵/۲۱۰)

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے حَواریوں کی جماعت! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگو کہ وہ مجھ پر موت کی سختیاں آسان فرمادے کیونکہ مجھے موت کا خوف اس قدر ہے کہ کہیں اس کے خوف سے ہی مجھے موت نہ آجائے۔(احیاء العلوم،۵/۲۰۸)

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت آنے تک مُردہ موت کی تکلیف محسوس کرتا رہتا ہے۔(احیاء العلوم،۵/۲۰۹)

سَکَرات میں گر روئے محمد پہ نظر ہو
ہر مَوت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

(وسائلِ بخشش،۱۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزع کے وَقْت انسان کی رُوح نکلنا اِنتہائی دُشوار اور تکلیف دہ عمل ہے۔ لہٰذا اس دُشواری سے بچنے کیلئے اس کی تیاری انتہائی ضروری ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مَوت بہت بڑی مُصِیبت ہے لیکن اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ انسان مَوت سے غافِل ہو جائے اور اس کی یاد سے مُنہ پھیر لے اور اس کے لیے اَعمال کرنا چھوڑ دے، بیشک موت میں غور و فکر کرنے والے اور عبرت پکڑنے والے کیلئے نصیحت وعبرت مَوجُود ہے۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، ص:۸)

ہائے! غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں		پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
جاگ! سُنسان بَن ہے رات آئی		گُرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادر کھئے! موت کی ہولناکیوں کا صحیح معنوں میں تصوُّر ہی جان لیوا ہے ۔ یقیناً عقلمند وہی ہے جو اس جہانِ ناپائیدار کی دِلچسپیوں سے بیگانہ ہوکر موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسی کی تیاری میں مشغول رہے۔ مگر افسوس! ہم عقلمندی کا ثُبوت دینے کے بَجائے موت سے یکسر غافل بیٹھے ہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اگر جانوروں کو موت کے بارے میں اتنا عِلْم ہو جاتا جتنا تم جانتے ہو تو تم ان میں سے کسی کو موٹا تازہ نہ کھاتے۔ (التذکرۃ باحوال الموتیٰ وامور الآخرۃ، ص۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اگر جانوروں کو موت کے مُتَعَلِّق اتنی معلومات مل جائے کہ جتنی ہمیں ہے تو ان میں سے کوئی بھی فَربہ نہ ہوتا۔ ہم جانتے ہیں کہ مَوت بَر حق ہے، یہ بھی معلوم ہے کہ ایک دن ضَرور مرنا ہے، اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ رُوح نکلنے کا وَقت اِنتہائی کڑا ہوگا اور مرنے کے بعد دُنیا داری، رِشتہ داری اور ہماری بُلند کوٹھی و گاڑی کچھ کام نہ آئیں گی اس بات کا بھی شُعُور ہے لیکن نہ جانے کیوں غَفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ مَنقُول ہے کہ اگر مَوت کی تکلیف کا ایک قَطرہ دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سب کے سب پگھل جائیں۔ (احیاء العلوم، ۵ /۲۰۹) اب ذرا سوچئے! وہ موت کہ جس کی تکلیف کے ایک قَطرے کا یہ حال ہے کہ بُلند و بالا پہاڑ جس کی تاب نہ لاکر پگھل جائیں تو یہ تکلیف اِنسان کیلئے کس قَدر اَذِیَّت کا باعث بنتی ہوگی؟

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرْغ بن کے طَیبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا
کاش! کہ نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہُوا ہوتا قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص:۱۶۰،۱۵۸)

دَرْحقیقت موت کی شِدَّت وتکلیف تو وہی جان سکتا ہے جو اس کا ذائقہ چکھ لے مگر جس نے موت کا

ذائقہ نہیں چکھا وہ خُود کو پہنچنے والے دَرْد اور تکلیف سے اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اس کا اندازہ یُوں ہو سکتا ہے کہ جسم کا جو حصّہ بے جان ہو چکا ہو اُسے دَرْد کا احساس نہیں ہوتا اور جس میں جان ہو اسے درد کا احساس ہوتا ہے جو کہ دَر اصل رُوح کو ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی حصّہ زخمی ہوتا ہے یا آگ سے جل جاتا ہے تو یہی جَلَن یا تکلیف رُوح کی جانب بڑھتی ہے اور جس قَدَر بڑھتی ہے اسی قدر رُوح تکلیف محسوس کرتی ہے۔ اندازہ کرو کہ (اس) صُورت میں تکلیف گوشت، خُون اور دیگر حصّوں میں تقسیم ہوتی ہے اور رُوح تک اس کا کچھ ہی حصّہ پہنچ پاتا ہے جبکہ اگر یہی تکلیف دیگر حصّوں کو نہ پہنچے اور براہِ راست رُوح تک پہنچ جائے تو اس کی تکلیف اور شِدَّت کا عالَم کیا ہو گا؟ (احیاء العلوم، ۵/۲۰۷) مزید فرماتے ہیں: نَزْع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یُوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ج۵ ص: ۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رُوح نکلنے کی تکلیف کے ساتھ ساتھ مال واَسباب، دوست اَحْباب، ماں، باپ اور بھائی بہن سے بچھڑنے کا غم، مَلَکُ الْمُوت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنے کا خوف، تنگ و تاریک قَبْر کی تنہائی کا ڈر، مُہِیب صُورتوں والے فِرِشتوں یعنی مُنکر نکیر کے سُوالوں کے جوابات دینا مُردے کیلئے کس قَدَر پُر خطر مَراحل ہوتے ہونگے؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے فَضْل و کرم اور عافیت کا سُوال کرتے ہیں، یقیناً ہم سے موت کی سختیاں اور ہولناکیاں برداشت نہ ہو سکیں گی اس لئے ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے دُور رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے رہیں اور اس کی خُفْیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔ آج سے بلکہ ابھی سے سچی پکی توبہ کر لیجئے اور آئندہ گُناہ نہ کرنے کا

عزمِ مُصمم کرلیجئے۔ نیکیوں میں دل لگانے، گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہمیں نیکیاں کرنے کے بے شُمار مواقع مُیسَّر آئیں گے اور مرنے سے پہلے آخرت کی تیاری کرنے کا موقع ملے گا۔

گورِ نیکاں باغ ہو گی خلد کا		مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی		قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش، ص۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

مَوت کی سختیوں کے اَسباب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص پر مَوت کی سختیاں اُس کے اعمال کے مُطابِق ہوتی ہیں اگر ہم نے اپنی زِندگی نیک اَعْمال میں بَسر کی ہو گی تو وَقْتِ نزع ہماری رُوح آرام سے نکلے گی اور اگر ساری عُمر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کا سلسلہ رہا تو موت کی سختیاں برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا ابھی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے معمولی نظر آنے والے گُناہ سے بھی باز رہیے اور سُستی کے سبب چھوٹی سی نیکی بھی ہرگز ہرگز نہ چھوڑیئے۔ یاد رکھئے! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی جائے تاکہ قبر و حشر کے امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بطورِ انعام ملنے والی جنت کی لازوال نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو سکیں۔ آیئے! اب ان نیک اعمال میں سے چند کے فضائل سُنتے ہیں جو

ہمیں موت اور قبر و حشر کی ہولناکیوں سے نَجات دِلا کر جنّت کی اَعلیٰ نعمتوں سے لُطف اَندوز کروائیں گے۔

(1)ذِکْرُ اللہ کی کثرت:

ان نیک اَعْمال میں سے ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر بھی ہے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا، " بیشک ہر چیز کی صَفائی ہوتی ہے اور دِلوں کی صَفائی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر ہے اور ذِکْرُ اللہ سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے نَجات دلانے والی کوئی چیز نہیں۔(الترغیب والترھیب کتاب الذکر والدعاء،باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، ج۲، ص:۲۴۳، حدیث:۲۳۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر ہمارے مرنے کے بعد کام آئے گا اور ہمیں عذابِ الٰہی سے بھی بچائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر صِرف آخرت میں ہی ہماری نَجات کا باعث نہیں بلکہ دُنیا میں بھی ہماری راحت کا سامان ہے۔ آج ساری دُنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جارہی ہے۔ کوئی مُلک، کوئی شہر اور کوئی گاؤں بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں بدامنی اور بے چینی نہ پائی جاتی ہو۔ آج ہر شخص بے چینی کا شِکار نظر آرہا ہے۔ آہ! نادان اِنسان شَراب ورَباب کی مَحفلوں، سینماگھروں کی گیلریوں، ڈِرامہ گاہوں، فُحش و عُریانی سے مُرَصَّع نائٹ کلبوں اور جِنْسی و رُومانی ناوِلوں کے مُطالعہ میں سُکون کی تلاش میں سَرگرداں ہے۔ حالانکہ مومنوں کے دل تو ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن سے جِلا پاتے اور اسی سے چین و سُکون حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت نمبر 2 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن

اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقّی پائے

اسی طرح پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعد کی آیت نمبر 28 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ﴿۲۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل کا چین و قرار، فیشن کی یلغار، مغربِی تہذیب کی طُومار، فُحش گُفتار میں، قَدم قَدم پر نافرمانیوں کی بھرمار میں ہر گز نہیں بلکہ یادِ الٰہی اور کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے میں ہے۔ لہٰذا ہمیں صُبح و شام، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ذِکْرُ اللہ کی عادت بنانی چاہیے۔

ذِکْرُ اللہ کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے!

(1) رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، "اے اِبنِ آدم! جب تو تنہائی میں میرا ذِکْر کرتا ہے تو میں بھی تنہا تیرا ذِکْر کرتا ہوں اور جب تو کسی مَجْمع میں میرا ذِکْر کرتا ہے تو میں اس مَجْمع سے بہتر مَجْمع میں تیرا ذِکْر کرتا ہوں۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، ج ۲، ص ۲۴۲، حدیث: ۲۲۹۶)

(2) "کچھ لوگ ایسے ہیں جو نَرم و مُلائم بستروں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بُلند دَرَجات عطا فرمائے گا۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الاخلاص واعمال السر، رقم ۴۰۱، ج ۱، ص ۳۰۹)

(3) اگر ایک شخص کی جھولی دِرْہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کر رہا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والا اَفْضل ہو گا۔" (المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، ج ۴، ص: ۲۷۴، حدیث: ۵۹۶۹)

(4) "اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔"

(بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ج ۴، ص ۲۲۰۔ حدیث: ۶۴۰۷)

ذکرِ حق میں لب کو بس مشغول رکھ
راحتِ دل گر تجھے درکار ہے
بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مَغفِرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفّار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)صدقۂ جاریہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ذِکْرُ اللہ کے کس قدر فضائل ہیں۔ اگر ہم بھی اس کی عادت بنالیں اور دِیگر نیک اَعْمال بھی کرتے رہیں تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے کے بعد ہمارے لیے مُفید ہوگا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُنْقَطِع ہوجاتا ہے لیکن تین عمل مُنْقَطِع نہیں ہوتے، صَدَقۂ جاریہ، عِلْمِ نافع اور نیک اَوْلاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان...الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص۸۸۶)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ تین چیزیں (ایسی ہیں) جن کا ثواب مرنے کے بعد خواہ مخواہ پہنچتا رہتا ہے کوئی اِیْصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صَدَقۂ جاریہ سے مُراد اَوْقاف ہیں جیسے مسجدیں، مدرسے، وقف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نَفْع اُٹھاتے رہتے ہیں، ایسے ہی عِلْم سے مُراد دِینی تصانیف، نیک شاگرد جن سے دِینی فیضان پہنچتے رہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱، ص۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے جیتے جی آخرت کا ثواب پانے، مسجد مدرسہ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی اَوْلاد کو بھی سُنَّتوں کی ترغیب دِلا کر نیک بنانا چاہیے تاکہ ہمارے مرنے کے بعد دُعائے مَغْفِرت اور ایصالِ ثواب کے ذریعے ہمارے کام آئیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس باپ پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے پر اپنے بیٹے کی مدد کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۰۱/۶) اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِینت، اچھی غِذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخْلاقی ورُوحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہوجائیے نیز اپنی اَوْلاد کو نیک بنا کر ثوابِ جاریہ کا ذَرِیعہ بنانے کے ساتھ ساتھ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرنا بھی ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب کمانے اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے وہ اس طرح کہ اگر ان کُتُب ورَسائل کو پڑھ کر کوئی پابندی سے نماز پڑھنے والا، سُنَّتوں پر عمل کرنے والا، نیک اجتماعات میں شرکت کرنے والا، نیکی کی دعوت عام کرنے والا، بُرائی سے منع کرنے والا بن گیا تو جب تک وہ یہ نیک اَعمال کرتا رہے گا تو ہمیں بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے ذریعے جتنے بھی نیک بنتے جائیں گے ان سب کے اعمال کے مُطابق ہمیں ثواب ملتا رہے گا۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت		ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں التجا ہے		یاخدا! تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تلاوت قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے بچوں کی سُنّتوں کے مُطابق اچھی تربیت کرنی چاہیے اور خُود بھی دیگر نیک اعمال کی طرف رَغبت کے ساتھ ساتھ روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت کا معمول بنانا چاہئے کہ یہ عمل نہ صرف گھر میں خَیر و برکت کا باعث ہے بلکہ ہماری بخشش و مَغفرت کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ قرآنِ پاک کی مشہور سُورتوں کے فضائل پڑھنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"مدنی پنج سُورہ"** مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما کر اس کا مُطالَعہ کرلیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کتاب قرآنی سُورتوں، دُرُودوں، رُوحانی و طِبّی عِلاجوں اور خُوشبودار مَدَنی پھولوں کا دِلچسپ مَدَنی گُلدستہ ہے، اِس کا ہر گھر میں ہونا اِنتہائی ضروری ہے۔ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس کتاب کو نہ صرف خُود پڑھیں بلکہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ دوسروں کو بھی تُحفے میں پیش کریں یا ھدِیَّۃً لیکر پڑھنے کا مشورہ دیں۔ نیز مَساجد و مزاراتِ اَوْلیا اور عام لائبریریوں وغیرہ میں بھی رکھئے تاکہ نمازی، زائرین اور عامۃُ الْمُسْلِمِیْن اِسْتِفادہ (فائدہ حاصل) کرسکیں۔ آیئے! اس کتاب کے صفحہ 83 سے سُورۂ مُلک پڑھنے کی فضیلت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

سُورۂ مُلک کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قَدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قَدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سُورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانِب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سُورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تُمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سُورَۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔" تو یہ سُورت روکنے والی ہے، عذابِ قَبْر سے روکتی ہے،

توراۃ میں اس کا نام سُورۂ مُلک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زِیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔"

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، رقم ۳۸۹۲،ج۳، ص ۳۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رات کو سُورَۂ مُلک پڑھنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ دن بھر کے مَعْمُولات سے فَراغت کے بعد سونے پہلے دیگر اَوْراد و وَظائف کے ساتھ ساتھ سُورۂ مُلک پڑھنے کا معمول بنائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے عذابِ قبر سے نَجات ملے گی۔ آیئے! قرآنِ پاک کی تِلاوت کی فضیلت سے مُتَعَلِّق 3 اَحادیثِ مُبارَکہ سُنْتے ہیں:

(1) جس نے شبِ جُمُعہ سُورَۂ یٰسٓ کی تِلاوت کی اس کی مَغْفِرت کر دی جائے گی۔"

(الترغیب والترہیب، ج۱، ص ۳۵۴، حدیث: ۱۱۰۵)

(2) جس نے جمعہ کے دن مَغْرب کے بعد دو رَکعت نَماز پڑھی اور ہر رکعت میں سُورَۂ فاتِحہ کے بعد "اِذَا زُلْزِلَت" (یعنی سورۂ زِلْزال) پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سکراتِ موت کی سختی نَرم کر دے گا، اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمادے گا اور پُلِ صِراط پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

(شرح الصدور، ص۱۸٦)

(3) جس نے مَرَضُ الْمَوْت میں سُوْرَۃُ الْاِخلاص پڑھی تو وہ قَبْر کے فِتنے اور اس کے دَبانے سے محفوظ رہے گا۔ (المعجم الاوسط ج۴، ص ۲۲۲، حدیث: ۵۷۸۵)

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدْرَسۃُ الْمدینہ بالغان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ جب قرآنِ پاک کی ان سُورتوں کے اس قَدر فَضائل ہیں تو پُورے قرآنِ پاک کی تِلاوت کے فَضائل وبرکات کا کیا عالَم ہو گا۔ لِہٰذا ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ تلاوتِ قرآن کی عادت بنانی چاہیے تاکہ ہمارا یہ عمل آخرت میں نَجات کا باعث بنے۔ مگر قرآنِ پاک کے یہ فضائل اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گے جبکہ ہم صحیح مَخارِج کے ساتھ پڑھنا جانتے ہونگے ،اگر تَلَفُّظ دُرُست نہیں ہیں تو دعوتِ اسلامی کے تحت عشاء کی نماز کے بعد لگنے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں صحیح مَخارِج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھانے، وضو وغُسل، نماز وروزہ کے شَرعی اہم مسائل سکھانے کے ساتھ ساتھ مُختلف دُعائیں اور سُنَّتیں اورآداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) مریض کی عیادت کرنا:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: "قیامت کے دن پُکارنے والا پُکارے گا،" کہاں ہیں وہ لوگ جو دُنیا میں مریضوں کی عِیادت کرتے تھے۔"پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو) انہیں نُور کے مِنبروں پر بٹھایا جائے گا جہاں یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شَرفِ کلام حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔" (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، ج۶، ص:۱۶۶، الحدیث۱۶۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مَریض کی عِیادت کرنا ایسا عمل کہ ہمارے

مرنے کے بعد کام آئے گا، روزِ محشر جب سب لوگ حساب وکتاب دے رہے ہوں گے تو یہ عیادت کرنے والے لوگ نُور کے منبروں پر بیٹھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شرف پارہے ہوں گے۔ ہمارا پیارا مَذہب دینِ اسلام ہمیں حُسنِ اَخلاق و بھائی چارگی کا دَرس دیتے ہوئے مریض کی دِلجوئی اور غمخواری کیلئے اس کی عیادت کی ترغیب دیتا ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں اس کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ چُنانچہ اس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصطفٰے سُنئے۔

(1) جو شخص کسی مریض کی عِیادَت کرتا ہے تو ایک مُنادِی آسمان سے نِدا کرتا ہے، "خُوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مُبارَک ہے اور تُو نے جنَّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، ج۲، ص ۱۹۲، حدیث:۱۴۴۳)

(2) جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک لوٹ نہ جائے دَریائے رَحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔" (مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ج۵، ص: ۳۰، حدیث:۱۴۲۶۴)

(3) جو مُسلمان کسی مُسلمان کی عِیادت کے لیے صُبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستّر ہزار فرشتے اِستِغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبح تک ستّر ہزار فرشتے اِستِغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنّت میں ایک باغ ہو گا۔" (سنن الترمذی، ج۲، ص ۲۹۰، حدیث ۹۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے عِیادت کرنے کی کیسی بَرَکتیں ہیں۔ لہٰذا اگر ہمارے اہلِ خانہ یا قریبی رِشتہ دار، مکان مالک یا کرائے دار، پڑوسی یا محلّے دار بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں مَوْجُود دیگر مریضوں کی عیادت کیلئے بھی جانا چاہئے کہ وہاں ایسے اَفراد بھی مَوْجُود ہوتے ہیں جن کی عیادت کے لئے کوئی نہیں آتا اور وہ بے چارے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور زبانِ حال سے گویا یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ کاش! کوئی میری عیادت کے لیے بھی آتا، میرا حال دَرْیافت کرتا اور مجھ سے ہمدردی بھرے لہجے میں کچھ بات کرتا اور مجھے دِلاسہ دیتا۔ ایسے

موقع پر ہو سکے تو ہمیں اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایسوں کی بھی عیادت کرنی چاہئے کیونکہ اس میں ہماری آخرت کا ہی فائدہ ہے۔ اور مَریض کی عیادت کرنا تو ہمارا ہفتہ وار مدنی انعام نمبر ۵۳ بھی ہے کہ کیا آپ نے اس ہفتے کم اَز کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اَسپتال جا کر سُنَّت کے مُطابق غمخواری کی؟ اور اسکو تُحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطّاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے مریض کی عیادت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَریض کی بیماری میں اس کی تیمارداری ہمارے لئے تو اَجر و ثواب کا باعث ہے، اگر بیمار بھی شِکوہ و شکایات کرنے کے بجائے صَبر سے کام لے تو ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے۔“

(المعجم الکبیر ۱۴۸/۱۱، حدیث: ۱۱۴۳۸)

یاد رہے! جہاں جان و مال میں مُصیبت پہنچنے پر صَبر باعثِ مَغْفِرت ہے وہیں غُربت و ناداری پر صَبر کرنا بھی مرنے کے بعد جنت کی حقداری کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ،

غریبوں کے مزے ہو گئے

بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ایک بار فُقَراءِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا قاصِد (یعنی نُمایَندہ) بھیجا جس نے حاضِرِ خدمت ہو کر عرض کی: میں فُقَرا کا نمایندہ بن کر حاضِر ہوا ہوں۔ مصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں بھی مرحبا اور اُنہیں بھی جن کے

پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں۔" قاصِد نے عرض کی: "یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فُقَرا نے یہ گُزارِش کی ہے کہ مال دار حضرات جنّت کے دَرَجات لے گئے! وہ حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی اِستِطاعت (یعنی طاقت وقدرت) نہیں، وہ عُمرہ کرتے ہیں اور ہم اس پر قادِر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال صَدَقہ کرکے آخِرت کے لئے جمع کر لیتے ہیں۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "میری طرف سے فُقَرا کو پیغام دو کہ ان میں سے جو صَبْر کرے اور ثواب کی امّید رکھے اُسے تین ایسی باتیں ملیں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں: (۱) جنّت میں ایسے بالاخانے (یعنی بلند محلّات) ہیں جن کی طرف اہلِ جنّت ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صرف فَقْر اختیار کرنے والے نبی، شہید فقیر یا فقیر مومِن داخِل ہوں گے (۲) فُقَرا مال داروں سے قِیامت کے آدھے دن کی مِقْدار یعنی 500 سال پہلے جنّت میں داخِل ہوں گے (۳) مال دار شخص سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہے اور یہی کلمات فقیر بھی اَدا کرے تو فقیر کے برابر ثواب مالدار نہیں پا سکتا، اگرچہ وہ 10 ہزار دِرْہم (بھی ساتھ میں) صَدَقہ کرے۔ دیگر تمام نیک اعمال میں بھی یِہی مُعاملہ ہے۔" قاصِد نے واپَس جا کر فُقَرا کو یہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنایا تو اُنہوں نے کہا: ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔ (قُوتُ القُلوب ج ۱ ص ۴۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فقیروں کے تو دُنیا و آخِرت میں وارے ہی نیارے ہیں! یاد رہے! فقیر وُہی اچھا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر و قَناعت اِختیار کرے اور گِلے شِکوے سے بچارہے۔ یاد رہے! یہاں فقیروں سے مُراد بھکاری نہیں ہیں فَقْر کی تعریف یہ ہے کہ "جس شے کی حاجت ہے وہ مَوجُود نہ ہو۔" جس چیز کی ضَرورت ہی نہیں اگر وہ نہ پائی جائے تو اُسے "فَقْر" نہیں کہا جاتا نیز جس شخص کے پاس مطلوبہ شے مَوجُود بھی ہو اور اس کے قابُو میں بھی ہو تو ایسا شخص فقیر نہیں کہلاتا۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۴ص ۵۶۲)

اَحادیثِ مُبارَکہ میں ایسے غریبوں اور فقیروں کے فَضائل بیان ہوئے ہیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں صَبر و قَناعت اِختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے:

(1)اس شخص کے لئے خُوشخبری ہے جسے اسلام کی طرف ہِدایت حاصل ہے، اس کی روزی بقدرِ کِفایت ہے اور وہ اس پر قَناعت کرتا ہے۔" (ترمِذی ج۴ص۱۵۶حدیث ۲۳۵۶)

(2)اے فُقَرا کے گروہ! دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی رہو گے تو اپنے فَقْر کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔ (اَلفِردَوس بماثور الخطّاب ج۵ص۲۹۱حدیث ۸۲۱۶)

(3)میں نے جب جنّت کو مُلاحَظہ کیا تو دیکھا کہ جنّتیوں میں اَکثر تعداد فقراء کی ہے۔"

(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۵۰۴، حدیث:۲۰۸۶)

دولتِ دنیا سے بے رَغبَت مجھے کر دیجیے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش، ص۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا ابُوسعید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مَساکین سے مَحبّت کرو، کیونکہ میں نے رسولِ خدا، محبوبِ اَنبِیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دُعا میں یہ اَلفاظ شامِل فرماتے سُنا: اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے مسکینی کی حالت میں حیات اور مسکینی کی حالت میں ہی وِصال عطا فرما اور گروہِ مساکین میں میرا حشر فرما۔" (ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب مجالسۃ الفقرائ، ج۴، ص۴۳۳، حدیث:۴۱۲۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مَساکین کی ایک جماعت ہوان میں، مَیں بھی ایک ہوں، اگر حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس جماعت کے امام ہیں مگر اپنے کو ان میں سے ایک قرار دینا ان کی عزت افزائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا یہ فرمان اِنْتہائی تواضُع کے لیے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۷، ص:۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُربت و مسکینی اپنے جِلَو (یعنی مَعِیّت) میں کتنی برکتیں لئے ہوئے ہے کہ شَہَنْشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی گروہِ مَساکین میں شامِل ہونے اور اِسی گروہ کو اپنی رَفاقت کی بَرَکتوں سے نَوازنے کی خواہش اور اِن سے مَحَبَّت کی تَلْقِین فرما رہے ہیں۔ غریبوں مسکینوں کے آخرت میں اس اِعتبار سے بھی مَزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرہ، حج وغیرہ کے مُتعلّق پوچھ گچھ سے مامُون (یعنی اَمْن میں) ہوں گے کیونکہ یہ اَحکام مال دار وصاحبِ اِستِطاعت مُسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بارگاہِ رَبِّ ذُوالْجَلال عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتَعلّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یُوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہوگا جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: "مُسلمان فُقراء اَغنیاء سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہوگا۔" (تِرمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین الخ، ۱۵۸/۴، حدیث: ۲۳۶۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی غریبوں کے امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں داخلے کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ دیر حساب کی وجہ سے نہ ہوگی رَبّ تَعالٰی سارے عالَم کا حساب بہت جلد لے گا یہ ان فُقراء کی شان دِکھانے کے لیے ہوگی کہ

امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنّت کی طرف چلتا کر دیا گیا۔

میں بڑا امیر و کبیر ہوں، شہِ دوسرا کا اسیر ہوں
درِ مُصطَفٰے کا فقیر ہوں، مرا رفعتوں پہ نصیب ہے

(چڑیا اور اندھا سانپ، ص۵)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے ''چڑیا اور اندھا سانپ'' کے آخر میں تنگدستی سے نَجات اور رِزْق میں خَیر و برَکت کیلئے 32 رُوحانی علاج تحریر فرمائے ہیں۔ آپ بھی مکتبۃُ المدینہ سے اس رِسالے کو حاصل فرما کر اوّل تا آخر مُطالَعہ فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک بندوں سے مَحبّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرنے کے بعد کام آنے والے اَعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مَحبّت کی جائے اور اُنہیں اپنے لیے سرمایۂ آخِرت اور سرمایۂ نَجات سمجھا جائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شَخْص نے عَرض کی: "قِیامت کب قائم ہو گی؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے دَرْیافت فرمایا: "تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" تو اس نے عَرض کی! تیاری تو کچھ نہیں کی، مگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "تم جس سے مَحبّت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔" حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز سے اتنی خُوشی حاصل نہیں ہوئی جتنی خُوشی شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان سے ہوئی: کہ

"تم جس کے ساتھ مَحبَّت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔" حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں میں سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضرتِ سَیِّدُنا ابُوبکر اور حَضرتِ سَیِّدُنا عُمرِ فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَحبَّت کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ ان سے مَحبَّت کرنے کی وجہ سے میں انہیں کے ساتھ ہوں گا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب۔۔۔۔۔الخ، ۲/ ۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مَحبَّت دنیا و آخرت میں ان کی قربت و مُصاحَبت ملنے کا ذَرِیعہ ہے۔ ہمیں بھی اپنے دل میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کے پیارے صحابہ کرام، تابعینِ عظام اور جُملہ اَولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سچی مَحبَّت رکھنی چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن بُزرگ ہستیوں کی مَحبّت قَبْر و قیامت میں باعثِ مغفرت ہوگی ۔ جیسا کہ

شیخین کا وسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے اُستاد صاحب کے ایک رفیق فوت ہوگئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پُوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مَغْفِرت فرمادی۔" پُوچھا: "مُنْکَر نَکِیر کے ساتھ کیسی رہی؟" جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بٹھا کر جب سُوالات شُروع کئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فرشتوں سے کہہ دیا: "حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر اور حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سُن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔" چُنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔

(شرح الصدور، باب فتنۃ القبر وسوال الملکین، ص ۱۴۱)

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا　　　بول بالے مِری سرکاروں کے

(حدائق بخشش، ص ۳۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی مَحَبَّت دل میں بٹھانے، مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کی عادت بنانے، گناہوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ تیس روزہ تربیتی اِعْتِکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو رَمضان المبارک کے تیس دن کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصُوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی

پوشیدہ رکھا گیا ہے لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے 30 دن کے تربیتی اعتکاف میں شرکت کی نیت کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیتی اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ مدنی مذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے معلومات کا

ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِبتداءً موت کی سختیوں کے حوالے سے سُنا کہ مرنے والا اگر گنہگار ہو تو اس کو کس قدر مَصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا موت کی سختیوں سے خُود کو بچانے، مرنے کے بعد عذابِ الٰہی سے نَجات پانے، ذِکْرودُرُود کی عادت بنانے، فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کا جذبہ بڑھانے، سُنَّتیں اپنانے، اولیاء اللہ کی مَحَبَّت کی دل میں بٹھانے اور نیکی کی دعوت کے ذریعے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی خُوب خُوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچائیے۔

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے:

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنَّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے

فِرِشْتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔(سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث:۲۶۹۱، ج۴، ص۳۱۲.)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں علمِ دین حاصل کرنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

میری بدمَعاشی کی عادت کیسے خَتْم ہوئی؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، اُٹھتی جوانی اور اچھّی صحّت نے مجھے مَغْرور بنادیا تھا، نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بھُلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمَعاشی پر اُتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وَقْت گنوانا، جُوا میں پیسے لُٹانا وغیرہ ہر طرح کی مَعصِیَّت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، مجھ بدکار کی اِصلاح کیلئے دُعا کرتے کرتے امّی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ ہمارے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سَرسَری طور پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کر دیتے، میں بھی سُنی اَن سُنی کر دیتا۔ ایک بار اِجتماع والی شام وُہی اسلامی بھائی مَحَبَّت بھرے انداز میں ایک دَم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج توتم کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رِکشہ روک لیا اور بڑی مِنَّت کیساتھ کچھ اس اَنداز میں بیٹھنے کیلئے دَرْخواست کی کہ اب مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا، میں بیٹھ گیا اور ہم دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامِع مسجِد گُلزارِ حبیب آپہنچے۔ جب دُعا کیلئے بتّیاں بُجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتِماع ختم ہو گیا، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اُس مُحْسِن اسلامی بھائی نے مَحَبَّت بھرے اَنداز میں سمجھا بُجھا کر مجھے جانے سے روکا، میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں باآوازِ بُلند ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُھوم

نے میرا دل ہِلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ پھر جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شُرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی حتّٰی کہ میرے جیسا پتھّر دل آدَمی بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رَہ گیا۔ (فیضانِ سنت، ص:۴۴۳)

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا		قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی		ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقینا مقدّر کا وہ ہے سکندر		جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداوٗد ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو | لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

قبولیتِ دُعا کا پَروانہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اُس نے نماز پڑھی اور پھر اِن کَلِمات سے دُعا مانگی: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ" یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔" رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ، جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کر جو اُس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ، پھر اس کے بعد دُعا مانگ۔"

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: "اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قَبول کی جائے گی۔"[1]

بیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبُولیّت کا طالب ہے، تو اسے چاہئے کہ دُعا کے اَوّل و آخِر نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے، پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات...الخ، ۵/۲۹۰، حدیث:۳۴۸۷

2 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً“[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قارون کی ہلاکت

قارُون، حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا یَصْہَر کا بیٹا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

کو بے پناہ دولت سے نَوازا تھا، حتّٰی کہ اُس کے خزانوں کی چابیاں ایسے چالیس (40) افراد اُٹھاتے تھے، جو عام مردوں سے زیادہ طاقتور تھے۔[1] جیسا کہ پارہ 20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 76 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِۗ (پ۲۰، القصص:۷۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اس کو اِتنے خزانے دیئے جن کی کُنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔

جب اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْل پر زکوٰۃ کا حکم نازِل فرمایا تو قارُون، حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ طے کیا کہ ایک ہزار (1000) دِینار پر ایک دِینار، ہزار (1000) دِرہموں پر ایک درہم جبکہ ہزار (1000) بکریوں پر ایک بکری اور اسی طرح دیگر چیزوں میں سے بھی ہزارواں حِصّہ زکوٰۃ دے گا۔ چنانچہ جب اُس نے گھر جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ کا حِساب کیا تو وہ بہت زیادہ مال بن رہا تھا، اُس کے نفس نے اتنا ڈھیر سارا مال دینے کی ہِمّت نہ کی، لہٰذا اُس نے بَنِی اِسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہر بات میں اِطاعت کی، اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا، تم ہمارے بڑے ہو، جو چاہو حکم دو۔ قارُون نے کہا کہ فُلاں بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اُس سے ایک مُعاوَضہ مُقرّر کرو کہ وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگائے، جب ایسا ہو گا تو بَنِی اسرائیل، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارُون نے اُس عورت کو ایک ہزار (1000) دِرہم اور ایک ہزار (1000) دِینار دے کر اس بات پر راضی کیا کہ وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگائے۔ اگلے دن قارُون نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور

---

1 ... تفسیرِ خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۷۶، ۳/۴۴۰ ملتقطاً

حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر کہنے لگا کہ بَنِی اِسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ اُنہیں وَعظ و نَصِیحت فرمائیں۔ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائے اور بَنِی اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے مختلف گناہوں کی سزائیں بیان فرمائیں۔ قارُون کہنے لگا: کیا یہ حکم سب کے لئے ہے، خواہ آپ ہی ہوں؟ آپ نے فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا: بَنِی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فُلاں عَورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔

حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اُسے بلاؤ۔ وہ آئی تو حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تجھے اُس ذات کی قَسم! جس نے بَنِی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اُس میں رَستے بنائے اور تَورَیت نازِل کی، سچ بات کہو۔ وہ عورت ڈر گئی اور اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول پر بُہتان لگا کر اُنہیں اِیذاء دینے کی جُرأت نہ ہوئی، اُس نے اپنے دل میں کہا کہ اِس سے توبہ کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ اس نے حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ قارون کہلوانا چاہتا ہے وہ جُھوٹ ہے، سچ تو یہ ہے کہ اِس نے مجھے کثیر مال کا لالچ دیا تاکہ میں آپ پر تُہمت لگاؤں۔" یہ سُن کر حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے: یاربّ! عَزَّوَجَلَّ اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری خاطر قارون پر اپنا غَضَب فرما۔ اللہ تعالٰی نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے، آپ اِس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بَنِی اِسرائیل سے فرمایا: اے بَنِی اِسرائیل! اللہ تعالٰی نے مجھے قارُون کی طرف بھیجا ہے جیسے فرعون کی طرف بھیجا تھا، جو قارُون کا ساتھی ہو، اُس کے ساتھ اُس کی جگہ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ الگ ہو جائے۔ سب لوگ قارُون سے جُدا ہو گئے اور دو اَفراد کے

سِوا کوئی اس کے ساتھ نہ رہا۔ تب حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا: ”**یَا اَرْضُ خُذِیْھِمْ**“یعنی اے زمین اِنہیں پکڑ لے !تو وہ گھٹنوں تک زمین میں دَھنس گئے۔ آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو کمر تک دَھنس گئے، آپ یہی فرماتے رہے حتّٰی کہ وہ لوگ گردنوں تک دَھنس گئے، اب وہ گڑگڑانے لگے اور قارُون، آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسمیں اور رِشتہ و قَرابَت کے واسطے دینے لگا، مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شِدّتِ جَلَال کے سبب تَوَجُّہ نہ فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل دَھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔

حضرتِ **قَتَادَہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارُون کے مکان اور اُس کے خَزائن واَموال کی وَجہ سے اُس کے لئے بددُعا کی۔ یہ سُن کر آپ نے دُعا کی تو اُس کا مکان اور اس کے خزانے و اَموال سب زمین میں دَھنس گئے۔[1]

اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں قارُون کے اَنجام کو کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے چنانچہ پارہ20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 81 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اُسے اور اُس کے گھر کو زمین میں دَھنسادیا تو اُس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اُس کی مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔ (پ ۲۰، القصص: ۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُنیوی مال کی مَحَبَّت میں زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول سے دُشمنی مول لینے والے بدبَخْت قارُون کا اَنجام کیسا بھیَانک ہوا، نہ

---

1 . . . تفسیرِخازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۳/۴۴۲ ملخصاً

اُسے مال کام آیا نہ اس کے خزانے،بلکہ وہ اپنے خزانوں سمیت ہی عذاب کی لپیٹ میں آ گیا۔ سُوْرَۃُ الْقَصَص میں بیان کردہ اس واقعے سے جہاں مالِ دُنیا سے مَحَبَّت کا بھیانک اَنجام پتہ چلتا ہے، وہیں زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت بھی بَخُوبی واضح ہو رہی ہے۔

فرضیّتِ زکوٰۃ

یاد رہے کہ اُمّتِ مُحمدیہ پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی فرض کی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 43 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پ۱،البقرۃ:۴۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نَعِیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فَرضِیَّت کا بیان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن ہے ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اسلام کی بُنیاد پانچ (5) باتوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اُس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔[1]

زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ 32 مرتبہ ذکر آیا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص ۲۰۲)

اَہَمِّیَّتِ زکوٰۃ

1... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاءکم ایمانکم، الحدیث۸، ج۱، ص۱۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی ملک خواہ مَعاشی طور پر کتنا ہی تَرَقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ ضرور ہوتا ہے جو مختلف وُجُوہات کے باعث غُربت و اَفلَاس کا شِکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالَت کی ذِمّہ داری اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ حَیثِیَّت افراد کے سپُرد کی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مَفلُوکُ الحَال افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعاشرے میں مَعاشی توازُن کی فضا قائم رہے۔ یاد رہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ چنانچہ پارہ 8، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 165 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔ (پ۸، الانعام:۱۶۵)

یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ (خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۶۵)

معلوم ہوا کہ دُنیا دارُ الامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعادَت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے ادا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں۔ پھر زکوٰۃ تو ایک ایسی عبادت ہے، جس میں ہمارے لئے دُنیا و آخرت کے ڈھیروں فوائد اور فضائل

رکھے گئے ہیں۔ آیئے زکوٰۃ دینے کے پندرہ(15) فوائد سنیئے اور اپنے دلوں میں اس کی اَہَمِیَّت کو مزید پُختہ کیجئے۔

﴿1﴾ تکمیلِ ایمان کا ذریعہ

زکوٰۃ ادا کرنے والے کو پہلی سَعَادَت مندی یہ حاصل ہوتی ہے کہ زکوٰۃ دینا، اس کے ایمان کی تکمیل کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے:

1. تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1]
2. جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان رکھتا ہو، اُسے لازِم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کو دوسری سَعَادَت یہ ملتی ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم بارش ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت نمبر 156 میں ہے:

وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶) (پ ۹، الاعراف: ۱۵۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

1...الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ، الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۳۰۱

2...المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۵۶۱، ج ۱۲، ص ۳۲۴

اپنی رحمت کی اپنی عَطا کی　　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے
لاج رکھ میرے دَستِ دُعا کی　　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول

زکوٰۃ دینے کا تیسرا(3) فائدہ یہ ہے کہ اس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ قُرآنِ پاک میں پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 3 میں مُتَّقِیْن کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے:

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ۳

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

(پ ۱، البقرة:۳)

﴿4﴾ کامیابی کا راستہ

زکوٰۃ کا چوتھا(4) فائدہ یہ ہے کہ اِس سے بندہ کامیاب لوگوں کی فِہرِست میں شامل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں فَلاح کو پہنچنے والوں کا ایک کام زکوٰۃ بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 1 تا 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ۱ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ۲ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ۳ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ۴

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۔۴)

﴾5﴿ نصرتِ اِلٰہی کا مستحق

پانچویں(5) فَضِیلَت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زَکٰوۃ اَدا کرنے والے کی مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ17،سُوْرَۃُ الْحَجّ، آیت نمبر41،40میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ(۴۰) اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ(۴۱) (پ۱۷، الحج، ۴۰، ۴۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ ضَرور مدد فرمائے گا اُس کی جو اُس کے دِین کی مدد کرے گا، بیشک ضرور اللہ قُدرت والا غالِب ہے، وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور بُرائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام۔

﴾6﴿ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

چھٹا(6) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریبوں کی ضَرُورَت پُوری ہو جاتی اور اُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ مسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنے کا بھی بڑا ثَواب ہے۔ دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

﴿7﴾ اِسلامی مُعاشرے کا حُسن

ساتویں(7) فضیلت یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے کا عمل اِسلامی مُعاشرے کا حُسن ہے کہ ایک غنی مسلمان غریب مسلمانوں کو زکوٰۃ دے کر اُسے مُعاشرے میں سَر اُٹھا کر جینے کا حوصلہ مُہیّا کرتا ہے۔ نیز غریب کا دل کِیْنہ و حسَد کی شکار گاہ بننے سے محفوظ رہتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کے غنی مسلمان کے مال میں اُس کا بھی حق ہے، چنانچہ وہ اپنے بھائی کے جان، مال اور اولاد میں بَرَکت کے لئے دُعا گو رہتا ہے، نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”بے شک مؤمن کیلئے مؤمن مثلِ عمارت کے ہے، بعض، بعض کو تقوِیَت پہنچاتا ہے۔[1]

﴿8﴾ مضبوط بھائی چارہ

آٹھواں(8) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ مضبوط بنانے میں نہایت اہم کِردار ادا کرتی ہے، جس سے اسلامی مُعاشرے میں اِجتِماعیّت کو فروغ ملتا ہے اور امدادِ باہمی کی بُنیاد پر مسلمان اپنے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ عظیم کا مِصداق بن جاتے ہیں کہ: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت و شَفقت کی مثال جِسْم کی طرح ہے، جب جِسْم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بُخار اور بے خوابی میں سارا جِسْم اُس کا شَریک ہوتا ہے۔[2]

﴿9﴾ مال پاک ہو جاتا ہے

زکوٰۃ دینے والے کو نَواں(8) فائدہ یہ حاصِل ہوتا ہے کہ اس کا مال پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ

1… صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب تشبیک الاصابع…الخ، الحدیث ۴۸۱، ج ۱، ص ۱۸۱
2… صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین..الخ، الحدیث ۲۵۸٦، ص ۱۳۹٦

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی۔“ (1)

﴿10﴾بُری صفات سے چھٹکارا

دَسواں(10) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ نہ صرف مال کو پاکیزہ بناتی ہے بلکہ نفس کو بھی پاکیزگی بخشتی ہے کہ نفس کو لالچ اور بُخل جیسی بُری صِفات سے نَجات دلاتی ہے۔ قرآنِ پاک میں پارہ4، سُوْرَۂ آلِ عِمرٰن، آیت نمبر180 میں بُخل کی مَذمّت اِن الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ-سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۸۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو بُخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بُخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طَوق ہو گا۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا بَچا یااِلٰہی بَچا یااِلٰہی
نہ دے جاہ وحَشمت نہ دولت کی کَثرت گدائے مدینہ بنا یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾مال میں برکت

زکوٰۃ کا گیارہواں(11) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کا مال کم نہیں ہوتا، بلکہ دُنیا وآخرت میں بڑھتا ہے۔ اللہ تعالٰی، پارہ22، سُوْرَۂ سبا، آیت نمبر39 میں ارشاد فرماتا ہے:

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، حدیث:۱۲۳۹۷، ج۴، ص۲۷۴

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رِزق دینے والا ہے۔ (پ ۲۲، سبا: ۳۹)

ایک اور مقام پر پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرہ، آیت نمبر 262، 261 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

(پ ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں، ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعَت والا علم والا ہے، وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ (اِنعام) اُن کے ربّ کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینے والے کو یہ یقین رکھتے ہوئے خُوش دِلی سے زکوٰۃ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۲۲۷۰، ج ۱، ص ۶۱۹)

اگرچہ ظَاہِری طَور پر مال کم ہوتا، لیکن حَقِیقَت میں بڑھ رہا ہوتا ہے، جیسے درخت سے خراب ہونے والی شاخوں کو اُتارنے میں بَظاہِر درخت میں کمی نظر آرہی ہے، لیکن یہ اُتارنا اُس کی نَشْوونُما کا

سبب ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہ تَجْرِبَہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے، وہ بظاہر بوریاں خالی کرلیتا ہے، لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چُوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے، اُس میں سے خرچ کرتے رہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔[1]

﴿12﴾ مال کے شر سے حفاظت

بارہواں (12) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا مال کے شَر سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، بے شک اُس سے مال کا شر دُور ہوگیا۔[2]

﴿13﴾ حفاظتِ مال کا سبب

تیرہواں (13) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینا حفاظتِ مال کا سبب ہے، جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کرو۔" (مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داوٗد، باب فی الزکاۃ، ص۸)

﴿14﴾ حاجت روائی

چودہویں (14) فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی زکوٰۃ دینے والوں کی حاجت رَوائی فرمائے گا۔ اس

1... مرآۃ المناجیح، ۳ / ۹۳

2... المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱

ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے:

1. جس نے کسی تنگ دَسْت کیلئے آسانی کی، اللہ تعالٰی اُس کے لئے دُنیا اور آخرت میں آسانی کر دے گا۔" (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع ....الخ، الحدیث ۲۶۹۹، ص۱۴۴۷)

2. جو کسی مسلمان کو دُنیاوی تکلیف سے رِہائی دے تو اللہ تعالٰی اُس سے قیامت کے دن کی مُصیبت دُور فرمائے گا۔ (جامع الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، الحدیث، ج۳، ص۱۱۵)

﴾15﴿ دُعائیں ملتی ہیں

اور پندرھواں (15) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ سے غریبوں کی دُعائیں ملتی ہیں، جس سے رحمتِ خُداوندی اور مددِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم کو اللہ تعالٰی کی مدد اور رِزق ضعیفوں کی بَرَکت اور اُن کی دُعاؤں کے سبب پہنچتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ زکوٰۃ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے زکوٰۃ کی جو برکتیں سُنیں، یہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ زکوٰۃ" سے کچھ تبدیلی کے ساتھ لی گئی ہیں، 149 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت، اس کے فضائل اور نہ دینے کے نقصانات نیز زکوٰۃ کے موضوع پر ڈھیروں شرعی مسائل بھی جمع کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں صَدَقۂ فِطْر اور عُشْر کے فضائل و مسائل کو بھی اِنتہائی آسان پیرائے میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عوام کو سمجھنے

1...صحیح البخاری، کتاب الجھاد، باب عن استعان بالضعفاء، ...الخ، الحدیث ۲۸۹۶، ج۲، ص۲۸۰

میں آسانی ہو اور وہ اس سے بھرپُور اِستِفادَہ کرسکیں۔اس اَہم کتاب کو ھَدِیّۃً حاصل کرکے نہ صرف خود پڑھیے، بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی لنگرِرسائل یعنی تحفۃً پیش کرکے خُوب ثَواب کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”زکوٰۃ دوسری سِنِ ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی۔ (در مختار، کتاب الزکوۃ، ۳/ ۲۰۲) جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو مالدار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خوش دِلی اور انتہائی جوش وجذبے کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کرتے۔ آیئے اس ضِمن میں ایک ایمان افروز واقِعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ،

صحابۂ کرام کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے زکوٰۃ وُصُول کرنے کے لئے بھیجا تو میں ایک شخص کے یہاں پہنچا۔انہوں نے اپنا سارا مال میرے پاس جمع کیا، میں نے دیکھا کہ اُن میں ایک سَالہ اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ میں نے اُن سے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اُونٹنی دے دو، کیونکہ یہی تمہارے اِن اُونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ انہوں نے کہا: ” ایک سال کی اُونٹنی کس کام آئے گی ؟ وہ نہ تو سُواری کا کام دے سکتی ہے نہ دُودھ کا، یہ دیکھئے ایک طاقتور اور موٹی اُونٹنی ہے، آپ اِسے زکوٰۃ میں لے جائیں۔“ میں نے کہا: میں ایسی شَے ہرگز نہیں لُوں گا جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا۔ہاں !البتّہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے قریب ہی ہیں،

اگر تمہارا دل چاہے تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر خود اِسے پیش کردو۔ اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبُول فرمالی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے اور وہ اُسی اُونٹنی کو لے کر میرے ساتھ چل پڑے۔ جب ہم حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت میں پہنچے تو اُنہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کا قَاصِد میرے مال کی زکوٰۃ وُصُول کرنے کے لئے میرے پاس آیا اور خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس سے پہلے کبھی مجھے یہ سَعَادَت نصیب نہیں ہوئی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَاصِد نے میرے مال کو مُلاحظہ فرمایا ہو۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَاصِد کے سامنے اپنے تمام اُونٹ پیش کر دیئے تو اِن کے خیال میں مُجھ پر ایک سال کی اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ ایک سال کی اُونٹنی نہ تو دُودھ کا کام دے سکتی ہے اور نہ ہی سُواری کا، اِس لئے میں نے ایک جوَان، صحت مند اُونٹنی پیش کی کہ وہ اِسے زکوٰۃ میں قبُول کرلیں، لیکن انہوں نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم وہ اُونٹنی میں آپ کی بارگاہ میں لایا ہوں، آپ اِسے قبُول فرمالیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تُم پر لازِم تو وہی ہے۔ ہاں! اگر تم اپنی خُوشی سے زیادہ عُمر کی اونٹنی دیتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کا اَجر دے گا اور ہم اسے قبُول کرلیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم وہ اونٹنی یہی ہے جو میں اپنے ساتھ لایا ہوں، آپ اسے قبُول فرمالیں، تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے لینے کی اِجَازَت دے دی اور اُن کے مال میں بَرَکت کی دُعا فرمائی۔[1]

1... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ، ۲/۱۴۸، حدیث: ۱۵۸۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے دلوں میں زکوٰۃ اَدا کرنے کا کتنا جذبہ تھا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دینے کے لئے اپنا سب سے عُمدہ مال پیش کرتے اور اسے اپنے لئے باعثِ سَعادَت سمجھتے۔ مگر اَفسوس! ایک ہم ہیں کہ خوش دِلی سے زکوٰۃ ادا کرنا تو دُور کی بات، ہماری بہُت بڑی تعداد سِرے سے زکوٰۃ اَدا ہی نہیں کرتی۔ یادرکھئے! قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں پارہ10، سُوْرَۃُ التَّوْبَہ، آیت نمبر34 میں زکوٰۃ ادانہ کرنے والوں کے بارے میں سَخت وَعِید آئی ہے، چنانچہ اِرشادِ خُداوندی ہے:

وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَ الۡفِضَّۃَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (پ۱۰، التوبۃ:۳۴)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں وعیدوں پر مشتمل دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَماعَت کیجئے:

1. دوزخ میں سب سے پہلے تین(3) شخص جائیں گے، اُن میں ایک وہ مالدار بھی ہے جو اپنے مال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق (زکوٰۃ) اَدا نہیں کرتا۔[1]
2. جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اُس کا حَق (یعنی زکوٰۃ) ادانہ کرے تو قِیامت کے دن اُس کے لیے آگ کی سِلیں بچھائی جائیں گی جنہیں جہنّم کی آگ میں تپایا(گرم کیا) جائے گا اور اُن سے اُس کی کَروَٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب بھی وہ ٹھنڈی ہونے پر آئیں گی، دوبارہ ویسی ہی کر دی

1...ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر ادخال مانع الزکاۃ...الخ، الحدیث:۲۲۴۹، ج۴، ص۸ ملخصًا

جائیں گی۔(یہ مُعامَلہ جاری رہے گا)اُس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار(50,000) برس ہے، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا، خواہ جنّت کی طرف جائے یا جہنّم کی طرف۔[1]

ڈَر لگ رہا ہے آہ! جہنّم کی آگ سے   بخشش کا مجھ کو مُژدہ سُنا دیجئے حُضُور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اللہ رَبُّ العَالَمِیْن حکیم (حِکْمَت والا) ہے اور حکیم کا کوئی کام حِکْمَت سے خالی نہیں ہوتا، اُس نے اپنے بندوں کے لئے جتنے بھی اَحکام نازل فرمائے، وہ سب حکمتوں سے بھرپُور ہیں، اگرچہ ہماری ناقص عقلیں اُن حکمتوں تک رَسائی حاصِل نہ کر سکیں۔ زکوٰۃ بھی ایک ایسا فَرِیضہ ہے، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار حکمتیں رکھی ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند حکمتیں سُنتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کی حکمتیں

1. سَخَاوَت اِنْسان کا کمال ہے اور بُخْل عَیب۔ اِسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی جیسا پیارا عمل مسلمانوں کو عطا فرمایا تاکہ انسان میں سَخاوت جیسا کمال پیدا ہو اور بُخْل جیسا بدترین عیب اُس کی ذَات سے ختم ہو۔
2. جیسے ایک ملکی نظام ہوتا ہے کہ ہماری کَمائی میں حکومت کا بھی حِصّہ ہوتا ہے، جسے وہ ٹیکس کے طور پر وُصُول کرتی ہے اور پھر وہی ٹیکس ہمارے ہی مَفَاد میں یعنی ملکی اِنتظام پر خرچ ہوتا ہے، بِلَا تشبیہ ہمیں مال و دولت اور دِیگر تمام نعمتوں سے نَوازنے والی ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ ہی کی پیاری ذاتِ پاک ہے اور زکوٰۃ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے، جو ہمارے ہی غُرَباء پر خَرچ کیا جاتا ہے۔

1...صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، حدیث: ۹۸۷، ص ۴۹۱

3. ربّ عَزَّوَجَلَّ چاہتاتو سب کو مال و دولت عطا فرماکر غنی کر دیتا، لیکن اُس کی مَشِیَّت ہے کہ اُس نے اپنے ہی بندوں میں بعضوں کو اَمِیر اور دولت مند کیا اور بعضوں کو غَرِیب رکھا اور اَمِیروں یعنی صَاحبِ نصاب پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازِم کر دی تاکہ اِس سے اَمِیروں اور غَرِیبوں میں پیار، مَحَبَّت اور باہمی اِمداد کا جذبہ پیدا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو سب مل بانٹ کر کھائیں اور اُس کا شُکر ادا کریں۔

4. شَریعت نے زکوٰۃ فرض کرکے کوئی اَنہونی چیز فرض نہیں کی بلکہ اگر ہم اپنے اَطْرَاف میں غور و فکر کریں تو زکوٰۃ کی حقیقت ہر جگہ مَوْجُود ہے۔ جیسے کہ پھلوں کا گُودا اِنسان کے لیے ہے مگر چِھلکا جانوروں کا حق ہے۔ گَنْدُم میں پھل (یعنی بیج) ہمارا حصّہ مگر بُھوسہ جانوروں کا، گَنْدُم میں بھی آٹا ہمارا ہے تو بُھوسی جانوروں کی۔ ہمارے جِسْم میں بال اور ناخُن وغیرہ کا حَدِّ شَرعِی سے بڑھنے کی صُورت میں عَلَیْحَدَہ کرنا ضروری ہے کہ یہ سب جِسْم کی زکوٰۃ یعنی اِضَافی چیز مَیل ہیں۔ بیماری تندرُستی کی زکوٰۃ، مُصیبت راحَت کی زکوٰۃ، نمازیں دُنیاوی کاروبار کی گویا زکوٰۃ ہیں۔

5. اگر ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ فرض ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا اِلْتِزام (یعنی اپنے اوپر لازم) کرلے تو مسلمان کبھی دوسروں کے محتاج نہ ہوں گے۔ مسلمانوں کی ضرورتیں مسلمانوں سے ہی پوری ہو جائیں گی اور کسی کو بِھیک مانگنے کی بھی حاجت نہ ہو گی۔[1]

بہر حال دولت کو تجوریوں میں بند (یعنی بینک میں جمع) کرنے کے بجائے، زکوٰۃ وصَدَقات کی صُورت میں راہِ خُدا میں خرچ کریں، ورنہ یقین کیجئے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنا، آخرت کے دردناک عذاب اور دُنیا میں مَعَاشی بدحالی کا سبب بن سکتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے بے شُمار نقصانات ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔

مال کی بربادی

1...رسائل نعیمیہ، ص۲۹۸، بتصرف

زکوٰۃ نہ دینا مال کی بربادی کا سبب ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَماعَت فرمایئے:

1. خشکی و تَرِی میں جو مال ضائع ہوا ہے، وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہُوا ہے۔[1]

2. زکوٰۃ کا مال جس میں مِلا ہو گا، اسے تباہ و برباد کر دے گا۔[2]

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ مفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیث کی وَضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض اَئِمَّہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ زکاۃ(زکوٰۃ) واجِب ہُوئی اور اَدا نہ کی اور اپنے مال میں مِلائے رہا تو یہ حَرَام اُس حلال کو ہَلاک کر دے گا اور امام احمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مالدار شخص مالِ زکاۃ (زکوٰۃ) لے تو یہ مالِ زکاۃ (زکوٰۃ) اُس کے مال کو ہَلاک کر دے گا کہ زکاۃ(زکوٰۃ) تو فقیروں کے لئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۵، ص ۸۷۱)

اجتماعی نقصان

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والی قوم کو اِجتماعی نُقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے اس بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے:

1. جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے قَحط میں مبتلا فرمائے گا۔[3]

2. جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے، اگر زمین پر

1...مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۳۵، ج ۳، ص ۲۰۰

2...شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، فصل فی الاستعفاف، الحدیث ۳۵۲۲، ج ۳، ص ۲۷۳

3...معجم الاوسط، ۲۷۵/۳، حدیث:۴۵۷۷

چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔[1]

مال، وبال بن جائے گا

زکوٰۃ نہ دینے والے کیلئے بروزِ قیامت یہی مال، وبالِ جان بن جائے گا۔چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جس کو اللہ تعالٰی نے مال دیا اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قِیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صُورت میں کر دیا جائے گا، جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے، وہ سانپ اُس کے گلے میں طَوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔پھر اُس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: "میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔"[2]

حساب میں سختی

زکوٰۃ نہ دینے والے کے حِساب میں سختی کی جائے گی، جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "فقیر ہر گز ننگے بُھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے، مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سُن لو ایسے مالداروں سے اللہ تعالٰی سخت حِساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔[3]

عذابات کا نقشہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ سنّت" جلد اوّل کے صفحہ 405 پر لکھتے ہیں:

1...سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث ۴۰۱۹، ج۴، ص۳۶۷

2...صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث ۱۴۰۳، ج ۱، ص ۴۷۴

3...مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۲۴، ج۳، ص۱۹۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثَوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وَہاں خوفناک عَذابات بھی ہیں، چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن قرآن و حدیث میں بَیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: ”خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کَروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سَر، پِستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائے گا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑ تا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کَروَٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خَبِیث خونخوار اژدہا بَن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چَبا لے گا، پھر گلے میں طَوق بن کر پڑے گا، اُس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چَبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اُس کا سارا بدَن چَبا ڈالے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔“[1] میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اے عزیز! کیا خُدا (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹّھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار (50,000) برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کرکے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر، کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چَہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ

1... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۵۳

کر پار ہونے والا غَضَب۔ اللہ تعالٰی مسلمان کو ہدایت بخشے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زکوٰۃ وصَدَقات کے ضَروری احکامات کی معلومات ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر دم دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیان کا خُلَاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کس قَدر خَسارے میں ہیں کہ دُنیا میں بھی نُقصان اُٹھائیں گے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ قارون کا واقعہ قابلِ عبرت ہے کہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ دولت سے نَوازا تھا لیکن جب زکوٰۃ دینے کا وَقْت آیا تو مال کی مَحبَّت نے اسے زکوٰۃ ادا کرنے سے روک دیا اور یوں وہ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگانے کی مذمُوم کوشش کرتے ہوئے غَضَبِ اِلٰہی کا شِکار ہوا اور اپنے بلند وبالا مکان اور خزانوں سمیت زمین میں دَھنسا دیا گیا اور قِیامت تک دَھنستا چلا جائے گا۔ زکوٰۃ دینا اِیمان کی تکمیل کا ذَرِیعہ ہے، زکوٰۃ دینے والے پر رَحمَتِ اِلٰہی کی برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے تقویٰ وپرہیزگاری اور فلاح و کامیابی حاصِل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سے اِسلامی بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے نیز مال کی حِفاظت ہوتی ہے، مال پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں بَرَکت نازِل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا شَر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اُسے غریبوں اور ضعیفوں کی دُعائیں ملتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے اور زیادہ سے

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۷۵

زیادہ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اِفتاء کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی قِسْم کی شرعی رہنمائی اور مَسائل کے حَل کے لئے دارُ الافتاء اہلسنّت سے رُجوع کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مَجلِسِ اِفتاء" بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دار الافتاء 15 شعبان المعظم 1421ھ کو جامع مسجد کنز الایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور کَراچی کے مختلف علاقوں اور تاحال پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی دارُ الافتاء اہلسنّت قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفتیانِ کِرام اور علمائے کِرام اُمّتِ مُسلمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصرُوفِ عمل ہیں۔ اس کے علاوہ مجلِسِ اِفتاء کے تحت ایک شُعبہ "دارُ الافتاء آن لائن" بھی ہے جہاں اِفتاء کے اسلامی بھائی انتہائی ذمّہ داری سے ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پُوچھے جانے والے مسائل کا ہاتھوں ہاتھ حَل بتاتے ہیں۔ دارُ الافتاء آن لائن کے اسلامی بھائیوں سے اِنٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (daruliftа@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن ومُستَحَبّات کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور نیکی کی دعوت عام

کرنے کیلئے ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبَت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ” اللہ تَعَالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادت کا ثَواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل ہیں، چوک دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے مَنْع کرنے اور عِلْمِ دِین سِکھانے کا اَہم ذَرِیعہ

ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بد نگاہی، فضول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مَشْغُول ہوسکتے ہیں ، بعض اوقات چوک دَرْس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِنْدگی میں ایسامَدَنی اِنْقلاب برپاہوجاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عَیّاش نوجوان

زَمْ زَمْ نگر، حیدرآباد (بابُ الاِسْلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رَسِیدہ زندگی میں مدنی بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عَیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلْدَل میں اس قدر دَھنس چُکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہوگیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفْقَت بھرے اَنْداز میں چوک دَرْس میں شِرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سُنَّتوں بھرے درس میں شریک ہوگیا۔ درس کے پُر تاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفْتہ رَفْتہ اسلامی بھائیوں کی اِنْفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفےٰ کی صُحبت کی بَرکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دِین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَستی میں مَست رہنے والا عشقِ مُصطفٰے میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُر بہار فضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبوّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[(1)]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے اِثْمِد کے چار حروف کی نسبت سُرمہ لگانے کے چار مدنی پھول سُنیے:

سُرمہ لگانے کے چار مدنی پھول

1. سُنَنِ اِبنِ مَاجَہ کی روایت میں ہے: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِثْ۔مِد) ہے کہ یہ نِگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابنِ ماجه، کتاب الطب، باب الكحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)
2. پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بقصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زِینت مقصود نہ ہو تو کَراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/۳۵۹)
3. سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰)

---

[1] ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

4. سُرمہ اِستعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی الکحل، ۲۱۸/۵۔۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سُنّتوں کی تربیّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ اَحمد بن مَنْصُور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر جب فَوت ہوئے تو اہلِ شِیراز میں سے کِسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شِیراز کی جامِع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ (جنّتی لباس) زَیبِ تَن کیا ہوا ہے اور سَر پر مَوتیوں والا تاج سَجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے بَخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخِل کیا۔" پوچھا: کِس سبب سے؟ فرمایا: "میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُوْدِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عَمَل کام آگیا۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ (القولُ البَدِیع ص ۲۵۴)

قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار درود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مِرا شِعار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان کی پہلی رات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز و تصنیفِ لطیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل" کے باب "**فیضانِ رمضان**" میں ہے،

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جب رَمَضَان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَثِیْرَہ (مَ۔ثِی۔رَہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہِر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنَّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ”ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟“ پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے پوچھتی ہیں: ”آج یہ کیسی رات ہے؟“ (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ”یہ ماہِ رَمَضَان کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّدِیہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔“

(الترغیب والترھیب ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳) (فیضان سنت، ص ۸۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ روزہ داروں پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضَان میں ان کے لئے جنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جنّت کو سجایا جاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضَانُ الْمُبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضَان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں: ”اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔“ (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳) (فیضانِ سنت، ص ۸۶۴)

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضَانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینہ اپنے دامن میں رحمتوں اور مغفِرتوں کے خزینے لئے ہوئے ہمارے درمیان جلْوَہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی عظمت

اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقدّس اور مُبارَک ماہ اپنی رحمتوں کے ساتھ سایہ فِگَن ہوتا تو ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس کی آمد پر مُبارک باد دیتے اور خوشخبری سُناتے۔ چنانچہ

رمضان کی مبارک باد

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس رَمَضَان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں نیز شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۹۰۰۱)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

چونکہ ماہِ رَمَضَان میں حِسّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غیبی برکتیں بھی، اس لیے اس مہینہ کا نام ماہِ مُبارَک بھی ہے، رَمَضَان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب سَتّر (70) گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضَان کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مُبارک باد دینا سنّت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہئے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو مَغْمُوم اور چَشْمِ پُرنَم ہوتے ہیں اور خُطَبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیَہ کَلِمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ

کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سماں ہوتا ہے اور اس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے نیز جب یہ مہینہ رُخصت ہوتا ہے تو اشکبار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَدَاع" کیا جاتا ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران کی عظمت واَہَمِّیَّت اُجاگر کرنے کے لئے یہ خوبصورت اور پیارا کلام لکھا:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا اِیمان ہے

ہم گُناہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے
یا خُدا تُونے عطا پھر کردیا رَمَضَان ہے

تجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضَاں تُو عَظِیْمُ الشان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھاگیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور
فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرَت کا ہوگیا سامان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضَاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضَاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مُجْرِمو رَمَضَاں مَہِ غُفران ہے

بھائیو کرلو گُناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے

خوش دِلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

مَسجِدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا
ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا یہ سب فیضان ہے

روزہ دارو جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یا الٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دکھا
مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ (60) ہزار کی بخشش

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ ذِیشان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبْحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے "اے اچّھائی مانگنے والے ! مکمَّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خُوش ہو جا۔ اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبرت حاصِل کر۔ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار (60,000) گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بَخشِش کی جاتی ہے۔" (اَلدُّرُّالمَنْثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کی ساعتیں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت

و مغفرتِ اِلٰہی تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقدّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرف ہوتی ہیں اور یہی دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قُرآن روزِ مَحْشَر مُسلمان کیلئے شَفاعَت کاسامان بھی فراہم کریں گے۔ چُنانچِہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قُرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفَاعَت کریں گے۔ روزہ عَرض کریگا: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعت اِس کے حَقّ میں قبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفَاعَت اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعتیں قبول ہوں گی۔ (مُسندامام احمدج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمَّتِ مُحمَّدِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر عذاب کرنا مقصُود ہوتا تو ان کو رَمَضَان اور سُورۂ ”قُلْ ھُوَاللہُ“ شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔“ (نُزْھَۃُ المجالِس ج ۱ ص ۲۱۶) (فیضان سنت، ص ۸۷۴)

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جَزا
دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادت پر کمربستہ ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضان میں ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے۔ چُنانچِہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: "جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کَمر بَستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔" (اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج ۱ ص ۴۴۹) (فیضان سنت، ص ۸۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پورا ماہِ رَمَضان اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُس کی عبادت میں صَرف کردیں۔ یقیناً جسے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہو جائے دنیا و آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینہ ہے اس کی بے شُمار خُصُوصِیّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسی ماہِ مبارک میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا۔ چُنانچِہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: رَمَضان کا مہینہ، جس میں قُرآن اُترا، لوگوں کے لئے ہِدایت اور رَہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں،

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ (پ۲، البقرة: ۱۸۵)

تو تُم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو، تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔ اللہ تُم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور اِس لئے کہ تم گِنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اِس پر کہ اُس نے تمہیں ہِدایت کی اور کہیں تم حق گُزار ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقَدَّسہ کے اندر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے ماہِ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ توحید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نَماز فَرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالغ پر فَرض ہیں۔ دُرِّ مُخْتار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۲ ؁ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُخْتار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۳۳۰)

رزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقرّر کئے گئے ہیں۔ مثلاً صَفا اور مَروہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یادگار ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے لَختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل ذَبِیحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی یہ اَدا پسند آگئی، لہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفا و مَروہ کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔ اِسی طرح ماہِ رَمَضانُ

اَلْمُبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غارِ حِرا میں گُزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول رہتے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت قائم رہے۔ (فیضانِ سُنّت، ص ۹۳۵)

رزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخت گرمی ہے، پیاس سے حلْق سُوکھ رہا ہے، ہَونٹ خُشک ہورہے ہیں، پانی موجُود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجُود ہے بُھوک کی شِدّت سے حالت دِگرگُوں ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیے، اِس شخص کا خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا پُختہ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس کا یہ یَقِینِ کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کسی نہ کسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ تو یِہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۳۷) یِہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجروثواب سے نوازا جائے گا، آیئے روزے کے فضائل پر چند روایات سنتے ہیں۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے، اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کَفَّارہ ہو گیا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حَبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس(10) سے سات سو(700) گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے: بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے تَرک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو(2) خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (صحیح مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے: روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالَم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کَفّارہ ہو گیااور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تَو خاص طور پر قابلِ تَوَجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِنامدار، بِاِذنِ پَروردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں"فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"۔یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحَدِّثِینِ کِرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے "اَنَا اُجْزٰی بِہٖ" بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تَو پھر معنٰی یہ ہوں گے،"روزہ کی جَزا میں خُود ہی ہوں۔"سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۹۴۵تا۹۴۷)

سونا بھی عبادت ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُنَوَّر ہے:"روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قَبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے ۔"(شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۴۱۵حدیث۳۹۳۸)سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قَدَر بَختوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی ،خاموشی تسبیحِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حَسنہ مقبولِ بارگاہِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم!کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اَعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو(2) رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِعین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دِیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو ستّر ہزار(70,000) فِرِشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔" (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اس کے جِسْم کے اَعضاء، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے ملائکہ غُروبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِعین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقرَّر ہوئی ہیں، وہ جنّت میں اِس کی آمد کا انتِظار کریں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہے تو ستّر ہزار(70,000) فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِیمُ الشّان مقام و مرتبہ حاصل ہو گا۔ چنانچہ

سونے کا دستر خوان

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ ابْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، مالِکِ جنّت، ساقیِ کوثر، محبوبِ ربِّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ پُر اثر ہے: ''قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنْتَظِر ہوں گے۔''

(کَنْزُالْعُمّال ج۸ ص۲۱۴ حدیث۲۳۶۴۰)

جنّتی پھل

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصَّابِرِیْن، سُلْطَانُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی ، تو اللہ تعالٰی اسے جنّتی پھلوں میں سے کِھلائے گا اور جنّتی شراب سے سیراب کرے گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۴۱۰ حدیث۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب اعمال کی جزاء ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حد و بے حساب اَجر دیا جائے گا۔ چنانچہ،

بے حِساب اجر

حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ''بروزِ قِیامت ایک مُنادی اس طرح ندا کرے گا ''ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا

جائے گا، سوائے قُرآن والوں (یعنی عالمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد و بے حِساب اَجر دیا جائے گا۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ص۴۱۳ حدیث۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کِرام اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

جب روزہ دار جنّت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی اُنہیں خُصُوصی اِعزاز سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ،

جنّتی دروازہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ماہِ نُبوّت، مَہرِ رِسالت، مَنبعِ جُود و سَخاوَت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رَحمت، شافِعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: "بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے، اُس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ جب یہ داخِل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔" (صحیح بخاری ج۱ ص۶۲۵ حدیث۱۸۹۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقَدَّر ہے۔ بروزِ قِیامت ان کا خُصُوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنّت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ

دار خُصُوصی طور پر ''بَابُ الرَّیّان'' سے داخِلِ جنَّت ہوں گے۔

یاد رکھئے! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اور سَعادَت کی بات ہے، اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بدبختی کا باعث ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے :مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَصُمْہُ فَقَدْ شَقِیَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص شَقِی (یعنی بدبخت) ہے۔ (معجم الاوسط، ۳/۶۲، حدیث: ۳۸۷۱)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کردے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔ چُنانچِہ،

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار، دوجہاں کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جس نے رَمَضَان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرَض، اِفْطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا، اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔'' (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضَانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غفلت کا شِکار ہوکر روزۂ رَمَضَان جیسی عَظِیْمُ الشّان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔

نیز اس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضَان کے حق میں

کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔ جیسا کہ،

ناک مٹی میں مل جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینہ داخِل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گُزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اُس کے والِدَین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا) (مسند احمد ج۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے نیز ربِّ غفّار جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضان میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔ زندگی بے حد مُخْتَصَر ہے، لہٰذا ان لمحات کو غنیمت جانیے اور ماہِ رَمَضان کی مقدّس ساعتوں کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گُزارنے کی کوشِش کیجئے۔

اِعتکاف کی بہاریں لُوٹیئے

آیئے! احترامِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادت حاصل کرلیجئے۔اِعتِکاف کی بھی کیاخوب فضیلت ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نِیَّت سے اِعتِکاف کیا،اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اِعتِکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاجوئی کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کاخوب ہی اہتِمام فرمایاکرتے۔چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیاہے، لہٰذااس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یکم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرہ میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کر لینا چاہیے۔

یوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں منہمک (مُن۔ہَ۔مِکْ) کر دیتا ہے اور اُن تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اوقات حقِیقَۃً یا حُکْمًا نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اِعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف اُن (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور اُن کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔“ (فتاوی عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”مُعتَکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالٰی کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو ”یا اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔“ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے   اب تو غنی کے در پر بستر جما دِیے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِغیر کیے نیکیوں کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِعتِکاف کے بے شُمار فوائد ہیں جن میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مسلمان اِعتِکاف میں رہے گا، گناہوں سے بچا رہے گا کیونکہ جو گناہ وہ باہَر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مَثَلاً کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عِیادت کرتا تھا اور اِعتِکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہو گا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔ جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سُلطانِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے: **ھُوَ یَعْکِفُ الذُّنُوْبَ یُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا** یعنی اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱)

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: "مُعتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔" (شعب الایمان، ج ۳، ص ۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ رمضان کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جو اِعتِکاف کے عَظِیْمُ الشان فضائل سماعت کیے، یہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "**فیضانِ رمضان**" سے لیے گئے ہیں، یہ ایک

ایسی کتاب ہے جس میں ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک سے مُتَعَلِّقَہ تمام اہم باتیں مثلاً رَمَضانُ الْمُبَارَک کے فضائل ، روزے کے فضائل واَحکام ، تَراوِیح کے مسائل ، سحر و اِفطار سے مُتَعَلِّقَہ احکام ، اِعتِکاف کا بیان ، صدقۂ فِطر نیز عِیْدُ الْفِطْر کے احکام و مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ چونکہ روزے ہم پر فرض ہیں ، لہٰذا اس کے مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہیں اور ''فیضانِ رَمَضان'' میں روزے کے عمومی مسائل واحکام درج ہیں ، اس لئے تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں بلکہ ہوسکے تو ہدیۃً حاصل کرکے دیگر اسلامی بھائیوں تک پہنچائیں نیز اس عظیم الشان کتاب کو اپنے گھروں میں بھی رکھیں تاکہ ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں بھی ماہِ رمضان سے متعلقہ شرعی مسائل کے بارے میں دُرست آگاہی حاصل کرسکیں ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دُنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے ، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ تربیتی جَدوَل پیش کیا جاتا ہے۔ اس اجتماعی اِعتِکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ

دعوتِ اسلامی کے معرضِ وجود میں آنے سے دو تین سال پہلے رَمَضانُ الْمُبَارَک میں شیخِ طریقت ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) (جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے) میں تنہا اِعتِکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید دو (2) اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ شیخِ طَرِیْقَت ،

اَمِیْرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اِجْتِماعی اِعتِکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اِجْتِماعی اِعتِکاف کیا گیا، کم وبیش ساٹھ (60) اسلامی بھائیوں نے شَیْخِ طریقت، اَمِیْرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مَعِیَّت (ہمراہی) میں اِعتِکاف کرنے کی سَعادَت پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا ہے، یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک اور آخِری عَشرے کے اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین اختِتامِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اس اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خوب بہاریں ہیں۔ چنانچہ،

اجتماعی اِعتِکاف کی مدنی بہار

مَرْکَزُ الْاَوْلِیاء (لاہور) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں نے دعوتِ اِسلامی کے تحت رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتِکاف میں شرکت کی سَعادَت حاصل کی۔ جَدْوَل کے مطابق نمازِ فَجْر کے بعد کنزُ الایمان شریف سے 3 آیات کا ترجمہ وتفسیر کا مدنی حلقہ لگایا گیا، نمازِ اِشراق وچاشت ادا کرتے ہی ہر طرف سے صدا بلند ہونے لگی: ”سو

جائیے، مدینے کی یادوں میں کھو جائیے۔‘‘ میں نے مدینہ شریف کا تصوّر کیا اور سنّت کے مطابق لیٹ گیا، جو نہی میری آنکھ لگی میں نے خواب میں دیکھا کہ بالکل فیضانِ مدینہ کی طرح مُعْتَکِف اسلامی بھائیوں کے حلقے خانہ کعبہ شریف میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف نور ہی نور ہے، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جانب سے تشریف لا رہے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی آرہے ہیں۔ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر حلقے میں تشریف لے جاتے اور اسلامی بھائی اپنے آقا کے دِیدار کا شربت پیتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، پُھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ’’اِلیاس! تم نے یہ بہت اچھا کام کیا کہ اِن سب کو 30 دن کے لئے یہاں اِکٹھا کیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر نظرِ رحمت فرمائے۔‘‘

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضْلِ ربّ سے ہدایت بھی جائے گی مل — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیے — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فاقہ مَستی کا حل بھی نکل آئے گا — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

روز گار اِنْ شَآءَ اللہ مل جائے گا　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتِجا　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہو گا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ماہِ رَمَضَان کتنی شان و عظمت والا مہینہ ہے، اس ماہ کے استقبال کے لئے جنّت کو سجایا جاتا ہے اور اس کے دروازے، اُمّتِ محمدیہ کے روزہ داروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس مہینے کی آمد کی خوشخبری سُناتے اور مُبارک باد دیتے۔ قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کے حق میں شَفَاعَت کریں گے۔ جب ماہِ غفران کی آمد ہوتی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتے۔ اس ماہ کی خُصُوصیّات میں سے یہ بھی ہے کہ اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمَّتِ محمدیہ پر اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ ”روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔“ روزہ دار کے اعضاء

تسبیح کرتے ہیں، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کا سونا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا حالانکہ لوگ حساب کے منتظر ہوں گے۔ روزہ داروں کا جنّت میں داخلہ بھی خاص دروازے سے ہو گا جس کا نام ''رَیّان'' ہے اور اس سے صرف روزہ دار ہی جنّت میں داخل ہوں گے۔ رَمَضان میں شبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس رات کو حاصل کرنے کے لئے اِعتِکاف کیا جاتا ہے۔ جو ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کرے، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، مُعتَکِف مسجد میں رہ کر گناہوں سے بچا رہتا ہے لیکن باہر رہ کر جو نیکیاں کرتا تھا ان کا ثواب اسے اِعتِکاف میں بھی ملتا رہے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمَضانُ الْمُبارَک کی خوب خوب برکتیں حاصل کرنے کے لئے اِعتِکاف کی سَعادَت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الافتاء اہلسنّت کا تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی تَربِیَت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت ڈھیروں شُعبہ جات قائم ہیں۔ اِن میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ ''دارُ الِافتاء اہلسنّت'' بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمل کتاب، ''عِلم و حکمت کے 125 مَدنی پُھول'' صَفْحَہ 21 پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دِینی مَدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ''ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھا لکھا سائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے تو بسا اَوقات اَندازِ بیان یا طرزِ تحریر

پر اُسے خُوب جھاڑ پلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اُردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بد ظن ہو کر چلے جاتے ہیں، اُن کی پروا نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔" شیخِ طریقت، اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب 15 شعبان المعظم 1421ھ کو اس وَقْت پورا ہوا جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالافتاء اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 4 دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ "مجلسِ اِفتاء" کے تحت کام کرنے والے شعبے "دارُالافتاء آن لائن" کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113	0300-0220112
0300-0220115	0300-0220114

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر لمحہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی مُفت تَعْلِیم دی جاتی ہے اور قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حَضْرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب و سینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ“ یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن... الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت اسلامی بھائیوں کے لئے عُمُوماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوْقات میں ہَزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی، اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے

کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنّتوں کی مُفت تَعْلِیم حاصِل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پُھول

1 فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے

---

[1] ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے **مُمانَعت** ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سِیدھا نہ کرنا، لہٰذا اِستعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

تین بد بخت

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس نے ماہِ رَمضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے''۔ (مَجمعُ الزّوائد ج۱۰ص۲۴۰حدیث۱۷۳۰۳)

انہیں کس کے دُرُود کی پروا
بھیجے جب ان کا کِردگار دُرُود
ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خُوش ہو کہ بار بار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص:۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کاذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیانِ جنَّت نِشان:

حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ " محبوبِ رَحْمٰن، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، مَکّی مَدَنی سُلْطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شَعْبان کے آخِری دن بیان فرمایا:"اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، بَرَکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فَرض کیے اوراِس کی رات میں قِیام تَطَوُّع (یعنی سُنَّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فَرض اَدا کیا اوراس میں جس

نے فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں ستّر(70) فَرض اَدا کیے۔ یہ مہینہ صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جَنَّت ہے اور یہ مہینہ مُؤاسات (یعنی غمخواری اور بَھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مُومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفْطار کرائے، اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اِس اِفْطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔" ہم نے عرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم میں سے ہر شَخْص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفْطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ تَعَالٰی یہ ثواب (تو) اُس (شَخْص) کو دے گا جو ایک گُھونٹ دُودھ یا ایک کَھجور یا ایک گُھونٹ پانی سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اُس کو اللہ تعالٰی میرے حَوض سے پِلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ جَنّت میں داخِل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اِس کا اَوَّل (یعنی اِبتِدائی دس دن) رَحمت ہے اور اِس کا اَوْسَط (یعنی دَرمِیانی دس دن) مَغْفِرت ہے اور آخِر (یعنی آخِری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخْفِیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تَعَالٰی اُسے بخش دے گا اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا، اِس مہینے میں چار(4) باتوں کی کَثْرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کروگے اور بقیّہ دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کروگے وہ یہ ہیں: (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینا (۲) اِستِغْفار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ تَعَالٰی سے جَنّت طَلَب کرنا (۲) جہنَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طَلَب کرنا۔" (صحیح ابنِ خُزیمہ، ج ۳، ص: ۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷، فیضانِ سنت، ص: ۸۵۷)

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُور نُور	فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہو گیا سامان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرکتیں	ماہِ رَمَضاں رحمتوں اور بَرکتوں کی کان ہے

(وسائلِ بخشش، ص۷۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خُوش نصیبی کہ ایک بار پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رَمضانُ المُبارَک کا مہینا دیکھنا نصیب فرمایا، اس ماہِ مُبارَک کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رَحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب مغفرت کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں اس کی آمد پر خُوب خُوشی کا اِظْہار کرنا چاہیے اور اس کے اِستِقبال کے لئے پہلے سے تیاری کرنی چاہیے، ابھی جو حدیثِ پاک آپ کے سامنے بیان کی گئی، اس سے ماہِ رَمضانُ المُبارَک کی رَحمتوں، بَرکتوں اور عظمتوں کا خُوب خُوب اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اس ماہِ مُبارَک میں نَفلی عِبادت کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب سَتّر (70) فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے اور اسی طرح اس مہینے میں روزہ اِفْطار کروانے والوں کی مَغْفِرت بھی کر دی جاتی ہے اور مُومن کا رِزْق بھی بڑھا دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بے شُمار رحمتیں اور بَرکتیں اس مُبارَک مہینے میں حاصل ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس مُقَدَّس مہینے میں خُوب دِل کھول کر صَدَقہ وخَیرات کیا کریں اور زِیادہ سے زِیادہ عبادات بجالائیں، خُصُوصاً کلِمہ شریف زِیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار اِسْتِغفار یعنی خُوب توبہ کے ذَرِیعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سَعی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے جَنَّت میں داخلہ اور جہنَّم سے پناہ کی بہُت زِیادہ اِلتِجائیں کرنی چاہئیں۔ کاش! ہم گُنہگاروں کو بطُفیلِ ماہِ رَمضان، سَرورِ کَون ومکان، مکّی مَدنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَحمت بھرے ہاتھوں سے جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔ امامِ اہلسُنَّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں عرض کرتے ہیں:

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)(فیضانِ سنت، ص:۸۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کرام (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام) کا یہ مُبارک مَعْمول تھا کہ جب رَمضانُ الْمُبارک کا پیارا سامہینا تشریف لاتا تو اس کے اِستِقْبال کے لئے خُوب دُھوم دَھام سے تیاری کرتے اور اس کی آمد سے خُوش ہوا کرتے تھے، کیونکہ یہ وہ مُبارک مہینہ ہے کہ اس کے اِستقبال کی تیاری صِرف ہم ہی نہیں کرتے بلکہ رَمَضانُ الْمبارک کے اِستِقبال کیلئے تو سارا سال جنّت کو بھی سَجایا جاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، "بے شک جنّت اِبْتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمضانُ الْمُبارک کے لئے سَجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں، "اے پَرْوَرْدگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۱۲حدیث ۳۶۳۳، فیضانِ سنت، ص:۸۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فَیضَان کے تو کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس ماہِ مُبارک میں نماز، روزہ، تِلاوتِ قرآنِ مجید، ذِکر و اَذْکار اور دیگر عبادات کے لئے کمر بَستہ ہو جانا چاہیے کہ اِس مہینے میں اَجر و ثَواب بہُت ہی بڑھ جاتا ہے، چُنانچِہ اس ضِمن میں

ایک اور ایمان اَفروز حدیثِ پاک سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دِل میں اس ماہِ مُقدَّس کی اَہمیّت مزید اُجاگر ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ اس مہینے میں عبادات ورِیاضات پر کس قَدر اِنعامات واکرامات کی بارش ہوتی ہے۔چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جب رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو بندہ اس مہینے کی کسی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے عِوَض پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنَّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنادیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60,000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی مُلَمَّع کاری ہوگی اور اس پر سُرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب بندہ رَمَضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے رَمَضان کے پہلے دن کے روزے تک کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے روزانہ سَتّر ہزار (70,000) فرشتے فجر کی نَماز سے غُروبِ آفتاب تک اِستِغفار کرتے ہیں اور اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنَّت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کے سایہ میں کوئی سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے۔"

(شعب الایمان، فضائل شہر رمضان، باب فی الصیام، رقم ۳۶۳۵، ج۳، ص ۳۱۴)

بھائیو! بہنو! گُناہوں سے سبھی تَوبہ کرو
خُلد کے دَر کھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش، ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہیں بلکہ یہ مہینا خُود ہی سَراپا بَرَکت ہے کہ رَمَضان کی پہلی رات آنے پر آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اورآخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، توجب پہلی رات پر اس قَدر اِنْعامات واِکْرامات کی نَویدیں(یعنی خوشخبریاں) ہیں تو پھر پُورے مہینے کی رَحْمتوں، فضیلتوں اور بَرَکتوں کا اَندازہ کون کر سکتاہے اورچُونکہ اس ماہ میں شَیاطین کو قَیْد کر دیا جاتا ہے اس لئے نیکیاں کرنا اور بھی زِیادہ آسان ہو جاتا ہے، لیکن اگر پھر بھی کوئی نیکیاں نہ کرے اور عِبادت میں سُستی کرے تو یہ بہت ہی زِیادہ اَفسوس کی بات ہے،اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کی قَدر کریں، خُود بھی نیکیاں کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں کہ اس جیسامُبارَک مہینہ کوئی اور نہیں چُنانچہ اس مہینے کے حوالے سے شَیخِ طریقت،امیرِ اَہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"فیضانِ رَمَضان"** میں جو خُصُوصیات بیان فرمائی ہیں، آیئے!ان میں سے چند سُنتے ہیں، چُنانچہ

مہینوں میں صِرف ماہِ رَمَضان کا نام قُرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صِرف بی بی مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام قُرآن میں آیا۔ صَحابہ میں صِرف حضرت سَیِّدُنا زَید ابنِ حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کانام قُرآن میں لیا گیا، جس سے ان تینوں کی عَظمت معلوم ہوئی۔ رَمَضان شریف میں اِفطار اور سَحَری کے وَقْت دُعا قَبول ہوتی ہے۔ یعنی اِفطار کرتے وَقْت اور سَحَری کھا کر، یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصِل نہیں۔ رَمَضان میں 5 حُروف ہیں ر،م،ض،ا،ن۔ ر سے مُراد "رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ"، میم سے مُراد مَحبّتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ،ض سے مُراد ضَمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ،اَلِف سے امانِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ،ن سے نُورِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ۔اور رَمَضان میں 5 عِبادات خُصُوصی ہوتی ہیں۔ روزہ، تَراویح،تِلاوتِ قُرآن، اِعتِکاف، شبِ قَدْر میں عبادات۔ تو جو

کوئی صِدقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کرے ،وہ اُن 5 اِنعاموں کا مُستَحَق ہے۔(تفسیر نعیمی ج۲ص۲۰۸،فیضانِ سنت ،ص:۸۶۳)

آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش،ص۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کی بَرَکتوں سے کَمَاحَقُّہٗ فائدہ اُٹھانے کیلئے اس مہینے میں اِعتِکاف کرلیناچاہیے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ رَمَضان کاپُورامہینا بھی اعتِکاف فرمایاہے ،خاص طور پر آخِری10 دِن کا بَہُت زِیادہ اِہتِمام فرماتے۔ ایک بار کسی خاص عُذر کے تَحت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَمَضانُ الْمبارَک میں اِعتِکاف نہ کرسکے توشَوّالُ الْمُکرَّم کے آخِری عَشرہ میں اِعتِکاف فرمایا۔(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۷۱ حدیث ۲۰۳۱) اسی طرح ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اعتِکاف رہ گیاتواگلے رَمَضان شریف میں 20 دن کا اعتِکاف فرمایا۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲ حدیث ۸۰۳) یُوں تو اِعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشرے کااِعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کررہے ہیں۔ اِعتِکاف کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مُسلمان اِعتِکاف میں رہے گا، گُناہوں سے بچارہے گا اور جو گُناہ وہ باہَر رہ کر کرتا تھا،

اُن سے محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کرجو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو اَنجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہ ٔ اعمال میں بدَستُور لکھی جاتی رہیں گی اوراسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اِعتِکاف کرنے والا گُناہوں سے بچا رہتا ہے اوراس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔"(ابنِ ماجه ج ۲ ص ۳۶۵حدیث ۱۷۸۱) حَضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مُعتَکِف کو ہر روزایک حج کا ثواب ملتاہے۔(شعب الایمان، ج۳، ص ۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمضان شریف میں اِعتکاف کی بر کتیں لُوٹنے کی سَعادَت عَطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح رَمَضانُ الْمُبارَک میں نیک اَعْمال کرنا بہت بڑی سَعادت ہے، اسی طرح گُناہ کرنا بھی بہت بڑے خَسارے کا باعِث ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس ماہ میں خُوب عبادت کر کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا جائے، مگر اَفسوس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اس مہینے میں گُناہوں سے باز نہیں آتے، نہ انہیں نمازوں کا خیال ہوتا ہے نہ روزوں کا پاس ہوتا ہے بلکہ اس مُقدَّس ماہ میں بھی فلموں، ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور نہ جانے کیسے کیسے گُناہوں میں مبتلا رہتے ہیں، اسی طرح رَمَضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحلّے میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خُوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ لوگ خُود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے

بھی پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔نہ تو خُود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔اِس قِسْم کے کھیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خُود کھیلنا تو دَر کنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسْم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔لِہٰذا اِن حَرَکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ الْمبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔(فیضانِ سُنَّت،ص:۹۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا تَقدُّس پامال کرنے والوں کے مُتَعلِّق کتنی سخت وعید وارِد ہوئی ہے، آیئے سُنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔چُنانچہ

رمضان میں گناہ کرنے والا

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، دو جہاں کے سلطان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے، "میری اُمّت ذلیل ورُسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق اَدا کرتی رہے گی۔" عرض کی گئی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل ورُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، "اِس ماہ میں ان کا حَرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا، جس نے اِس ماہ میں بدکاری کی یا شَراب پی تو اگلے رَمَضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لَعنت کرتے ہیں۔پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچاسکے۔پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعاملے میں ڈرو، کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح گُناہوں کا بھی مُعاملہ ہے۔" (المعجم الصغیر للطبرانی، ص:۲۴۷، فیضانِ سنت، ص:۹۱۹)

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناقدرو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کاتَقدُّس پامال کرنے والوں کو اس حدیثِ پاک میں کس قدر جھنجھوڑا گیا ہے، لِہٰذا لرز اُٹھئے! اور ماہِ رَمضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اگر ہم ذِلَّت ورُسوائی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں رَمضان کا اَدب واِحتِرام بجالانا ہو گا، اس ماہِ مُبارَک میں دوسرے مہینوں کے مُقابَلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں، اِسی طرح دیگر مہینوں کے مُقابَلے میں گُناہوں کی ہَلاکت خَیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور بدکاری کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مَر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہو گی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچاسکے۔ یادرہے! آنکھوں کیلئے بدنگاہی اور اَجنَبِیّہ (یا شہوت کے ساتھ اَمْرَد کے) چُھونے کو بدکاری کہا گیا ہے، لِہٰذا خبردار! خبردار! خبردار! ماہِ رَمَضان میں بالخُصُوص اپنے آپ کو بدنِگاہی اور اَمْرَد بِینی سے بچایئے۔ حتَّی الامکان "آنکھوں کا قُفلِ مدینہ "لگایئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپُور سَعی فرمایئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بسا اَوقات نَمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کرکے قہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار کا شِکار ہو کر عذابِ نار میں گرِفتار ہو جاتے ہیں۔

دل پر سیاہ نُقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، "جب کوئی اِنْسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سِیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سیاہ نُقطہ بنتا ہے، یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔

نتیجۃً بَھلائی کی بات اُس کے دِل پر اَثر انداز نہیں ہوتی۔" (اَلدُّرُّ الْمَنْثور، ج۸ص۴۴۶) اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلُود اور سِیاہ ہو چُکا ہو، اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اَثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے اِنْسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بَسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفْلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بد نصیب سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمَضان کی مُبارَک ساعَتیں بلکہ بَسا اَوقات پُوری پُوری راتیں ایسا شخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش و شَطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارسولَ اللہ
گُنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۸)

دل کی سیاہی کا علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سِیاہ قَلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیعہ پیرِ کامِل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیز گار اور مُتَّبِعِ سُنَّت ہو، جس کی زِیارت خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد دِلائے، جس کی باتیں صَلٰوۃ و سُنَّت کا

شوق اُبھارنے والی ہوں، جس کی صُحبت موت و آخِرت کی تیاّری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر ایسا پیرِ کامِل مُیَسَّر آجائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سِیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔ (فیضانِ سنت، ص:۹۲۰) اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کے لیے اپنے اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت و فَراست کے ذَرِیْعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) فی زمانہ مُرشِدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَوْلَانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہیں ، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا کر دیا۔ جو اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُن کی خِدمت میں مشورتاً عرض ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ کے عظیم بُزرگ اور عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید ہو جائیں۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کیا خبر کہ کب ان کی ایک نظر ہم پر پڑ جائے اور ہمارے ظاہر و باطن کے سب میل اور قلب و فکر کی تمام سیاہیاں دھو ڈالے۔

یاد رکھئے! کسی شَخْص کو ہمہ وَقْت گُناہوں میں مبتلا رہتا دیکھ کر اس کے بارے میں ہرگز ہرگز یہ کہنے کی اِجازت نہیں ہوگی کہ اس کے دِل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سِیاہ ہوگیا، جبھی نیکی کی دعوت اس پر اَثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راسْت پر آجائے۔ اس لیے کسی کی ٹوہ میں پڑنے کے بجائے اپنے ظاہِر و باطن کو سنوارنے کی کوشش کی

جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دِل کی سِیاہی کو دُور فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گُناہ کی جانب
عَطا کرم سے ہو ایسی مجھے حَیا یاربّ!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان میں گُناہ کرنے کے حوالے سے ایک عِبرت انگیز حِکایت سُنئے اور خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لَرزیئے! خاص کروہ لوگ اِس حِکایت سے دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو روزہ رکھنے کے باوُجود تاش، شَطرَنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز، فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چُنانچِہ

قبر کا بھیانک منظر!

مَنقُول ہے، ایک بار اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) زِیارتِ قُبُور کے لئے کُوفہ کے قَبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک تازہ قَبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہِش ہوئی۔ چُنانچِہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے، "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہِر) فرما۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مَسمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے دَرمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک مَنظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر

رہا ہے: یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ یعنی یا علی! کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشتناک منظر اور مُردے کی دَرْدناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نِہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشِش کیلئے دَرخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، "اے علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! آپ (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمضانُ الْمُبارک کی بے حُرمتی کرتا، رَمضانُ الْمُبارک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبتلا رہتا تھا۔ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رَنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دَریا جوش میں آگیا اور ندا آئی، اے علی! (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکستہ دِلی کے سَبَب اِسے بخش دیا۔ چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الْواعِظین ص ۲۵، فیضانِ سنت، ص: ۹۲۲)

مغفرت کروایئے جنّت میں لے کے جایئے
واسطہ حسنین کا مولیٰ علی مُشکل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص: ۵۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ زِندہ انسان خُوب بُھدَکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قبْر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بَجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچّھے اَعْمال اور راہِ خُدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وُرثاء سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخِرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔

روزے میں وَقْت "پاس" کرنے کے لیے۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پِھر ان بے چاروں کا وَقت "پاس" نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی اِحترامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حَرام وناجائز کاموں کا سَہارا لے کر وَقت "پاس" کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطْرَنج، تاش، لُڈّو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَطْرنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسم کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں، اِس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حَرام لکھا ہے۔ چنانچِہ فرماتے ہیں، گَنْجِفہ (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَھو و لَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۴ص۱۴۱، فیضانِ سنت، ص:۹۲۷) اسی طرح شَطْرَنْج کھیلنا بھی ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص:۵۱۱)

کتاب کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدَّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں

برباد ہونے سے بچایئے!زِندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈّیوں اور فلمی گانوں اور طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش فرمایئے اور اس مہینے کی مُناسَبَت سے شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''فیضانِ رمضان'' کا مُطالَعہ بھی بہت مُفید ہے کہ اس کتاب میں رَمضانُ الْمبارک کے تقریباً تمام اَہَم مَسائل مثلاً نماز، روزہ، تراویح، اِعْتِکاف اور عیدُ الفِطر سے مُتَعَلِّق کثیر مَعْلُومات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مدنی پُھول بھی اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔آپ بھی اس کتاب کا مُطالَعہ کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے۔اُردو کے عِلاوہ بھی دُنیا کی مُختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہو چُکا ہے۔

مجلسِ تراجم کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سوچ و فکر کو ساری دُنیا میں عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شُعبہ ''مجلسِ تراجِم'' بھی ہے جو امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدْمت سَر اَنْجام دے رہا ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چُنانچہ، اِنْتہائی قلیل عرصے میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوراپنے دوست، اَحْباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، ہوسکے تو تحفۃً بھی پیش کریں۔دُنیا کے کھیل تماشوں میں وَقْت برباد کرنے کے

بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی پانے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں۔ کیونکہ ہمیں یہ زِندگی کھیل کُود اور تفرِیح کے لئے نہیں بلکہ ایسے کام کرنے کیلئے دی گئی ہے جن کی بجا آوری سے رِضائے رَبُّ الاَنام حاصِل ہو۔ چُنانچہ،

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: بے شک دُنیا میٹھی اور سَر سَبز ہے اور اللہ تعالٰی اس (دُنیا) کی تم کو خِلافت دینے والا ہے پس دیکھتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ النساء، ج۴ص۳۵۷حدیث ۴۰۰۰)

پس یاد رکھئے! موت کے بعد ہر شخص اپنی کرنی کا پھل پائے گا، اگر دُنیا میں اچھے اَعمال کئے ہوں گے تو اس کی جَزا پائے گا اور اگر خُدا نخواستہ نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر زِندگی گُناہوں میں بسر کی تو جہنّم کی سَزا کا مُستَحِق ٹھہرے گا۔ جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الزِّلْزَال کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

یقیناً عقل مَند وہی ہے جس کے دل و دِماغ میں گُناہوں کی تباہ کاریاں راسِخ ہوں اور وہ خُود کو نہ صِرف ان سے بچائے بلکہ نیکیاں کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرے، مگر اَفسوس! صد اَفسوس! دین سے دُوری اور اِسلامی مَعلُومات کی کمی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ چہار جانب گُناہوں کا بازار گرم ہے، جس طرف نظر اُٹھایئے بے عَمَلی و بے راہ رَوی کا دَور دورہ ہے، حالانکہ اَحکامِ خُداوندی سے مُنہ موڑنے کا نتیجہ سِوائے تَباہی و بَربادی کے کچھ نہیں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی یا گُناہ کے دونوں راستے ہمارے سامنے ہیں، اب فیصلہ ہم

نے خُود ہی کرنا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ فرمانبرداری کے راستے پر چلتے ہوئے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی خُوشی مطلوب ہے یا گُناہوں کے دَلدَل میں دَھنس کر اس کی ناراضی چاہتے ہیں؟ یاد رکھئے! نیکی کے راستے پر چلیں گے تو رِضائے رَبُّ الْاَنام کے ساتھ ساتھ بے شُمار برکتوں سے بھی نوازے جائیں گے اور اگر گُناہ و نافرمانی کے راستے کو اپنائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لَعنَت کا طوق مُقدّر بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا وہب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: بندہ جب میری اِطاعت کرتا ہے تو میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں تو اسے بَرَکتیں عطا فرماتا ہوں۔ (بعض رِوایتوں میں ہے کہ میری بَرَکت کی کوئی اِنْتہا نہیں) اور جب بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس سے ناراض ہو جاتا ہوں اور جب میں اُس سے ناراض ہوتا ہوں تو اس پر لَعنَت فرماتا ہوں اور میری لَعنَت اس کی سات پُشتوں تک پہنچتی ہے (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔ الخ، ج ا ص ۲۸) اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارا شُمار ان لوگوں میں ہو جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لَعنَت فرمائی ہے۔

تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی تُو ناخُوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مَولٰی
(وسائلِ بخشش، ص:۹۸)

بنی اسرائیل پر مختلف عذابوں کا سبب!

مروی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی گئی: کیا بنی اسرائیل نے اپنا دین چھوڑ دیا تھا جس کی وَجہ سے انہیں مُختلف قسم کے دَردناک عذابوں میں مُبتلا کیا گیا مثلاً ان کی

صُورتیں بگاڑ کر انہیں بندر و خنزیر بنا دیا گیا اور اپنے آپ کو قَتْل کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو (اَنْجام کی پرواکئے بغیر) اسے کر گُزرتے یہاں تک کہ وہ اپنے دِین سے اس طرح نِکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نِکل جاتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔ الخ، ج ۱ ص ۲۶)

معلوم ہوا! گُناہوں کے سبب اِیمان برباد ہو سکتا ہے اور یقیناً ایک مُسلمان کے لئے ایمان کے چِھن جانے سے بڑی کوئی بربادی ہو ہی نہیں سکتی، لہٰذا فوراً گُناہوں سے توبہ کر کے قرآن و سُنَّت کے اَحْکامات پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ذرا سوچئے تو سہی! اگر یُونہی گُناہ کرتے کرتے قَبْر میں اُتر گئے اور ہم پر عذاب مُسلَّط کر دیا گیا تو ہم کیا کریں گے؟ اگر سانپ بچھوؤں نے کفن پھاڑ کر ہمارے جسم پر قبضہ جَما لیا تو کہاں جائیں گے؟ قَبْر کی دیواریں ملنے سے ہماری پَسلیاں ٹُوٹ پُھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں تو کیسی شدید تکلیف ہو گی؟ ایک پتھر کی چوٹ تو برداشت ہوتی نہیں، اگر فرشتوں نے ہتھوڑے برسانے شُروع کر دیئے تو ان نازُک ہڈیوں کا کیا بنے گا؟ گُناہوں کے سبب رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی ناراضی کی صُورَت میں ہونے والے ان عذابات کو ذرا تَصَوُّر میں تو لایئے . . . اور پھر فیصلہ کیجئے کہ ہمارا گُناہوں سے بچنا آسان ہے یا ان عذابات کو سہنا۔۔! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ان عذابوں کی تاب نہیں رکھتا تو آیئے! ابھی وَقْت ہے توبہ کر لیجئے خُود کو گُناہوں سے بچاتے ہوئے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی اِطاعت اور فرمانبرداری میں اَیامِ زِیُست (زِنْدَگی کے اَیام) بَسَر کیجئے کہ اسی میں کامیابی ہے۔

گُناہوں سے مجھے ہو جائے نَفْرت یارَسُوْلَ اللہ
نِکل جائے بُری ہر ایک خَصْلت یارَسُوْلَ اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے میری توڑ کر رکھ دی

تَباہی سے بچالو جانِ رحمت یارَسُولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کے دس(10) نُقصان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً گُناہوں سے کبھی بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں نُقصان ہی نُقصان ہے اور گُناہوں میں کس قَدر نحوست ہے اس کی تباہی وبَربادی کا اَندازہ اس بات سے لگائیے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَهَا (پ۸، الانعام: ۱۶۰)	تَرجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو بُرائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (1) جب بندہ گُناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غَضَب دِلاتا ہے اور وہ اُسے پُورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے (2) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خُوش کرتا ہے (3) جنّت سے دُور ہوجاتا ہے (4) جہنّم کے قریب آجاتا ہے (5) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے (6) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے (7) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِراماً کاتبین کو اِیذا دیتا ہے (8) وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مُبارَکہ میں رَنجیدہ کر دیتا ہے۔(9)زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے(10)وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص: ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے آخرت کا نُقصان اور عذابِ جہنّم کی سَزاؤں اور قَبْر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر یادر کھئے! گُناہوں کی نحوست سے آدمی کو دُنیا میں بھی طرح طرح کے نُقْصانات پہنچتے رہتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:(۱)روزی کم ہو جانا (۲)بلاؤں کا ہجوم (۳)عُمر گھٹ جانا(۴)دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا(۵)عبادتوں سے محروم ہو جانا(۶) عقل میں فتور پیدا ہو جانا(۷)لوگوں کی نظروں میں ذَلیل و خوار ہو جانا(۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(۹) نعمتوں کا چھن جانا(۱۰)ہر وَقْت دل کا پریشان رہنا(۱۱)اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا(۱۲) اللہ تَعَالٰی، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لَعْنتوں میں گرفتار ہو جانا(۱۳)چہرے سے ایمان کا نُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(۱۴)شَرم و غیرت کا جاتے رہنا(۱۵)ہر طرف سے ذِلّتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا وغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقْصان ہوا کرتے ہیں۔

(جنّتی زیور، ص:۱۴۳)

گُناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دَم بدم مولیٰ!
میں توبہ پر نہیں رہ پا رہا ثابِت قدم مولیٰ!
گُناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا

کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عَرب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب مختصراً چند گُناہ اور ان کی نحوستیں اور ہلاکت خیزیاں سُنئے اور ان سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کیجئے۔ چُنانچہ ان میں سے ایک **جھوٹ** ہے۔ یہ وہ گندی عادت ہے کہ دین و دُنیا میں جُھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مَذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑے، اگرچہ سچا ہو۔" "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي ہریرة، الحدیث: ۸۶۳۸، ج۳، ص۲۶۸) اسی طرح **غیبت** کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی، غیبت سے نماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اندازہ اس فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی لگایا جاسکتا ہے: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۳، ص۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض و کینہ پرورش پاتا ہے نیز ایسے شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی پسند نہیں فرماتا، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں (مسند احمد، ۶/ ۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰) چغلی کی طرح **گالی گلوچ** سے بھی فتنہ و فساد جنم لیتے مثلاً آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

"مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، ج۳، ص۳۷۷، الحدیث:۴۳۶۳) اسی طرح حسد بھی نہایت بری خصلت اور گناہِ عظیم ہے حاسد کی ساری زِندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یونہی تکبُّر کو دیکھا جائے تو اس کے سبب اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنَّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی تَکَبُّر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۱۴۷، ص۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔ الخ، ۱/ ۲۷) لہٰذا اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر رہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چھُٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مہکے مہکے مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے رَمضانُ الْمُبارَک کی بہاریں، رَمضان میں گُناہ کرنے کی سزاؤں اور گُناہوں کی نحوستوں کے مُتَعَلِّق سُنا کہ رَمضانُ الْمُبارَک میں گُناہ کرنے والے اور اس کا تَقدُّس پامال کرنے والوں کو حدیث میں ذَلیل ورُسوا ہونے کی وعید سُنائی گئی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ گُناہوں کی نحوست سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور دُنیا وآخرت کی بَربادی انسان کا مُقدَّر ہو جاتی ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے بچتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے کاموں میں مشغول ہو جائیں تاکہ دُنیا وآخرت کی اَبَدی وسَرمدی نِعمتوں سے مُسْتَفِیض ہو سکیں۔

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ایک ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں مصروف ہو جانا بھی ہے

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعْتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اُمّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شُمار

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارَک کا اِعتکاف کرہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اوران تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اوراعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اوران کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک باراِس اَدائے مصطفٰی کواَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سنت اعتکاف کی ترکیب ہوگی، پاکستان میں اس سال پورے ماہ کے اعتکاف کے لئے 126 مقامات کاہدف ہے اور آخری عشرے کے اعتکاف کے لئے 4000 مقامات کا ہدف ہے، سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہو گا، جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه بھی معتکف ہوں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف اعتکاف کی بہاریں ہیں، آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں، مرحبا! ظہر کے بعد اور بعدِ تراویح علمِ دین کے رنگ برنگے مہکے مدنی پھول عطا ہوتے ہیں، امیرِ اہلسنّت کی جانب سے مدنی مذاکروں کی صورت میں، اللہ اللہ روزانہ مناجاتِ افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتا ہے، اگر پورا ہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کرسکتے توکم ازکم آخری عشرۂ رمضان کی ترکیب تو بناہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو

مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتِکاف کی بَرَکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کَلیان (مہاراشٹر، الھند) کی میمن مسجد میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005) میں ہونے والے اجتِماعی اِعتکاف میں ایک نَو مسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلّغِ دعوت اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ سنّتوں بھرے بیانات، کیسیٹ اجتماعات اور سنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعتِکاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آگیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر افراد ابھی تک کُفر کی اَندھیری وادِیوں میں بھٹک رہے تھے چُنانچہ اِعتِکاف سے فارِغ ہوتے ہی اُنہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشِش شُروع کردی، دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین کو اپنے گھر بُلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدِین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشتَمِل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلہ عالیّہ قادریّہ رضویّہ میں داخِل ہو کر حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہو گیا۔

ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف
فضلِ ربّ سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

(فیضانِ رمضان ص1470)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 **مدنی پھول**" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔

(بُخاری ج۴ص۶۵حدیث۵۸۸۵) (4)مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے(5)کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح)جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُودَاو،دج۴ص۸۴حدیث۴۰۹۹) (6)جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں(7)(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ)اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال"میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ص۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے ۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مدنی پھول،ص۲۷)

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　　سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صفحات پر مشتمل کتاب **"گلدستۂ دُرودوسلام"** کے صفحہ 217 پر ہے: امیرُ المؤمنین، مولائے کائنات، حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جو شخص روزِ جُمُعہ مجھ پر سو (100) بار دُرُودِ پاک پڑھے گا جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نُور ہو گا، اگر وہ نُور پوری مخلوق میں تقسیم کر دِیا جائے تو سب کو کافی ہو گا۔[1]

کثرت سے دُرُود اُن پہ پڑھو ربّ نے جو چاہا سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

1…(حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً''[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی. . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضیلتوں والی رات

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضُورِ انور، شافعِ مَحْشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شبِ براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز اَدا فرمایئے۔ میں نے پُوچھا: اے جبریل! یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اِن لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہو گی جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اَلبتّہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے، تو جب وہ توبہ کرلیتا ہے تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے) سے کلام نہ کرلے، جب وہ اُس سے کلام کرلیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا

:اے جبریل! اگر وہ اپنے ساتھی سے کلام نہ کرے یہاں تک کہ شب براءت گُزر جائے تو . . . ؟ حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہا یہاں تک کہ (نزع کا عالم طاری ہونے کے سبب) اُس کے سینے میں سانس اٹکنے لگ جائے تو اُس کے لیے بھی دروازۂ رحمت کُھلا رہتا ہے، اگر وہ (موت سے پہلے کینۂ مسلم سے) تَوبہ کرلے تو اُس کی توبہ مقبول ہے، یہ سُن کر حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَنَّتُ البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جا کر اِن اَلفاظ میں دُعا مانگی: اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعافی، تیری ناراضی سے تیری رِضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق اَدا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُو نے خُود بیان فرمائی۔

حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رات کے چوتھے پہر نازل ہوئے اور عرض کی، اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات عبادت کرے، دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں سجدہ کرے، تیسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں رُکوع کرے، چوتھے دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگے، پانچویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں صدا لگا رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ تعالیٰ سے مناجات کرنے میں مشغول ہو، چھٹے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ اِس رات میں مسلمانوں کو

مُبارَک ہو، ساتویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ خُدا تعالیٰ کو ایک ماننے والوں کو مُبارَک ہو، آٹھویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟، نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صَدا لگا رہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کرلی جائے؟ پھر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کُھلے رہتے ہیں؟ عرض کی: رات کی ابتداء سے طُلُوعِ فجر تک، تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزق تقسیم کئے جاتے ہیں۔[1]

براءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مہینے کو کس قدر شرافت و بُزرگی عطا فرمائی ہے بالخصوص 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی نور برساتی رات (یعنی شبِ براءت) تو اس قدر عظیم الشّان ہے کہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت کے پروانے

---

1 ۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، محمد بن احمد ... الخ، ۵۱/۷۳-۷۲، حدیث: ۵۹۲۳۔ تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة، کتاب الصلاة، الفصل الثالث، ۱۲۶/۲، حدیث: ۱۴۸

تقسیم کئے جاتے ہیں، جب یہ مُبارَک رات تشریف لاتی ہے تو دریائے رحمت اس قدر جوش میں آتا ہے کہ رَبّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کیلئے رحمت کے 300 دروازے کھول دیتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتے اس رات رکوع و سجود اور نفل عبادت کرنے، دُعاؤں میں مشغول رہنے اور گریہ وزاری کرنے والوں کو خُوشخبریاں سُناتے ہیں۔ اس عظیم رات کی عظمت کی وجہ سے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پندرہ (15) شعبانُ المُعظَّم کی رات کبھی جَنّتُ البقیع کے قبرستان تشریف لے جاتے اور وہاں بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں سجدے کی حالت میں گریہ وزاری فرماتے اور کبھی دولت خانے ہی میں نوافل و دُعا وغیرہ میں مشغول رہا کرتے جیسا کہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ وَهُوَ سَاجِدٌ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یعنی نصف شعبان کی رات میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سجدے کی حالت میں دُعائیں مانگا کرتے تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ مالکِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِس مُقدَّس شب میں خُصُوصِیّت کے ساتھ نفل عبادات بجالانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب اور اُس کی ناراضی سے پناہ طلب کرنا تعلیمِ اُمَّت کے لئے تھا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرتے ہوئے اس شب میں زیادہ سے زیادہ نفل عبادات بجالائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ملنے والے اِنعامات اور رحمتوں کے فیضان سے ہرگز ہرگز محروم نہ رہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا توبہ و اِستِغفار فرمانا نیز رَبّ تعالیٰ کی ناراضی اور اُس کے غضب سے پناہ

1 ...کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضل الازمنة، لیلة النصف من شعبان، الجزء: ۷، ۱۴/ ۷۹، حدیث: ۳۸۲۸۸

مانگنا ہرگز ہرگز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کے صادر ہوجانے کے سبب نہ تھا کیونکہ نہ صرف نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلکہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے گُناہوں سے معصوم (یعنی گناہوں سے پاک) ہیں کہ ان سے گُناہ ہو ہی نہیں سکتے۔ جیسا کہ

شارِحِ بُخاری حضرت عَلّامہ مولانا مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُصُوصاً ہمارے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام گُناہوں سے معصوم ہیں۔[1] اسی طرح مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضراتِ اَنبیاء گُناہوں سے معصوم ہیں کہ گُناہ کرسکتے ہی نہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم سب بہت خُوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت میں پیدا فرما کر اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا نیز اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے ہمیں شعبانُ المُعَظَّم جیسا فُیُوض و برکات سے مالا مال مُبارَک مہینا عطا فرمایا، لٰہذا ہمیں چاہئے کہ فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ اس مہینے میں عام دنوں کے مقابلے میں ذکر و دُرود، تلاوتِ قرآنِ کریم، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتب و رسائل کے مُطالعے، صَدَقہ و خَیرات، تقسیمِ رسائل، مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اور

1... فتاویٰ شارحِ بُخاری، ۱/ ۳۶۳

2... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۳۶۴

دُعائے مغفرت کرنے کے لئے سُنّت کی نیّت سے قبرستان کی حاضری اور دیگر نفل عبادات کا بھی زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں، یُوں بھی یہ مُبارک مہینا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے۔ جیسا کہ

غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن میں ہے کہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجنے کا مہینا ہے۔[1] لٰہذا اس ماہِ مُبارک میں کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔ آیئے دُرُودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے ایک حکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

شَفاعت کی نَوید

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک آدمی حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف نہیں پڑھتا تھا، ایک رات خَواب میں زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کی طرف تَوَجُّہ نہ فرمائی، اُس نے عَرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اس شَخْص نے پُوچھا: پھر آپ میری طرف تَوَجُّہ کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: اِس لیے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔ اُس شَخْص نے عَرض کی: حُضُور! آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے حالانکہ میں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کا ایک فَرد ہوں اور عُلمائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمَّتیوں کو اِس سے بھی زِیادہ پہچانتے ہیں جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے کو پہچانتی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 … غُنْیَۃُ الطّالبین، القسم الثالث: مجالس فی مواعظ القرآن… الخ، ۱/۳۴۲

والِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عُلماء نے سچ کہا، مگر تُو مجھے دُرُود شریف کے ذَریعے یاد نہیں کرتا اور بے شک میں اپنے اُمَّتی کو دُرُودِ پاک پڑھنے کی وَجہ سے اتنا ہی پہچانتا ہوں کہ جس قدر وہ مجھ پر دُرُود پڑھے۔ جب وہ شَخْص بیدار ہوا تو اُس نے اپنے اُوپر لازِم کرلیا کہ وہ حُضُور سَروَرِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ پر روزانہ سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اب اُس شَخْص نے روزانہ سو (100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اپنا معمول بنا لیا۔ کچھ مُدَّت بعد پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیدار سے مُشرَّف ہوا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شَفاعت بھی کروں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے سے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ نہ صِرف خُوش ہوتے ہیں بلکہ بسا اوقات شَربتِ دِیدار سے بھی نوازتے ہیں، لٰہذا اگر ہم بھی نبیِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا چاہتے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کے خَواہشمند ہیں تو ہمیں دُرُودِ پاک کو اپنے صُبح و شام کا وَظیفہ بنالینا چاہیے، سچی لگن کے ساتھ اِس میں مگن رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک نہ ایک دن ضَرور ہم پر کرم ہو گا اور ہمیں بھی زِیارت نصیب ہو جائے گی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَہ" میں لکھتے ہیں: (دُرُودِ پاک) خالص تَعْظِیمِ شانِ اَقْدس کے لئے پڑھے، اس نِیَّت کو بھی دل میں جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و بے اِنْتہا ہے۔ مُنہ مدینۂ طیّبہ کی طرف ہو اور دل حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف، ہاتھ باندھ کر پڑھے اور یہ تَصَوُّر باندھے کہ رَوضۂ اَنْور کے حُضُور حاضِر ہوں اور یقین جانے کہ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ مجھے دیکھ رہے ہیں، میری

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع فی المحبۃ، ص ۳۰ بتغیر قلیل

آواز سُن رہے ہیں اور میرے دِل کے خیالات سے باخبر ہیں۔(الوظیفۃ الکریمہ، ص۲۸ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اِخلاص واِستقامت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِیدارِ مُصْطَفٰے سے مُشرَّف ہونے کے ساتھ ساتھ دین و دُنیا کے بے شُمار فوائد حاصل ہوں گے۔ آیئے ترغیب کیلئے دُرُودِپاک کے کچھ فَضائل سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''جذبُ القُلوب''میں اِرشاد فرماتے ہیں: جب بندۂ مُومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس(10) بار رحمت بھیجتا ہے، دس(10) دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس(10) نیکیاں عَطا فرماتا ہے، دس(10) غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس(20) غَزوات میں شُمولیت کا ثواب عَطا فرماتا ہے، دُرُودِپاک سببِ قَبولیتِ دُعا ہے، اِس کے پڑھنے سے شَفاعتِ مُصْطَفٰے واجب ہو جاتی ہے، بابِ جنَّت پر مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو گا، دُرُودِپاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے، دُرُودِپاک گُناہوں کا کفّارہ ہے، صَدَقے کا قائم مَقام بلکہ صَدَقے سے بھی اَفضل ہے۔ مزید فرماتے ہیں: دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، خَوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، دُشمنوں پر فَتح حاصل ہوتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی اور دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل وجان اور اَسباب ومال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں بلکہ اَولاد دَر اَولاد چار نَسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔ (1)

---

1 . . . جذبُ القلوب، ص۲۲۹

یا نبی! بیکار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور
بس دُرودِ پاک کی ہو خوب کثرت یا رسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص242)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکت، ترقیٔ مَعرِفت اور حُضُورِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے دُرُود وسَلام کی کَثْرت اِنتہائی ضَروری ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب کبھی موقع ملے اور بالخُصُوص اس ماہِ شَعبانُ الْمُعَظَّم میں اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے زِیادہ سے زِیادہ دُرودِ پاک پڑھیں، اس کی راتوں کو عبادت کریں اور دن میں روزہ رکھیں، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی معمول تھا کہ اس مہینے میں بہت زیادہ نَفل عبادت کِیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

آقا شَعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو سب مہینوں میں سے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مہینے میں روزے رکھنا زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔[1] اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شعبان سے زِیادہ کسی مہینے میں روزے نہ

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند عائشة، آخر الجزء الثانی والعشرین...الخ، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰

رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مُطابِق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔[1]

شارِحِ بُخاری حضرت عَلَّامہ مُفْتی محمد شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی جو شرح و وضاحت بیان فرماتے ہیں اُس کا خُلاصہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَعْبان میں اَکْثر دِنوں میں روزہ رکھتے تھے اِسے غلبے اور زِیادَت کے لحاظ سے کُل یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے سے تعبیر کر دِیا۔ جیسے کہتے ہیں: **"فُلاں نے پُوری رات عبادت کی"** جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فَراغت بھی کی ہو۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے **معلوم ہوا** کہ شعبان میں جسے قُوَّت ہو وہ زِیادہ سے زِیادہ روزے رکھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبانُ المعظم پسندیدہ مہینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شعبانُ المعظم ہمارے پیارے آقا، **مکی مدنی مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ مہینا تھا، جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ مہینا شعبانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رمضانُ المُبارَک سے مِلا دیتے[3] **نیز نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: **شَعْبَانُ شَھرِیْ وَرَمَضَانُ شَھرُ**

1...بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، ۱/۶۴۸، حدیث: ۱۹۷۰

2...نزھۃ القاری، ۳/ ۳۸۰، ۳۷۷ملتقطاً وملخصاً

3...ابوداؤد، ۲/۴۷۶، حدیث ۲۴۳۱

اللہ یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے۔[1]

علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوِی رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: رحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو اِس لئے اپنا مہینا فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس مہینے میں (کثرت سے نفل) روزے رکھا کرتے تھے حالانکہ یہ روزے آپ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر واجب نہیں تھے اور رمضانُ المُبارَک کو اِس لئے اللہ تعالٰی کا مہینا فرمایا کہ اسی نے اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گُناہگاروں کو بخشوانے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کا عالم تو یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہ مُقدَّس کے اکثر دِنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار شعبانُ المعظم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رخصت ہوگیا مگر ہم اس ماہِ مُبارَک میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گُناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ کرنے، فرض نمازوں کا اہتمام کرنے، صَدَقہ و خَیرات کرنے، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذکرو دُرود، روزوں اور دیگر نفل عبادات کی کثرت کرنے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے میں ناکام رہے۔ حالانکہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیمٌ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مہینے میں ہمیں کثرتِ عبادت کی ترغیب دینے کے لئے نہ صرف عملی طور پر خُود نفل عبادات کا اہتمام فرمایا بلکہ اس مہینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ رَجب اور رَمضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں۔ یہ وہ مہینا ہے جس میں

---

1 ...جامع صغیر، حرف الشین، حدیث: ۴۸۸۹، ص ۳۰۱

2 ...فیض القدیر، حرف الشین، ۲۱۳/۴، تحت الحدیث: ۴۸۸۹

لوگوں کے اَعمال رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی (بارگاہ کی) طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔[1] اور بالخُصوص 15 شعبان المعظَّم کی رات میں نفل عبادت کرنے اور دن میں روزہ رکھنے کا باقاعدہ حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔[2]

نارِ دوزخ سے مجھ کو اماں دے
مغفرت کر کے باغِ جِناں دے
کر دے رحمت مِری اِلتجاء ہے
یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے شعبانُ المعظم میں نفل عبادت کی ترغیب کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مہینے میں سال بھر کے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ یُوں سمجھئے کہ اعمال ناموں کی تبدیلی کے اعتبار سے 14 شعبانُ المُعظَّم سال کا

---

1 ...نَسائی، کتاب الصیام، صوم النبی...الخ، ص۳۸۷، حدیث: ۲۳۵۴

2 ...ابن ماجه، کتاب الصلاۃ، باب: ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، ۲/ ۱۶۰، حدیث: ۱۳۸۸

آخری دن اور 15 شعبانُ المُعظَّم سال کا پہلا دن ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بالعُموم شعبانُ المُعظَّم کے پورے مہینے اور بالخُصُوص 15 شعبان کو عبادت و اِستغفار کی خُوب کثرت کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دُعائیں مانگیں۔

پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان کی آیت نمبر 3 اور 4 میں خدائے حَنّان و مَنّان عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ﴿۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اُسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دِیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (پ ۲۵، الدخان: ۳-۴)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس رات سے مُراد یاشبِ قَدر ہے (یعنی رمضانُ المُبارَک کی) ستائیسویں (27ویں) رات یا شبِ مِعراج یاشبِ بَراءَت (یعنی) پندرھویں (15ویں) شعبان۔ اس رات میں پُورا قرآن لَوحِ محفوظ سے دُنیاوی آسمان کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے 23 سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اُترا وہ مُبارَک ہے تو جس رات میں صاحِبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا میں تشریف لائے وہ بھی مُبارَک ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رِزق، موت، زندگی، عزّت وذِلّت، غرض تمام اِنتظامی اُمور لَوحِ محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کرکے ہر صحیفہ اُس محکمے کے فرشتوں کو دے دِیا جاتا ہے جیسے مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ شبِ بَراءَت بے حد اہم رات ہے لہٰذا کسی صورت

---

1 . . . نورُ العرفان، ص ۷۹۰ بتغیر قلیل

بھی اسے غفلت میں نہ گُزارا جائے کہ اِس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شُمار لوگوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا کہ یہ شعبان کی پندرہویں (15ویں) رات ہے، اِس میں اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرمادیتا ہے۔[1]

مگر افسوس! کچھ بدنصیب لوگ ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَراءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "فَضائِلُ الْاَوقات" میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ (6) آدمیوں کی اِس رات بھی بخشش نہیں ہوگی: (1) شراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) بدکاری کا عادی (4) قَطعِ تعلق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چغل خور۔[2] اِسی طرح بعض دوسری احادیثِ مُبارکہ میں کاہن، جادُوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مسلمان سے بلا اجازتِ شرعی بُغض و کینہ رکھنے والے کے لئے بھی اِس رات مغفِرت سے محرومی کی وعید بیان کی گئی ہے، چُنانچہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ بیان کردہ گُناہوں میں سے اگر کسی گُناہ میں مُبتلا ہوں تو بالخُصُوص اُس گُناہ سے اور بالعموم تمام گُناہوں سے شبِ بَراءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی تَوبہ کرلیجئے اور کیا ہی اچھا ہو کہ توبہ پر استقامت پانے، اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور اپنے دل میں خُوب خُوب نَفل عبادت کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی

1...شعب الایمان، ۳/۳۸۴، حدیث: ۳۸۳۷

2...فضائل الاوقات، ۱/۱۳۰، حدیث: ۲۷

بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی قافلہ"

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب آچُکا ہے نیز کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہو چکی ہیں۔ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے جتنے بھی ذرائع ہیں، ان میں "مدنی قافلہ" اہم ترین ذریعہ ہے، مگر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادر ہے! ابھی بھی کئی مساجد و کئی علاقے مدنی قافلوں کی آمد کے منتظر ہوں گے، جی ہاں! اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے سے محروم ہے، اس ماہِ مبارک میں بھی مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے بازار گرم رہتے ہیں، دن دیہاڑے ہٹّے کٹّے بِلاعُذرِ شرعی روزے ترک کرنے والے کئی ہوں گے، بڑی بے باکی کے ساتھ ہوٹلوں میں کھانے پینے کا سلسلہ چل رہا ہوتا ہے، ہاں اگر کسی کو ہوٹل وغیرہ میں سرِعام کھانا وغیرہ کھاتے دیکھیں تب بھی ہمیں ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ ظن ہی رکھنا ہوگا، ہوسکتا ہے کسی شرعی عُذر کی وجہ سے وہ روزہ نہ رکھ سکا ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ماہِ مبارک میں بالخصوص مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے ایسے لوگوں کو ہم نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، ماہِ رمضان المبارک کے فضائل بتا کر اِنہیں فرض روزے رکھنے کا مدنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے "**اِستقبالِ رمضان**" کی ایسی برکتیں ظاہر ہوں کہ ماہِ رمضان کی آمد ہوتے ہی ایسا مدنی سماں ہو کہ ہر طرف روزوں کی مدنی بہاریں آجائیں۔ مدنی قافلے کے جدول میں "فیضانِ رمضان" سے مسجد

وچوک درس وغیرہ کا سلسلہ ہو، اس سے بھی کئی عاشقانِ رسول تک ماہِ رمضان کے فرض روزوں اور دِیگر عبادات کی دعوت پہنچے گی، مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ پمفلٹ **"رمضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر تک پہچانے کی کوشش کریں، زہے نصیب! ہاتھوں ہاتھ ان عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتکاف کی بھی دعوت کا سلسلہ جاری رہے، بالخصوص عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشقانِ رمضان کے عظیم الشان "پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف" کی دعوت کو عام کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابجا مسجدوں کو آباد کرنے والوں کے لئے عظیمُ الشّان فضائل مذکور ہوئے ہیں چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ والے ہیں۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ ذِکر ونماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خُوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خُوش ہوتے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مساجد کو آباد کرنے، علمِ دین حاصل کرنے، بالخصوص اس ماہ میں **"اِستقبالِ رمضان"** کی بھرپور تیاریوں اور اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی

---

1 ...معجم اوسط، ۵۸/۲، رقم: ۲۵۰۲

2 ...ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۴۳۸/۱، رقم: ۸۰۰

اصلاح کی کوشش کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے برسوں پُرانی جوڑوں کے درد کی بیماری سے شِفا پانے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعِث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تَربِیَت کے مَدنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کے درد کی بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ مَدَنی قافِلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنا دی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گُزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپ کے ، ہوں اگر دُکھ رہے ۔۔۔ کر کے ہمّت چلیں ، قافِلے میں چلو
تنگدستی مِٹے ، رِزق سُتھرا ملے ۔۔۔ دَر کرم کے کُھلیں ، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر

عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں کہ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیاو آخرت کی پریشانیاں بھی دُور ہوں گی اور مُبارَک اَیّام کے اَدب واحترام کا جذبہ اور اِن میں عبادت کا ذوق و شوق بھی نصیب ہوگا۔ ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہِم اَجمعین بھی اِس ماہِ مُقدّس کی اَھَمِّیَّت سے اچھی طرح واقف تھے لہٰذا وہ حضرات اِس ماہ میں خُوب خُوب نفلی عبادات کے بیج بوتے، پھر جب ماہِ رمضان جلوہ گر ہوجاتا تو ان کی خُوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی اور ان کا شوقِ عبادت مزید بڑھ جاتا چُنانچہ

صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور استقبالِ شعبان

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تِلاوتِ قرآنِ کریم میں مشغول ہوجاتے، مسلمان اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ بھی ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزوں پر قوّت حاصل کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کرکے جس پر حَد (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے اور بقیّہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے اَدا کر دیتے، دُوسروں سے اپنے قرضے وُصول کرلیتے۔ (یُوں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کرکے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔[1]

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص705)

---

1 ... غُنْیَۃُ الطّالبین، القسم الثالث، مجلس فی فضل شھر شعبان، ۱/۳۴۱

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا برسہا برس سے یہ معمول ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ماہِ شعبانُ المُعَظَّم میں نہ صرف خُود کثرت سے نفلی عبادات بجالاتے ہیں بلکہ اپنی پُر تاثیر تحریروں، سنّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مذاکروں کے ذریعے وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو بھی اس ماہ میں نفل عبادات کی کثرت کا ذہن عطا فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا سالہا سال سے شبِ بَرَاءَت میں چھ(6) نوافل و سورہ یٰسین شریف کی تِلاوت وغیرہ کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ نفل عبادت ہے، فرض و واجب نہیں اور نمازِ مغرب کے بعد نوافل و تلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانعت بھی نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عَلّامہ اِبنِ رَجَب حنبلی (حَم۔بَ۔لی) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اہلِ شام میں سے جَلِیْلُ الْقَدر تابعین مثلاً حضرت سیّدُنا خالِد بن مَعْدان، حضرت سیِّدُنا مَکْحُول، حضرت سیّدُنا لقمان بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ شبِ بَراءَت کی بہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خُوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اِس مُبارَک رات کی تعظیم سیکھی۔[1] فقہِ حنفی کی مُعْتَبَر کتاب ”دُرِّ مُخْتار“ میں ہے: شبِ براءت میں شب بیداری (کرکے عبادت) کرنا مُسْتَحَب ہے، (پوری رات جاگنے ہی کو شب بیداری نہیں کہتے) اکثر حصّے میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔[2]

رسالہ ”آقا کا مہینا“ کا تعارف

1…لَطائِفُ الْمَعارِف، ۱/۱۴۵

2…درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۵۶۸ ملتقطاً، بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/۶۷۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے بابَرَکت مہینے میں کی جانے والی نفل عبادات سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"آقا کا مہینا"** کا مطالعہ فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے اس رسالے میں نفل روزوں کے فضائل، 15 شعبانُ الْمُعَظَّم کی رات مغفرت سے محروم کردینے کے اسباب، 15 شعبان کے روزے کی فضیلت، شعبان کی پندرھویں (15ویں) رات پڑھے جانے والے 6 نوافل کی فضیلت اور اُن کا طریقہ، دُعائے نصف شعبان، آتش بازی کرنے کی مَذَمَّت اور آخر میں قبرستان کی حاضری کے مُتَعَلِّق 11 مدنی پھولوں کو بیان فرمایا ہے، لہٰذا آج ہی اِس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرمایئے، خُود بھی پڑھئے اور حسبِ استطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر خیر خواہی اور حصولِ ثواب کی نیت سے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج، شبِ براءَت، شبِ قدر اور اس طرح کی دیگر مُقَدَّس راتوں میں چونکہ عام طور پر مساجد ہی میں شب بیداری اور عبادات وغیرہ کا معمول ہے لہٰذا مسجد کے اَدب و اِحترام کا خاص خیال رکھتے ہوئے ہنسی مذاق، شور وغُل اور فضول گپّیوں بلکہ دُنیاوی باتوں سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ اِسی طرح اِن مبارک ایّام کے خصوصی فضائل وبرکات حاصل کرنے کے لیے کثیر عاشقانِ رسول نفل روزے رکھنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں، اگر سحری و افطاری

کی ترکیب عینِ مسجد میں ہی ہو تو بہت زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے کہ دورانِ سحری واِفطاری مسجد کی کسی بھی طرح سے بے ادبی نہ ہو، فرشِ مسجد اور مسجد کی دریوں کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے۔ مسجد کو ہر لحاظ سے صاف سُتھرا رکھا جائے تاکہ نمازیوں کو کسی بھی قسم کی دُشواری نہ ہو اور مسجد کی بے ادبی سے بھی بچا جاسکے۔ اِسی طرح بچوں کے شور شرابے سے بھی مسجد کو بچایا جائے۔

مساجد میں دُنیاوی باتیں ہوں گی

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْہِمْ حَاجَۃٌ تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُن سے کچھ کام نہیں۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، آج کل مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ صرف دُنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں۔ غور تو کیجئے! مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی وصحبت اختیار کرنے سے منع فرمادِیا۔ یاد رکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے چھینکنے، کھانسنے یا ڈکارنے،

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۸۶/۳، حدیث: ۲۹۶۲

2 ... مِراٰۃ المناجیح، ۴۵۷/۱

بِلا ضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز اعتکاف کی نِیَّت کئے بغیر کھانے اور سونے وغیرہ سے نہ صرف مسجد کا تَقَدُّس پامال ہوتا ہے بلکہ ان میں سے بعض کام ناجائز و حرام بھی ہیں۔ آیئے مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" سے مسجد کے 12 آداب سُنتے ہیں۔

مسجد کے آداب

1. جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر اُلٹا اور واپسی پر اِس کا عکس (یعنی اُلٹ کرو)۔
2. بغیر نیتِ اعتکاف کسی چیز کے کھانے کی اجازت نہیں۔
3. بہت مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مُبارک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بِلا نیتِ اعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔
4. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ (بھی) پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔
5. مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔
6. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی (میں بھی)۔ (حدیث میں ہے:) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ الْعَطْسَۃَ الشَّدِیْدَۃَ فِی الْمَسْجِدِ (یعنی) اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔[1]
7. اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتّی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظَّم (ہستی) کے سامنے کہ (بلند آواز سے ڈکار لینا) بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے:

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/۳۲، حدیث ۹۳۵۶

ایک شخص نے دربارِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ڈکار لی (تو) فرمایا: کُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (یعنی) ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دُنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔[1]

8. جماہی میں آواز نکلنا تو کہیں نہ چاہیے اگرچہ غیرِ مسجد میں تنہا ہو کہ وہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتَّی الامکان منہ بند رکھو، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تُھوک دیتا ہے۔ یُوں نہ رُکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالو اور یُوں بھی نہ رُکے تو حتی الامکان (منہ) کم کھولو اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لو یونہی نماز میں بھی مگر حالتِ قیام میں سیدھا ہاتھ اُلٹی طرف سے رکھو کہ اُلٹا ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھ اپنی مسنون جگہ سے بدلیں گے اور سیدھا رکھنے میں صرف یہ ہی بضرورت بدلا، اُلٹا اپنی محلِ سُنّت پر ثابت رہا۔ جماہی روکنے کا ایک مجرَّب طریقہ یہ ہے کہ جب جماہی آنے کو ہو فوراً تصور کرے کہ حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (جماہی) کبھی نہ آئی۔

9. مسجد میں دُنیا کی کوئی بات نہ کی جائے۔ ہاں! اگر کوئی دِینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے، راہگیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے، چِلاّ کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پُکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

10. تَمَسْخُر (یعنی مذاق مسخری کرنا) ویسے ہی ممنوع اور مسجد میں سخت ناجائز یا ہنسنا منع ہے۔ قبر میں تاریکی لاتا ہے۔[2] ہاں! موقع سے تبسم میں حرج نہیں۔ فرشِ مسجد میں کوئی شے پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی چھتری

---

1 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة... الخ، باب-۳۷، ۴/۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۶

2 ... فردوس الاخبار، ۲/۴۱، حدیث: ۳۷۰۶

وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں، اس کی ممانعت ہے غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

11. مسجد میں حَدَث (یعنی ہوا خارج کرنا) منع ہے۔ ضرورت ہو تو باہر چلا جائے، لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ ایامِ اعتکاف میں تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اِخْراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لیے باہر نہ جاسکے گا۔

12. قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت سری سقطی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا گوشۂ مسجد سے ہاتف نے آواز دی: "بادشاہوں کے حضور میں یونہی بیٹھتے ہیں؟" معاً (یعنی اچانک) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھیلے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

افسوس! آج کل بہت سے مسلمان علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس معزز مہمان "ماہِ شعبان" کی ناقدری کرتے اور اِس مہینے میں بالخُصُوص شبِ براءَت میں بارگاہِ خداوندی سے تقسیم ہونے والے انعامات حاصل کرنے اور اپنے گُناہوں کی معافی مانگنے کے بجائے عبادات سے مُنہ موڑ کر اَغیار کی نقّالی میں آتش بازی جیسا ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام کرتے اور شور وغُل مچاتے ہیں نیز تلاوت و نوافل اور ذکر و اذکار وغیرہ میں مشغول مسلمانوں کی عبادت میں یا سونے والوں کے آرام میں خلل ڈال کر یا گھروں میں موجود بیماروں، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے سکون کو برباد کر کے اور اُنہیں تکلیف دے کر قہرِ قہّار و غضبِ جبّار کو دعوت دیتے ہیں۔

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ۳۱۷تا۳۲۳ملتقطاً

شیخ الحدیث علّامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: آتش بازی خواہ شبِ براءت میں ہو یا شادی بیاہ میں ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے اور اِس میں کئی گُناہ ہیں۔ یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے، قرآنِ کریم میں فضول مال خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے اور اُن لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بِلا وجہ (اپنی یا دُوسروں کی) جان یا مال کو ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظّم کرنے کے لئے تقریباً 100 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں،انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اولیاء"** بھی ہے،اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنْعِقاد ،مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالْخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب

1... جنتی زیور، ص ۱۵۲

کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سجّادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں نفل روزوں کے چند فضائل بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

﴿1﴾ روزہ داروں کیلئے دستر خوان سجایا جائے گا

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، اُن کے لئے دَستر خوان اور پانی کے کُوزے رکھے جائیں گے، جن پر مُشک سے مُہر ہو گی، اُنہیں کہا جائے گا کہ کھاؤ (کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دُنیا میں) تُم بُھوکے تھے، پیو (کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دُنیا میں) تُم پیاسے تھے، آرام کرو (کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دُنیا میں) تُم تھکے ہوئے

تھے، پس وہ کھائیں گے اور پئیں گے حالانکہ ابھی لوگ حساب کی مَشقَّت اور پیاس میں مُبتلا ہوں گے۔[1]

﴿2﴾ فِرِشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا برکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[2]

﴿3﴾ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: **اے بِلال! ناشتا کرلو۔** عرض کی: یَارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں روزہ دار ہوں۔ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے اِستِغفار کرتے ہیں۔[3]

1…کنز العمال، کتاب الصوم، الفصل الاول فی فضل الصوم مطلقاً، الجزء:۸، ۲۱۳/۴، حدیث:۲۳۶۳۹ ملتقطاً۔ والتدوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۳۲۶، از فیضانِ رَمَضان، ص ۱۳۴۰

2…ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل الصائم…الخ، ۲۰۵/۲، حدیث:۷۸۵

3…شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل الصوم، ۲۹۷/۳، حدیث:۳۵۸۶

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے شعبانُ الْمُعَظَّم کے مہینے میں

- نفل عبادت کرنے کی اَہَمِّیَّت کے بارے میں سُنا کہ اس ماہِ مُقَدَّسہ میں عبادت گُزاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتوں کی دُعاؤں سے حِصّہ نصیب ہوتا ہے۔
- ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی وقتاً فوقتاً اس ماہ کی اَہَمِّیَّت کو مختلف طریقوں سے اُجاگر فرمایا، خُود بھی اِس میں نوافل و روزوں کی کثرت فرمائی اور اپنی اُمَّت کو بھی بکثرت نفلی عبادت کی ترغیب دلانے اور خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینا ہے کہ لوگ اِس سے غافل ہیں حالانکہ اِس میں لوگوں کے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔
- 15 شعبان کی مبارک و مقدس رات میں عبادت کرنے والوں کو خوش خبریاں دی جارہی ہیں کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات عبادت کرے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں سجدہ کرے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں رُکوع کرے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ تعالٰی سے مناجات کرنے میں مشغول ہو، کبھی یوں صدائیں لگائی جارہی ہیں: ہے کوئی تَوبہ کرنے والا کہ اُس کی تَوبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس

کی مغفرت کردی جائے؟ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کرلی جائے؟

- 15 شعبان کی رات جو کہ اس ماہِ مُقدّس کی سب سے اہم رات ہے اور جسے شبِ براءت یعنی چھٹکارے کی رات بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے چھٹکارا عطا فرماتا ہے، نیز اسی رات سال بھر کے لئے لوگوں کی مَوت وحیات، عزّت و ذلّت، رِزق اور اُن کے دیگر اہم ترین معاملات کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔
- ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 15 شعبان المعظم کی رات خصوصی طور پر عبادت کی ترغیب اِرشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس رات کو عبادت میں گُزارو اور دن کو روزہ رکھو، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن اس ماہ میں خُود بھی نفل عبادات کی کثرت فرماتے اور مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب ارشاد فرماتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ شور وغُل اور طرح طرح کے گُناہوں کے ذریعے اس مُبارک رات کا تقدُّس پامال کرنے، آتش بازی کرکے اپنے اور دُوسرے مسلمانوں کی جان ومال داؤ پر لگانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناراض کرنے کے بجائے انہیں راضی کرنے کے لئے تمام گُناہوں سے سچی تَوبہ کرکے ذکر و دُرود، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال کے ذریعے خُوب خُوب نفل عبادت بجالائیں۔
- شعبانُ المُعَظَّم چونکہ کثرتِ دُرود کا مہینا بھی قرار دِیا گیا ہے، لہٰذا فضول گوئی سے بچتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے کی بھی کوشش کی جائے۔

♣ اس ماہِ مُبارَک کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، دعوتِ اسلامی کے تحت ہفتہ وار اور دیگر اجتماعاتِ ذکرو نعت میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنالیجئے اور مدنی چینل بھی دیکھتے رہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کی مغفرت فرما کر ہمیں شعبانُ المعظَّم کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جَنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ باندھنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے عِمامہ شریف باندھنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: ❀ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔[1] ❀ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سَر پر دے گا اِس پر روزِ قیامت ایک نُور عطا کیا جائے گا۔[2] ❀ عِمامہ قبلے کی جانب کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀ عِمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی ($2\frac{1}{2}$) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اِس کی اُٹھان گُنبد نُما ہو۔[4] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سَر کو چُھپالیں تو وہ عِمامہ ہی ہوگیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ عِمامے کو جب اَز سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اِسی طرح کھولے اور فوراً زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7] عِمامے کا ایک طِبّی فائدہ یہ بھی ہے کہ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی، گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اَثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتَاَثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے لٰہٰذا اِتِّباعِ سنّت کی نیّت سے عِمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہی عافیّت ہے۔

1…فردوس الاخبار، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۳۲۳۳

2…جامع صغیر، ص ۳۵۳، حدیث: ۵۷۲۵

3…کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸

4…فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶ ملخصاً

5…فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6…فتاویٰ ہندیہ، ۵/ ۳۳۰ ملخصاً

7…فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

وَاللہ! وہ سنتے ہیں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: "فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وَقْت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مسند بزار ج۴ ص ۲۵۴ حدیث ۱۴۲۵)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ضیائے دُرُود و سلام" صفحہ نمبر 8 پر یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بختاور ہے کہ اُس کا نام مع ولدیت، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ نکتہ بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قَبرِ مُنَوَّر پر حاضر فرشتے کو اس قدر زِیادہ قُوّتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے

کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنْتہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربار کی قُوتِ سماعت (یعنی سُننے کی طاقت) کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَرْوَرْدْگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **اِختیارات** کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر **بِاِذْنِ الله** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِجازت سے) اِن کی اِمدادیں فرمائیں گے! (ضیائے دُرُود و سلام، ص۸)

جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرُود	اور کوئی غَیب کیا تم سے نِہاں ہو بَھلا
مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یارَسُولَ الله	میں قُرباں اِس اَدائے دَسْت گیری پر مِرے آقا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُقُوق دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک حُقُوقُ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق اور دوسرا حُقُوقُ الْعِباد یعنی بندوں کے حُقُوق۔ حُقُوقُ اللہ تو ہم پر اس وجہ سے لازِم ہیں کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں، اس نے ہمیں پیدا فرمایا، وہی ہمارا خالق و مالک اور پالنے والا ہے، اِسی وجہ

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

سے اس کے اَحکامات کی بجا آوری ہم پر لازِم ہے۔ لیکن بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہم پر کیوں ضروری ہے؟ اس بات کا جواب دیتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: انسان یا تو اکیلا رہتا ہے یا کسی کے ساتھ اور چونکہ انسان کا اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مَیل جول رکھے بغیر زِندگی گزارنا مُشکل ہے، لہٰذا اس پر مل جُل کر رہنے کے آداب سیکھنا ضروری ہیں۔ چُنانچہ ہر اِختِلاط (میل جَول) رکھنے والے (شخص) کے لیے مل جُل کر رہنے کے کچھ آداب (حُقُوق) ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۶۹۹)

معلوم ہوا بندوں کے حقوق کے لازِم ہونے کا بُنیادی سبب تمام اِنسانوں کا مل جُل کر ایک ساتھ رہنا ہے۔ آج کے بیان میں ہم اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کے حقوق کی اَہمیّت کے مُتَعَلِّق مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اَوّلاً بندوں کے حُقوق کی اَہمیّت سے مُتَعَلِّق ایک عبرت آموز حکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

گیہوں کا ایک دانہ:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ظُلم کا اَنجام" صفحہ نمبر 13 پر یہ رِوایت نَقْل کرتے ہیں: ایک شَخْص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب و کتاب ہوا، یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پُوچھ گچھ ہوئی، جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دُکان پر بیٹھا ہوا تھا، جب اِفطار کا وَقْت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اُٹھالیا اور اس کو توڑ

کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دَم مجھے اِحساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچہ میں نے اُسے جہاں سے اُٹھایا تھا، فوراً اسی جگہ ڈال دیا اور (مجھ سے) اس کا بھی حساب لیا گیا، یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نُقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح ج۸ ص ۸۱۱، تحت الحدیث ۵۰۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب پَرائے گیہوں کے ایک معمولی سے دانے کو بلا اِجازت توڑنے کا اس قدر نقصان ہے کہ مرنے کے بعد اس شخص کو نیکیاں دینی پڑ گئیں، تو ایک مُسلمان کے بُنیادی حُقُوق کو پامال کر ڈالنا اور ان کی کچھ پروانہ کرنا کس قدر نُقصان اور خَسارے کا سبب بن سکتا ہے، افسوس! صد افسوس! کہ ہمارے مُعاشرے میں ایک دوسرے کے حقوق کو بُری طرح پامال کِیا جاتا ہے۔

3 پیسوں کے عوض 700 باجماعت نمازیں!

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُعاشرے کی اس حالتِ زار پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھا جانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دُوسروں کے یہاں (پیٹ بھر کر) کھانا ہی کھا ڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بُلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ ابُو داؤد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: "جو بِغیر بُلائے گیا، وہ چور ہو کر گھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔" (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ ص ۴۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا، لیکن قِیامت میں بہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دَبا لینے والو! کان کھول کر سُنو! میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نقل کرتے ہیں: "جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین (3) پیسے دَین (یعنی قرض) دَبا لے گا، بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو (700) باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔" (فتاوٰی رضویہ

ج۲۵ ص۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دَبالے، وہ ظالم ہے اور سخت نُقصان و خُسران میں ہے۔

حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبرانی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ اپنے مجموعۂ حدیث ''طَبرانی'' میں نَقْل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کا مفہوم ہے: ''ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گُناہ ظالم کو دِلوائے جائیں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج ۴ ص ۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹)

گُناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر
نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یا رَسُوْلَ اللہ
کرم فرما کہ ہو عطارؔ بھی اِس قول کا مِصداق
''تِری خاطر جیوں گا اور مَروں گا'' یا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص325،323)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمہ وَقت جاری گناہوں کا میٹر!

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''کیمیائے سعادت'' میں نَقْل کرتے ہیں: ''جو شَخْص قَرض لیتا ہے اور یہ نِیَّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح اَدا کر دوں گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مُقرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض اَدا ہو جائے۔'' (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۶ ص ۴۰۹) اور اگر قرضدار قرض اَدا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مَرضی کے بِغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہو گا اور ظالم قَرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو، اس کے ذِمّے گُناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا مِیٹر چلتا رہے گا) اور ہر صُورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گُناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر (مقروض) اپنا سامان بیچ کر قرض اَدا کر سکتا ہے، تب بھی کرنا پڑے گا، اگر ایسا نہیں کرے گا تو گنہگار ہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے، جو قرض خواہ کو ناپسند ہو، تب بھی دینے والا گنہگار ہو گا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا، اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا، کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گُناہوں میں سے ہے، مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔" (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۶، از ظلم کا انجام، ص ۱۴)

مظلوم اور دُکھیارے فائدے میں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تَلَفی آخرت کیلئے بَہُت زِیادہ نُقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُنا شیخ ابُوطالب محمد بن علی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "قُوْتُ القُلُوب" میں فرماتے ہیں: "زِیادہ تَر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گُناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حُقُوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شُمار اَفْراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرکے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوتُ القُلُوب ج ۲ ص ۲۵۳) ظاہر ہے، دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وہی ہوں گے، جن کی دُنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی، یُوں بروزِ قیامت مظلوم اور دُکھیارے لوگ فائدے میں رہیں گے۔ (ظلم کا انجام، ص ۱۸، ۱۷ ملتقطاً)

حقوقُ العباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! | کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!
بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی | رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے | پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے حقوق کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق کا مُعاملہ واقعی بہت نازُک ہے، ہمیں اس بارے میں ہر وَقْت مُحتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی دانستہ یا نادانستہ طور پر کسی مسلمان کا حق تَلَف ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحبِ حق سے مُعافی بھی مانگنی چاہیے۔ حُقُوقُ اللہ سچی توبہ سے مُعاف ہو جاتے ہیں، جبکہ بندوں کے حقوق میں توبہ کے ساتھ ساتھ جس کا حق مارا ہے، اس سے بھی مُعافی مانگنا ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: حق کسی قسم کا بھی ہو، جب تک صاحبِ حق مُعاف نہ کرے، مُعاف نہیں ہوتا، حُقُوقُ اللہ میں تو ظاہر (ہے) کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون ہو سکتا ہے کہ (قرآنِ پاک میں ہے) ﴿**وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ**﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے ﴾ اور بندوں کے حقوق میں رَبّ تَعَالٰی نے یہی ضابطہ مُقرَّر فرما رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ مُعاف نہ کرے، مُعاف نہ ہو گا۔ اگرچہ مَولیٰ تَعَالٰی ہمارا اور ہمارے جان ومال و حُقُوق سب کا مالک ہے، اگر وہ بے ہماری مرضی کے، ہمارے حُقُوق جسے چاہے مُعاف فرمادے، تو بھی عین حق اور عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حُقُوق بھی اسی کے مُقرَّر فرمائے ہوئے ہیں، اگر وہ ہمارے خُون، مال اور عزت وغیرہا کو معصوم و محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار (تکلیف) پہنچاتا، کبھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یُونہی اب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے، ہمارے حُقُوق معاف فرمادے کیونکہ وہی مالکِ حقیقی ہے، مگر اس کریم، رحیم عَزَّوَجَلَّ کی رحمت (ہے) کہ ہمارے حُقُوق کا اِختیار ہمارے

ہاتھ (میں) رکھا ہے، بے ہمارے بخشے مُعاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی، تا کہ کوئی مظلوم یہ نہ کہے کہ اے میرے مالک! مجھے میرا حق نہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۰، بتغیر قلیل)

حُقُوق دبانے والوں کے لیے جہنّم ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق اَدا کرنا نہایت ضروری ہیں، اس میں غفلت برتنا دِین و دُنیا کے نُقصان کا باعث ہے۔ ہمارے پیارے دِین نے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی پر بہت تاکید کی ہے، بادشاہ ہو یا وزیر، امیر ہو یا فقیر، مالک ہو یا غُلام، حُقُوق کی اَدائیگی کیلئے سب کو ایک ہی صَف میں کھڑا کر دیا اور جب کسی مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق ثابت ہو جائے، تو اُس حق کو اَدا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ مگر افسوس! آج کل غفلت کا دَور دورہ ہے، جس طرح مسلمانوں کی ایک تعداد حُقُوقُ اللہ سے غافل ہوتی نظر آرہی ہے، اسی طرح مُعاشرے میں بندوں کے حقوق کو پامال کرنا بھی بہت عام ہوتا جا رہا ہے، مسلمان اپنے اَنجام سے بے خوف ہو کر ظلم و زِیادتی کرنے، موبائل چھیننے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالَبہ کرنے اور ان کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے، قرض دَبا لینے، چوری، ڈکیتی، قتل و غارتگری جیسے گُناہوں میں مُبتلا ہو کر دوسرے مُسلمانوں کے حُقُوق پامال کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کا حق دَبانا، اسے کسی بھی طرح سے ستانا، اس کا دل دُکھانا، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلاوجہ مسلمانوں کو ستانے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ (پارہ: ۳۰، البروج: ۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ

کا عذاب

حقوق پامال کرنا ظلم بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُسلمانوں کے حُقُوق کی پاسداری نہ کرنے، انہیں ظُلم و سِتم کا نشانہ بنانے اور بِلاوجہ سَتانے والوں کو عذابِ نار کی وعید سُنائی ہے، اس لیے خُوب خُوب مُحتاط رہیے اور مُسلمانوں کو بِلاوجہ ڈرانے، دھمکانے اور ان کا حق دَبانے سے ہمیشہ باز رہیے۔ کسی سے نااِنصافی کرنا، اکیلے یا بھرے مجمع میں ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا، گالیاں دینا، مارنا، پیٹنا اور ہر وہ کام کرنا، جس سے دوسرے کے حُقُوق پامال ہوں، حقیقتاً یہ بھی ظُلم ہے۔

حضرت سید شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: کسی چیز کو اس کے علاوہ کہیں اور رکھ دینا ظلم ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۰۲) جبکہ شریعت میں ظُلم سے مُراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مرآۃ،۶/۶۶۹) یاد رکھئے! ظُلم کا اَنجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن بعض اَوقات ایسا شخص دُنیا میں بھی سخت حالات سے دوچار ہوتا ہے۔

حضرتِ ابُو موسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ

هِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

(صحیح بخاری، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶)

بندوں کے حقوق اور فرامینِ مُصطفٰے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر بندوں کے حقوق کی اَہَمِّیّت بیان کی گئی ہے، آیئے! ان میں سے چار (4) فرامینِ مُصطفٰے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

1. مُسَلمان کی سب چیزیں مُسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خُون۔ آدمی کو بُرائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (ابو داود، ۴/۳۵۴، حدیث: ۴۸۸۲، غیبت کی تباہ کاریاں، ۱۰۱)
2. جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اسے لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہَم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدَر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔

(بخاری، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۸ از غیبت کی تباہ کاریاں، ۲۹۴)

3. دفتر (رجسٹر) تین (3) ہیں، ایک دفتر میں اللہ تَعَالٰی کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تَعَالٰی کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تَعَالٰی کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اَصلاً (بالکل) معافی کی جگہ نہیں، وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو

کچھ پروانہیں ،وہ بندے کا گناہ ہے،خالص اپنے اوراپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملہ میں(کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑدی، اللہ تَعَالٰی چاہے تو اسے مُعاف کردے اور دَرگُزر فرمائے)اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تَعَالٰی کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظُلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔(مستدرک،۵/۷۹۴،حدیث:۸۷۵۷،ازفتاویٰ رضویہ، ۴۶۰/۲۴)

4. ”تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردوگے، حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔“(صَحِیح مُسلِم ص۱۳۹۴ حدیث:۲۵۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے چار(4) اَحادیثِ مُبارَکہ سُنیں، ان میں بیان کردہ آخری حدیثِ مُبارَکہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو لامَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں اَدا کروگے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ ”مِراٰۃ شَرحِ مشکوۃ“ میں ہے:”جانور اگرچِہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں، مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی اَدا کرنے ہوں گے۔“

(مراٰۃ ج۶ ص۶۷۴ ملتقطاً،ازظلم کاانجام،ص ۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص76،77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ والوں کا خوفِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے اس کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی اِحتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سفر پر روانہ ہوتے وَقْت کسی نے دوسرے کو پہنچانے کے لیے خط پیش کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُونٹ کرائے پر لیا ہے، سواری والے سے اِجازت لینی ہوگی، کیونکہ میں نے اس کو سارا سامان دِکھا دیا ہے اور یہ خط زائد شے ہے۔ (ماخوذ احیاء العلوم، ۱/۳۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حَقُّ الْعَبْد کی اَدائیگی کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! کہ اُونٹ والے کو سارا سامان دِکھانے کے بعد معمولی سے کاغذ کا وَزْن رکھنے کیلئے بھی اُونٹ والے سے اجازت لینے کا ذِہن رکھتے ہیں تاکہ اس کی حق تَلَفی نہ ہو جائے۔

نیکیوں کے نام پر گُناہ مت کمائیں!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ساؤنڈ سسٹم پر بلند آواز سے اجتماعِ ذکر و نعت کرنے والوں کو بندوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق اہم معاملات پر تَوَجُّہ دِلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بعض بچّوں کی نیند کچی ہوتی ہے ان سے معمولی سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی، فوراً رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے، نیز گھروں میں ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جو بے چارے نیند

کی گولیاں کھا کر بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ طُلَبا کو صبح تعلیم گاہوں، اور دیگر اَفراد کو کام دھندوں پر جانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر محلّے کے اندر "ساؤنڈ سِسٹم" پر زور و شور سے محفل جاری ہو تو مجبوروں اور مریضوں کی سخت دل آزاری کا اِمکان رہتا ہے۔ اسپیکر کی کان پھاڑ ڈالنے والی آواز پر اِحتجاج کرنے والوں کیلئے ایسی مثال دینا قطعاً مُناسِب نہیں ہے کہ "شادیوں میں بھی لوگ فلمی گیت زور و شور سے چلاتے ہیں، ان کو کوئی کیوں منع نہیں کرتا! ہم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔" مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کُھلا بُہتان ہے۔ کوئی مُسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اُس کو ہرگز آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی سے تکلیف نہیں ہو سکتی۔ شکایت صرف اسپیکر کی آواز سے ہے۔ جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نعت خوانی کر رہے ہیں اور اس میں صرف "مزا" لینے کیلئے ساؤنڈ سسٹم لگا رکھا ہے اگر اس وجہ سے پڑوسی اَذِیّت پا رہے ہیں تو یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خُوش نہیں (ہوں گے)۔ دو چار محلہ داروں سے اجازت لے لینا قطعاً ناکافی ہے۔ دُودھ پیتے بچوں، ان کی ماؤں اور دَردِ سر سے تڑپتے، بُخار میں تپتے اور بستروں پر بے چینی سے لوٹتے مریضوں سے کون اجازت لائے گا؟ نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ فلمی گانوں کے شور سے بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے مگر ڈر کے مارے صبر کرکے پڑے رہتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بندوں کے حقوق کی اَہمیّت سمجھنے اور ان کو بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۸)

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدائے مدینہ کیسے لگائیں؟

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی پیروی کرنے والی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت ہیں، آپ کا پاکیزہ کردار، اس پُرفِتن دَور میں ہمارے لیے مَشْعَلِ راہ ہے، آپ بھی نہ صرف خُود بندوں کے حقوق سے مُتعلِق خاص اِحتیاط فرماتے ہیں بلکہ اپنے مُریدین و متعلقین کو بھی اس کی ترغیب کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے صدا لگا کر اُٹھانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے اور یہ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام اور مدنی انعام بھی ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وَقْتاً فوقتاً اس کی ترغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں اوراس سے بندوں کے حقوق تَلَف ہوجانے کے ڈر سے اس کی اِحتیاط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اذانِ فَجْر کے بعد بغیر میگا فون، دو، دو اسلامی بھائی صدائے مدینہ لگائیں۔ مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ اتنی زور دار آوازیں نہ ہوں کہ مریضوں، بچوں اور جو اسلامی بہنیں گھر میں نماز میں مشغول ہوں یا پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئی ہوں، ان کو تشویش ہو۔ درس و بیان کرنے، نعت شریف پڑھنے اور اسپیکر چلانے وغیرہ میں ہمیشہ نمازیوں، تلاوت کرنے والوں اور سونے والوں کی اِیذا رَسانی سے بچنا شرعاً واجب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظاہری عبادت سے خوش ہورہے ہوں، مگر اس میں دوسروں کی پریشانی کا باعث بن کر حقیقت میں نَعُوْذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گناہگار اور دوزخ کے حقدار بن رہے ہوں۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۷)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بندوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے صدائے مدینہ لگانے کے مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کی، ہمیں بھی ان مدنی پھولوں پر عمل کرتے ہوئے اس مدنی کام یعنی "صدائے مدینہ لگانے" کی ترکیب کرنی چاہیے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانا چاہیے۔ فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں۔ ایک تعداد ایسی ہے کہ جو دُنیوی معاملات میں اس قدر مصروف ہو چکی ہے کہ اِنہیں آخرت کی تیاری کے لیے فکر تک نہیں، سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور ، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مساجد ویران ہو کر رہ گئی ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور مدنی انعام 35 پر عمل کرتے ہوئے صدائے مدینہ لگائیے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 35 کیا ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 35 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے **صدائے مدینہ** لگائی؟ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے)"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اَسلاف بھی مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگایا کرتے تھے، مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تشْرِیف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز

اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا، تو اسے بھی جگاتے۔(طبقات کبریٰ،ذکر استخلاف عمر،۳/۲۶۳) ہمیں بھی چاہیے کہ بالخصوص نمازِ فجر میں صدائے مدینہ لگائیں اور دیگر نمازوں میں بھی اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور گلی بازاروں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر اِنفرادی کوشش کرکے نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لیتے جائیں، ہوسکتا ہے کہ ہماری اِنفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردارآباد (فیصل آباد،پنجاب پاکستان) کے ہجویری ٹاؤن، محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین شیوڈ، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا**، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا، وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کردی۔ کتاب **بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا**، چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں، اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رِقّت طاری ہوگئی، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ **اسی وقت میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے

سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔(کالے بچھو کا خوف:۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت کا اندازِ تربیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربان جایئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر کہ ایک مدنی مذاکرے میں بندوں کے حقوق کے بارے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تربیت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **"ماں باپ اور بچوں کی حق تلفی نہ ہو، کسی قسم کا گناہ نہ کرنا پڑے تو 12 ماہ کا سفر ضرور کیجئے"۔** مرحبا! مدنی تربیت کا کیسا پیارا انداز ہے کہ عاشقانِ رسول کو 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب بھی اِرشاد فرمائی جارہی ہے، ساتھ ہی ساتھ یہ بھی مدنی ذہن دِیا جارہا ہے کہ شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، تنظیمی کام بھی کرنا ہے تو اُس میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنا ہو گا، رِضائے اِلٰہی کو ہر حال میں پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی مذاکرہ کثیر علمِ دین سیکھنے کا بہترین و آسان ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہر ہفتے کثیر عاشقانِ رسول اجتماعی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بھی علمِ دین میں اِضافہ ہو، حقوق العباد سے متعلق دِینی معلومات کا لازوال خزانہ ہمارے ہاتھ بھی آجائے، وہ کون سا طریقہ ہے کہ جس کے مطابق ہم اِسلامی زندگی گزارنے کا انداز سیکھ سکیں تو آیئے! ہاتھوں ہاتھ اس نیّت کا اِظہار کرتے ہیں کہ آیندہ ہم بھی باقاعدگی کے ساتھ، اوّل تا آخر مدنی مذاکروں میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رِحمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق میں یُوں تو تمام ہی لوگوں کے حُقُوق اَہمیّت کے حامل ہیں اور سب کی اَدائیگی بھی ضروری ہے، لیکن ان میں سب سے اَہم رشتہ داروں کے حُقُوق ہیں، جب ایک عام مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے اور اس کے حُقُوق اَدا کرنے کی ترغیب ہے، تو وہ اَفراد جن کے ساتھ خُون کے رشتے ہوں، ان سے تو حُسنِ سُلُوک کرنے اور ان کے حُقُوق اَدا کرنے کی اَہَمِیّت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دِینِ اسلام نے ہمیں صِلۂ رحمی کی ترغیب دِلائی ہے۔ صِلۂ رحمی کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور رشتے داروں سے اچھا سُلُوک کرنا۔ (فیروز اللغات، ۹۱۶)

حدیثِ پاک میں ہے کہ بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ اِرْشاد فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔ (المعجم الکبیر، رقم: ۱۲۵۵۶، ۱۲/۶۷)

صِلۂ رحمی کے سب سے زیادہ حق دار والِدَین اور بہن بھائی ہوتے ہیں، ان کے بعد حسبِ مَراتِب دیگر رشتہ دار صِلۂ رحمی کے مُسْتَحِق ہیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنا اُن کا حق ہے، قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مُبارَکہ میں اس کی بہت ترغیب دِلائی گئی ہے اور "ساری اُمّت کا اس پر اِتفاق ہے کہ صِلۂ رحم واجب ہے اور قَطعِ رحم حرام ہے"۔ (بہارِ شریعت ۳/۵۵۸)

ملازمین سے شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رِشتہ داروں سے صِلۂ رحمی کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کے حُقُوق کا بھی خاص خیال رکھئے، خاص طور پر اپنے ملازمین کے حُقُوق کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہیں

کرنی چاہیے، عُموماً بعض لوگ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر اپنے ملازمین کو ذلیل کرتے، گالیاں دیتے اور بعض نادان تو مار پیٹ پر اُتر آتے ہیں، ایسے افراد اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خادموں سے بُرا سُلُوک کرنے والا جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسندِ احمد، مسند ابی بکر صدیق، ۱/۲۰، حدیث:۱۳، ملخصاً) ملازمین سے ہمیشہ شفقت سے پیش آیئے اور جتنا ہو سکے ان کی خطاؤں کو در گزر کیجئے کہ جو دوسروں پر رحم کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رحم فرماتا ہے، نیز ان کے حقوق کا خاص خیال رکھتے ہوئے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، انہیں حقیر نہ جاننا، تیز مزاجی اور گالی گلوچ سے باز رہنا، مُقَرَّرہ وَقْت پر ان کو اُجرت دینا، اُجرت میں بِلااِجازتِ شرعی کمی نہ کرنا، بیماری میں ان کی عیادت کرنا، ممکن ہو تو علاج مُعالجے میں ان کی مدد کرنا وغیرہ، ان باتوں کا بھی خیال رکھنا، ہم پر اَخلاقی طور پر ضروری ہے۔

مَجلسِ علاج کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس میں ہزاروں اَجیر (مُلازمین) مختلف شُعبہ جات کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شعبہ "مجلسِ طِبّی علاج" کے تحت کئی مَقامات پر محدود پیمانے پر شِفاخانے قائم ہیں، جہاں بیمار طَلَبہ اور مدنی عملے کا مُفْت عِلاج کیا جاتا ہے۔ مجلسِ علاج کے تحت قائم شفاخانوں میں ضرورتاً مریضوں کو داخل بھی کر لیا جاتا ہے اور حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ اس مَجْلِس کے قیام کا مَقْصَد اجیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی ہے۔ اگر ہم میں سے بھی کوئی ایسا ہے کہ جس کے تحت مُلازمین ہیں، تو ان سے حُسنِ

سُلُوک سے پیش آیئے اور آخرت کے لیے نیکیوں کا ذَخِیْرہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاگردوں سے شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح سیٹھ کو اپنے مُلازِم سے مَحَبَّت وشفقت سے پیش آنا چاہیے اسی طرح اَساتذہ کو بھی اپنے شاگردوں سے مَحَبَّت و شَفْقَت کا برتاؤ کرنا چاہیے، بات بات پر جھاڑنے اور ڈانٹنے سے دِلوں میں عارضی ہیبت تو بیٹھ جاتی ہے، مگر شاگرد کے دل سے اُستاد کی تعظیم اور اس کی عزت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے، اس لیے ایک اُستاد کو چاہیے کہ اپنے طلبہ کو اپنی اَولاد کی طرح سمجھے، ان کی غم خواری کرے، بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرے، ان کی جائز ضروریات و مسائل کے حل کیلئے کوشش کرے، کامیابی پر ان کی حوصلہ اَفزائی کرے اور ناکامی پر ان کی حوصلہ شکنی کرنے کے بجائے مزید محنت اور لگن سے پڑھنے کی ترغیب دلائے، ان میں خوفِ خدا و عشقِ مُصطَفٰے پیدا کرنے کی کوشش کرے، قول سے زیادہ اپنے عمل سے ان کی مدنی تربیت کرے نیز وَقتاً فوقتاً انہیں عِلْمِ دین کے فضائل بتا کر ان کے شوق کو بڑھاتا رہے۔ خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھے اور اپنے طلبہ کو بھی دورانِ طالبعلمی مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا مدنی ذہن دیتا رہے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرے میں طَلَبۂ کرام کو دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کے حوالے سے قیمتی مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں ❀ علم کا ایک شعبہ تجربہ ہے، اِس میں زِیادہ ماہِر وہ ہے جو دورانِ درسِ نظامی مدنی کام کرتا رہے گا ❀ جس نے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے ہوئے درسِ نظامی کیا، وہ گھر میں مدنی ماحول بنانے میں کامیاب ہو جائے گا ❀

ایک اُستاد مجلس کے طے شدہ جدول کے مطابق خود بھی مدنی قافلوں کا مسافر بنتا رہے اور اپنے طلبہ کو بھی مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلاتا رہے، اس انداز سے اگر عملی طور پر مدنی کاموں میں شرکت ہوتی رہی تو دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بڑی تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کمزوروں اور غریبوں سے شفقت

اسی طرح غریبوں، ناداروں اور مسکینوں سے بھی ہر مُسلمان کو حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہیے، ان کی مُشکل میں مدد کرنے کے ساتھ ساتھ ممکن ہو تو مُستقل، ان کے اَخراجات بھی اُٹھانے چاہییں اور ہمیشہ ان سے شفقت و پیار کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ منقول ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے: **اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں موت عطا فرما اور بروزِ قیامت مجھے مسکینوں کے زُمرے میں اُٹھا۔ (سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین... الخ، ۴/۱۵۷، الحدیث: ۲۳۵۹)

چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت

اسی طرح بڑے بہن بھائیوں کو چھوٹوں کے حُقُوق اَدا کرتے ہوئے، ان پر شفقت کرنی چاہیے والِدَین کی وفات کے بعد چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا، ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا، ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا، والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحَبَّت سے پیش آنا، غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے، تو ان سے بدرجۂ اَولیٰ ناجائز ہے، بتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خَطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

حُقُوقُ العباد کی ادائیگی کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے دُنیا و آخرت میں کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس کو ترک کرنا دنیا و آخرت میں بے شُمار نُقصانات کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی اَدائیگی سے اِنسان کو ذِہنی و قلبی سُکون ملتا اور یُوں بندہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

* بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے ہر شخص کو اس کا حق ملنا شروع ہو جاتا ہے، جس سے مُعاشرے میں امن و سکون عام ہوتا اور لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
* لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے والا شَخْص ان کے درمیان عزت، وقار اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
* حُقُوق کی اَدائیگی سے آپس کی محبتوں کو فروغ ملتا ہے، جس سے رِشتے مضبوط ہوتے ہیں۔
* اَدائیگیِ حُقُوق سے بندوں کے حقوق کی پامالی پر ملنے والے گُناہوں سے بچت ہوتی ہے۔
* ان گُناہوں کے سبب ہونے والے عذاب سے بھی چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔
* بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار　　اِس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے حقوق ترک کرنے کے نقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہم نے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے دُنیا و آخرت میں حاصل ہونے والے چند فوائد سُنے، اِسی طرح بندوں کے حقوق ترک کرنے کی وجہ سے جو نقصانات ہو سکتے ہیں، آیئے! اس حوالے سے بھی کچھ سُنتے ہیں:

- بندوں کے حقوق اَدا نہ کرنے سے بندہ دوسروں کی دل آزاری جیسے کبیرہ گُناہ میں مُبتلا ہو سکتا ہے۔
- یہی دل آزاری حسد، کینے، بُغض اور دُشمنی جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔
- ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ یُوں بندوں کے حقوق کو ترک کرنا گویا کئی گُناہوں کا سبب بن سکتا ہے۔
- جن کے حُقُوق تَلَف کیے، انہیں راضی کرنے کیلئے بروزِ قیامت اپنی نیکیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں۔
- نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا اور یُوں جنّت سے محروم ہونے پر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔
- دوسروں کے حُقُوق ضائع کرنے والے شَخْص سے لوگ نفرت کرتے اور بیزار رہتے ہیں۔

بندوں کے حقوق اَدا کرنے کے طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو چیز جس قدر اَہم ہو، اس کے حُصُول کے لیے بھی اتنی ہی کوشش کی جاتی ہے، اگر مسلمان بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کریں، تو اس سے دنیا و آخرت سنور سکتی

ہے اوراس کی اَدائیگی میں کوتاہی سے کام لیا تو دُنیا وآخرت دونوں ہی برباد ہوسکتی ہیں۔ لہٰذا کسی بھی ذی شعور شَخْص سے اس کی اَہمیَّت ڈھکی چُھپی نہیں۔ بندوں کے حقوق کا خیال رکھنے ،بندوں کے حقوق اَدا کرنے کی عادت کس طرح بنائی جائے ؟ آیئے! اس کے چند طریقے بھی سُنتے ہیں۔

حقوق کا علم حاصل کیجئے!

(1)...سب سے پہلے بندوں کے حقوق کا علم حاصل کرنا ہوگا، کسی بھی چیز کی صحیح معلومات کے بغیر اس پر عمل پیرا ہونا تقریباً ناممکن ہوتا ہے، افسوس! ہمارے مُعاشرے کی اکثریت چونکہ بندوں کے حقوق سے ہی ناواقف ہے، تو ان کی اَدائیگی سے بھی کوسوں دُور ہے۔ بندوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب "اِحْیاءُ العُلُوم جلد 2 صفحہ 626 تا 789" "والدین، زَوجین اور اَساتذہ کے حقوق"، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "ظُلم کا اَنْجام" اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ، تذکرہ امیر اہلسنّت (قسط6) "حقوق العباد کی احتیاطیں" کا مُطالَعہ بہت مُفید رہے گا۔

ہمیشہ مثبت سوچئے!

(2) کسی کے بارے میں مَنْفی سوچ کو دِل و دِماغ میں جگہ دینے اور اس کے ناپسندیدہ اَوصاف یادر کرنے کے بجائے مثبت سوچ قائم کیجئے اور اس کے اچھے اوصاف کو یادرکھئے۔

منقول ہے کہ ایک شَخْص اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے لئے حَضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچا، دروازے پر پہنچ کر اس نے اَمیرُ المؤمنین کی زوجہ کی بلند آواز سے گفتگو سُنی، وہ یہ کہتے ہوئے لوٹ گیا کہ اَمیرُ المؤمنین تو خود اس مسئلے کا شکار ہیں، بعد میں اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بُلوا کر آنے (اور پھر لوٹ جانے) کی وجہ پوچھی، اس نے مکمل واقعہ عرض کیا تو حضرت سَیِّدُنا

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بیوی کے چند حُقُوق کے سبب میں اس سے دَرگُزر کرتا ہوں، (1) وہ مجھے جہنَّم سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے (2) میری گھر سے غیر موجودگی میں وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے (3) میرے کپڑے دھوتی ہے (4) میرے بچوں کی پرورش کرتی ہے (5) میرے لئے کھانا پکاتی ہے۔ اس نے کہا یہ اَوصاف تو میری بیوی میں بھی موجود ہیں، لہٰذا اب میں بھی اس سے دَرگُزر کِیا کروں گا۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق المراۃ علی الزوج، ص ۲۸۰ ملخصاً)

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے!

(3)...اپنے اندر احساسِ ذِمّہ داری پیدا کیجئے اور بندوں کے حقوق کو بھی اپنی ذِمّہ داری سمجھئے، بندوں کے حقوق اَدا کرنا بھی ہر مُسلمان کی ذِمّہ داری ہی ہے۔ ہمارے اَسلاف بھی اسے اپنی ذِمّہ داری سمجھتے اور اسی سوچ میں کُڑھتے رہتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ کا بیان ہے کہ جب انہیں مرتبۂ خلافت پر فائز کیا گیا تو گھر آکر مصلے پر بیٹھ کر رونے لگے، یہاں تک کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، میرے پوچھنے پر اِرشاد فرمایا: میری گردن پر اُمّتِ سرکار کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جب میں بُھوکے فقیروں، مریضوں، مُسافروں، بُوڑھوں، بچوں، اَلْغَرَض! تمام دُنیا کے مُصیبت زَدوں کی خبر گیری کے مُتَعَلِّق سوچتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کے مُتَعَلِّق اللہ عَزَّوَجَلَّ بازپُرس نہ فرمائے اور مجھ سے جواب نہ بن پڑے، بس اس بھاری ذِمّہ داری کا اِحساس اور اسی کی فکر مجھے رُلا رہی ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۹)

نیکیوں پر حریص بن جائیے!

(4)...بندوں کے حقوق کی اَدائیگی اپنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مال و دولت کی حرص کو چھوڑ کر نیکیوں پر خُود کو حریص بنانے کی کوشش کی جائے، ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری کون سی نیکی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دائمی رِضا کا سبب بن جائے، اس لیے چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نہ چھوڑی جائے، لوگوں سے اچھا سُلُوک کرنے کے فضائل پڑھے جائیں اور ثواب کی نِیَّت سے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی پر کمر بستہ رہا جائے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: لوگوں سے اچھا سُلُوک کرنا صدقہ ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب مداراۃ الناس ومن لایومن شرہ، ج ۸، رقم ۱۲۶۳۰، ص ۳۸)

خوفِ خدا کا جام پیجئے!

(5)... بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر اچھے اَوصاف کو اَپنانے اور بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانے کا ایک اَہم ذریعہ خوفِ خدا بھی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُوالحسن ضریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کی سعادت مندی کی علامت یہ ہے کہ اسے بدبختی کا خوف لاحِق رہے، کیونکہ خوف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کے درمیان لگام ہے، جب کسی بندے کی لگام ٹُوٹ جائے تو وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۱۹۹) لہٰذا اس نعمتِ عظمیٰ کے حُصُول کی کوشش کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کام بھی ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں گے۔

خوفِ خدا پیدا کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا کی شمع جلانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی

کا مَدَنی ماحول اپنانا بھی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی انسان کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔ایسی صحبت پانے کیلئے اپنے شہر میں ہر جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو معمول بنایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے ،ہفتہ وار مدنی مُذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل کیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر پیدا ہوگی اور آئندہ پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے اِلٰہی، حصولِ ثوابِ اور دِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً ماں باپ، بہن بھائیوں، رِشتہ داروں، دوستوں، عزیز و اقرباء، اُستاد و شاگرد، سیٹھ و مُلازم، نگران و ماتحت وغیرہ سے مُعافی تلافی کا سلسلہ ہوتا رہنا چاہئے۔ بعض اوقات نفس معافی مانگنے کی طرف آسانی سے مائل نہیں ہوتا، بلکہ یہ ذہن ہوتا ہے کہ میں تو معافی میں پہل نہیں کروں گا،وہ مجھ سے معافی مانگے گا تو میں مُعاف کر دوں گا، میں خود معافی نہیں مانگوں گا۔ قربان جایئے! شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیم شخصیّت پر کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مدنی چینل پر براہِ راست(Live) لاکھوں عاشقانِ رسول سے معافی مانگ رہے ہوتے ہیں کہ میری وجہ سے اگر کسی کا بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا بھی کوئی حق تلف ہوا ہو، تو رِضائے اِلٰہی کے لیے مجھے معاف کر دیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، ایک دُوسرے سے معافی مانگنے کا کیسا پیارا انداز سکھایا جا رہا ہے، کیسی مدنی سوچ دی جارہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اس پیاری ادا

کو بھی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا،

- بندوں کے حقوق اَدا کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا باعث ہے اور انہیں تَلَف کرنا، ان کی ناراضی کا سبب ہے۔
- بندوں کے حقوق تَلَف کرنا جہنّم کا مُستَحِق بننے کے ساتھ ساتھ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سخت پکڑ میں گرفتار کرواسکتا ہے۔
- بندوں کے حقوق اگر دُنیا میں اَدا نہ کیے تو قیامت میں اَدا کرنے ہوں گے، یہاں مال سے اَدا کر سکتے ہیں، جبکہ وہاں اعمال سے اَدا کرنے ہوں گے۔
- وہ اَفراد جو ہمارے ماتحت ہوں، جیسے ہمارے مُلازم، چھوٹے بہن بھائی وغیرہ، ان کے حُقُوق کا بالخصوص خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ عُمُوماً ایسے ہی لوگوں کے حُقُوق تَلَف کیے جاتے ہیں۔
- بندوں کے حقوق کی صحیح ادائیگی کے لیے اس کا علم سیکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور ناخن کاٹنے کے چند آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے

جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ناخن کاٹنے کے آداب:

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولیٰنا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰،

اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَرْدگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرتِ سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ!

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے		نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُونے جانا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زِندگی موت کی اَمانت ہے جو دِھیرے دِھیرے اور کبھی اچانک ہی موت کے مُنہ میں چلی جاتی ہے، ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ موت کا وَقْت

یقیناً مُعیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب موت سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال نمودار ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈھلان موت کے قاصد (پیغام دینے والے) ہیں۔ آیئے! موت کے ان قاصدوں کے بارے میں ایک حِکایت سُنتے ہیں اور اس سے نصیحت کے مَدَنی پُھول چُن کر اپنی اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

موت کے تین (3) قاصد:

اللہ تعالٰی کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِسْتِفسار فرمایا کہ آپ مُلاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قَبض کرنے کے لیے؟ کہا: مُلاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصِد (پیغام دینے والے) بھیج دینا۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: میں آپ کی طرف دو (2) یا تین (3) قاصد بھیج دوں گا۔ چُنانچِہ جب رُوح قَبض کرنے کے لیے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات سے قبل قاصِد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جُھکاؤ، اے یعقوب (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)! موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصد ہی تو ہیں۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۲۱)

بیماری بھی موت کا قاصِد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سُن کر ہمیں معلوم ہوا کہ رُوح قَبض کرنے سے پہلے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے قاصد بھیجتے ہیں تاکہ بندہ سنبھل جائے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرکے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بَجاآوری میں لگ جائے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مشغول ہوجائے۔ یاد رکھئے موت کے ان تین(3) قاصِدوں کے علاوہ مختلف بیماریاں، کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر(یعنی پہلے نظر اچّھی تھی پھر کمزور پڑگئی اسی طرح سننے کی قوت کا کم یا ختم ہونا) بھی موت کے قاصد ہیں۔ ہم میں سے بَہُت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے یہ قاصِد پیغامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) لاچکے ہوں گے مگر ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کے سیاہ بالوں کے بعد سفید بال آنے لگیں تو وہ اپنے دل کو ڈھارس دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ تو نَزلے سے بال سفید ہوگئے ہیں یا فکروں اور پریشانیوں نے مجھے بُوڑھا کردیا ورنہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے! اِسی طرح بیماری بھی موت کا نُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ "بیماری" کے سبب بھی روزانہ بے شُمار اَفراد موت کا شکار ہوجاتے ہیں! بلکہ مریض کو تو بَہُت زیادہ موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کیا معلوم جو بیماری ہمیں معمولی محسوس ہو رہی ہے وُہی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) صُورت اِختیار کر جائے اورآن کی آن میں فَنا کے گھاٹ اُتار دے پھر اپنے روئیں دھوئیں، دُشمن خُوشیاں مَنائیں اور مَرنے والا مَوت سے غافِل مَرِیض مَنوں مٹّی تلے اندھیری قبر میں جا پڑے! آہ! اس وقت مرنے والا ہوگا اور اُس کے اچھّے یابُرے اعمال، یقیناً ہمیں نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِنْدگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات ہو، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے

سکیں گے یا نہیں ؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے ! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، بظاہر اسے کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہوجانے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہر وَقْت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے۔

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجواں بھی چل دیئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت نے آدبوچا:

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن محمد قرشی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "کسی شہر میں ایک بہت دولت مند نوجوان رہتا تھا۔ اسے ہر طرح کی دُنیوی نعمتیں مُیَسّر تھیں۔ اس کے پاس ایک اِنتہائی حَسِین وجَمِیل لونڈی تھی جس سے وہ بہت زیادہ مَحَبَّت کرتا تھا۔ خُوب عیش وعِشرت میں اس کے دن رات گزر رہے تھے، اسے ہر طرح کی دُنیوِی نِعمتیں مُیسر تھیں لیکن وہ اَولاد کی نعمت سے محروم تھا، اس کی بڑی خواہش تھی کہ اس کی اَولاد ہو۔ کافی عرصہ تک اسے یہ خُوشی نصیب نہ ہوسکی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے وہ لونڈی اُمید سے ہُوئی۔ اب تو اس مالدار نوجوان کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی، وہ خُوشی سے پھولے نہ سَماتا تھا،

اِنتِظار کی گھڑیاں اس کے لئے بہت صبر آزما تھیں بالآخر وہ وقت قریب آگیا جس کا اُسے شِدَّت سے اِنتظار تھا لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے۔ اچانک وہ مالدار نوجوان بیمار ہو گیا اور کچھ ہی دنوں بعد اَولاد کے دیدار کی حسرت دل ہی میں لئے اس بے وَفا دُنیا سے کُوچ کر گیا۔ جس رات اس نوجوان کا انتقال ہوا اسی رات اس کا خوبصورت سا بچہ پیدا ہوا لیکن باپ اپنے بچے کو نہ دیکھ سکا۔ (عیون الحکایات ج ۱ ص ۱۹۶)

عمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن　　　دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیّاد سے گلہ　　　قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

موت کا ایک قاصد "بیماری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یُوں تو ہم میں سے ہر ایک کو موت سے غافل نہیں رہنا چاہیے اور ہر وَقت موت کی تیاری کرنی چاہیے لیکن بالخصوص مَرِیض کا موت سے غافِل رہنا حیرت انگیز ہے۔ جیسا کہ بَیان کردہ واقعے میں ہم نے سُنا کہ وہ شخص بسترِ عَلالَت پر ہونے کے باوُجُود دُنیوِی مُعامَلات میں اُلجھا رہا اور موت نے اسے آدبوچا اور اس کی ساری خواہشیں اور آرزئیں دھری کی دھری رہ گئیں۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مریض کو چاہیے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے، توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، خُوب گڑگڑا کر دُعا کرے، عاجزی کا اِظہار کرے، خالق ومالک جَلَّ جَلَالُہ سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرائے، قُوّت وطاقت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کرے، شکوہ وشکایت نہ کرے، تیمارداری کرنے والوں کی عزت واِحترام کرے۔ (رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، ص ۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بیماری میں بھی اپنی موت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور شکوہ وشکایات کرنے کے بجائے بیماری کو باعثِ رحمت اور گُناہوں کے کفارے کا سبب سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض معمولی بیماریاں مُوذی اَمراض سے تَحَفُّظ کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دِماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت مَرض دفع ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی و جُنون نہیں ہوتا جسے کبھی خارِش ہو اُسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زُکام وخارش میں رَبّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۳۹۵)

فقیہِ ملت مُفتی جلالُ الدِّین امجدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذَخیرہ ہاتھ آتا ہے۔“ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صَبر و شکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اُٹھتے ہیں اور بعض خُدائے تعالیٰ کی جانب ظُلم کی نسبت کرکے کُفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی اِنتہائی شَقاوت (بدبختی) اور دُنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالۡعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص۱۹۷)

یاد رکھئے! بیماری کے فضائل اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گے کہ جب ہم اپنی زبان سے شکوہ وشکایت کا اِظہار کرنے کے بجائے صبر و شکر کا مُظاہَرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟" اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے

والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے (یعنی شکر اَدا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنَّت میں داخل کروں اور اگر اسے شِفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گُناہ مٹا دوں۔ (موطاامام مالک، ج ۲، ص ۴۲۹، الحدیث: ۱۷۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر بیماری و پریشانی میں صبر کرنے اور اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے اس کی زِیادہ سے زِیادہ تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنّم کے دروازے پر نام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری نہ کرنا اور گناہوں پر ڈَٹے رہنا باعثِ ہلاکت اور خُدا و مُصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے۔ موت کے بعد توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور ہمارے گُناہوں کا نتیجہ عذاب کی صُورت میں ہمارے سامنے آجائے گا، اُس وَقْت پچھتانے اور سَر پچھاڑنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، لہٰذا ابھی مَوقع غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچّی توبہ کرکے نمازوں، رَمَضانُ المُبارَک کے روزوں اور سُنَّتوں بھری زِندگی گُزارنے کا عَہد کرتے ہوئے موت کی تیاری شروع کر دیجئے۔ ابھی ہم میں سے اکثر جوان ہیں اور جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے عبادت ورِیاضت میں بسر کیجئے، کل بُڑھاپے میں ہمت ختم ہو جائے گی اَعضا بھی جواب دے چکے ہوں گے اس وقت عبادت کرنا مشکل ہو گا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مُفتیِ اعظم، ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نُوریؔ جواں تم ہو

موت کا ایک قاصد "بڑھاپا"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بیماری موت کا ایک قاصد ہے اسی طرح بُڑھاپا بھی موت سے پہلے اس کے قاصد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو انسان کا کسی بھی وَقْت موت سے غافل رہنا گویا دُشمن کے گھیرے میں سو جانے کی طرح ہے مگر بُڑھاپے میں موت سے غفلت برتنا ایسا ہی ہے کہ دُشمن پے دَرپے حملہ کیے جائے اور ہم اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر بھی اختیار نہ کریں۔ بُڑھاپا عمر کا وہ آخری مرحلہ ہے کہ اس کے بعد سِوائے موت کے کوئی منزل نہیں اور یہی عمر انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتی اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے مگر اب اس عُمر میں بھی انسان غَفْلت سے کام لے تو ایسے شخص کا آخِرت میں کیا حال ہو گا۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت نمبر 37 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ اس میں چلّاتے ہوں گے اے ہمارے رَبّ ہمیں نکال کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے اور کیا ہم نے تمہیں وہ عُمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سُنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر کی کتابوں میں ایک قول کے مُطابق (النَّذِیۡرُ ؕ) سے مُراد بڑھاپا ہے۔ علامہ بَغَوی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ جب ایک بال سفید ہو جاتا ہے تو وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ تم بھی تیار ہو جاؤ کہ موت کا وَقْت قریب آ گیا ہے۔

(تفسیر بغوی، ج۳ص ۴۹۵، تفسیر در منثور، ج۷، ص ۳۲)

معلوم ہوا کہ بڑھاپا بھی موت کے قاصدوں میں سے ہے یہ ایسی عمر ہے کہ اس میں انسان کو خواہشاتِ نَفْس ترک کرکے دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لو لگا لینی چاہیے اور زندگی کے باقی دن موت کی یاد اور آخرت کی تیاری میں بسر کرنے چاہییں۔ ہمارے بُزرگانِ دِین یوں تو اپنی ساری زندگی فکرِ آخرت اور اَحکامِ خُداوندی کی بجا آوری میں ہی بسر کرتے تھے مگر جب انہیں اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں ایک سفید بال نظر آجاتا تو خَلْوَت نشینی اِخْتیار کر لیتے اور ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت و رِیاضَت میں مَشْغُول ہو جاتے۔ جیسا کہ

خلوت نشین بزرگ:

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡہُ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو دُعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اچانک ہونے والے حادِثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا۔" پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: "اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقْف کر دی تھی اب تم میرا بُڑھاپا مجھے بخش دو۔" پھر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡہُ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔ (بحر الدموع، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُوڑھا شخص موت کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ اس عمر میں بھی گُناہوں کی دَلدَل میں پھنسے رہتے ہیں اور گالی گلوچ، فلموں ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی سے پیچھا نہیں چُھڑا پاتے نیز مال کمانے کی دُھن ان پر سوار رہتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آدمی بُوڑھا ہوجاتا ہے مگر اس کی دو(2) چیزیں جوان رہتی ہیں: (۱) حِرص اور (۲) لمبی اُمید۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث ۱۰۴۷، ص ۵۲۱)

اسی طرح شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "بُوڑھے کا دل دو(2) چیزوں کی مَحَبَّت میں جوان ہی رہتا ہے (۱) زِندگی اور (۲) مال کی مَحَبَّت۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث ۱۰۴۶، ص ۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ انسان چاہے بُڑھاپے کی دَہلیز پر ہی کیوں نہ پہنچ جائے لیکن مال ودولت کی مَحَبَّت اور ہوس اس عمر میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور یوں اُسے عبادت وریاضت کی چاشنی نصیب نہیں ہوتی۔ اپنے دل سے دُنیا کی مَحَبَّت مِٹا کر موت کی یاد دل میں بٹھانے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "آنسوؤں کا دریا" سے 3 نصیحت آموز عربی اشعار کا ترجمہ سُنئے اور توبہ کے بعد اپنی بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گُزارنے کی نِیَّت کرلیجئے۔

(۱) اے بُوڑھے شخص! کیا بُڑھاپا آنے کے باوُجُود بھی تُو جہالت میں مُبتلا ہے؟ اب (اس عمر) میں تمہاری طرف سے جہالت کا مُظاہرہ اچھا نہیں۔

(۲) تیرا فیصلہ تو سر کی سفیدی نے کر دیا مگر پھر بھی تُو دُنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اور ناپائیدار (دُنیا) تجھے دھوکہ دے رہی ہے۔

(۳) ناپائیدار دُنیا اور (اس پر) افسوس کرنا چھوڑ دے، کہ ایک دن تُو بھی مرنے والا ہے، اور ایسے پختہ اِرادہ کے ساتھ آگے بڑھ جس میں کسی بیہودہ پن کی آمیزش نہ ہو۔

آخِرت کے مُقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُسْتَوْرِدبن شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مُقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔"

(صَحِیح مُسلِم، ص۱۵۲۹، حدیث۲۸۵۸ دار ابن حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (مثال) بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتَناھی (ختم ہونے والی اور اِنتہا کو پہنچنے والی دُنیا) کو باقی غیر فانی غیر مُتَناھی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) سے (اتنی) سی بھی نسبت بھی نہیں جو بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو اللہ سے غافل کر دے، عاقِل (عقلمند) عارف کی دُنیا تو آخِرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو وہ نام و نُمود کے لئے اَدا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دِین ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں ہیں۔ حیاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حیوۃٌ فِی الدُّنیا اور، حیاۃٌ لِلدُّنیا کچھ اور، یعنی دُنیا کی زِندگی، دُنیا میں زِندگی، دُنیا

کے لئے زِندگی۔ جو زِندگی دُنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دُنیا کے لئے نہ ہو، وہ مُبارَک ہے۔

(مراٰۃ، ج۷، ص۳)

دل سے میرے دُنیا کی مَحبَّت نہیں جاتی
سرکار گُناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
دِن رات مُسلسل ہے گُناہوں کا تَسلسُل
کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُو اچانک موت کا ہو گا شکار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت سے پہلے اس کے قاصد آتے ہیں مگر اس اِنتظار میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے کہ جب موت کے قاصد آجائیں گے تو پھر اس کی تیاری شروع کریں گے، بعض اَوقات موت کے قاصد نہیں آتے اور انسان اچانک ہی موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا! اس سے پہلے کہ اچانک پیامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقْرِباء کو روتا چھوڑ کر دُنیا کی فانی رونقوں ،لذّتوں اورآسائشوں سے مُنہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ابھی سے موت کی تیاری شُروع کر دیجئے اور جوانی کے نَشے میں مدہوش ہونے کی وجہ سے غفلت کا جو پردہ ہماری عقل پر پڑ چکا ہے اسے چاک کرنے کیلئے آیئے! نوجوانوں کی اچانک موت کے چند عبرتناک واقعات سُنتے ہیں۔

سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ "یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔" تو اس نے کہا: "مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔" اس سے کہا گیا کہ "تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔" اُس نے کہا: "میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔" پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔ (عیون الحکایات، ص۴۴۶)

شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ایک نوجوان کی اچانک موت کا عبرت ناک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اُس کی شادی کا وَقت قریب آیا تو والِدَین نے داڑھی مُنڈوانے پر مجبور کیا۔ بادِلِ ناخواستہ (یعنی نہ چاہتے ہوئے بھی) نائی کے پاس جا کر داڑھی مُنڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عُبُور کر رہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی شادی کے اَرمان خاک میں مل گئے، ماں باپ نہ بچا سکے! نہ شادی ہوئی نہ داڑھی رہی۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۵۶)

شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا

ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات ناچ رنگ کی محفِل قائم کی، لوگ ناچ کُود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سنّاٹا چیرتی ہوئی دو

عَرَبی اشعار پر مُشتَمِل ایک گرجدار آواز گُونج اُٹھی، "اے ناچ رنگ کی ناپائدار لذّتوں میں مُنْہَمِک ہونے والو! موت تمام کھیل کُود کو خَتْم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذّتوں میں غافِل تھے موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جُدا کر دیا!" راوی کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! چند دنوں کے بعد دُولھا کا انتِقال ہو گیا۔ (ابن ابی دنیا، کتاب الاعتبار واعقاب السرور والاحزان، الرقم ۱۴۱، ج۶، ص ۳۱)

کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر
قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص712)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے شادی کے ہنستے بستے گھر میں! موت کی آندھی آئی اور ٹھٹھہ مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سَنگیت کی دُھنوں، چٹکُلوں اور قہقہوں شادمانیوں اور مسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔ اِس حِکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہو کر گانے باجے کی دُھنوں پر ہنس ہنس کر خوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔

نہیں درکار وہ خوشیاں جو غفلت کا بنیں ساماں

عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نوجوانوں کو دُنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دِلا کر خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہن بنانے کیلئے دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خُوبصورت چِہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جِنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تَقْوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بیشک زَمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، ۷/۳۶۴، حدیث:۱۰۵۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْل مند وہی ہے جو اپنی موت سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنَّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدُور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، نمازیں قَصدًا قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذْرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ

نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت ونَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! موت کا دِن مُقرَّر ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، مضبوط سے مضبوط عمارت میں جا چھپیں یا عالیشان محلّات میں بند ہو جائیں لیکن موت اپنے وَقْت پر ضرور آکر رہے گی۔ چُنانچہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ؕ		ترجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو

منقول ہے ایک مرتبہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پُوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ ملکُ الموت تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یُوں دیکھ رہے تھے کہ جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہَوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچا دے۔ حکم سُنتے ہی ہَوا نے اسے وہیں پہنچا دیا۔ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پُوچھا: تم میرے

قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مجھے اس پر حیرانگی ہورہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند کے دُور دراز علاقہ میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔(احیاء العلوم ج۵ ص۲۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ وہ شخص اس گُمان میں تھا کہ اگر میں مَلَکُ الْمَوت کی نظروں سے اَوجھل ہوکر کئی میل دُور چلا جاؤں گا تو شاید موت سے بچنے میں کامیاب ہوجاؤں مگر آہ! جس مقام پر اس کی موت پہلے سے ہی لکھی جاچکی تھی وہ خُود وہاں پہنچ گیا۔ یادرکھئے! موت کسی کو نہیں چھوڑتی ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا پڑے گا۔ چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنبیا کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ	ترجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فرِشتہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے۔ اور ہر چیز فانی ہے۔

(نورُالعرفان، ص۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے قرآنِ کریم واضِح لفظوں میں یہ اعلان فرمارہا ہے کہ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے باوُجود بھی ہم اس کی تیاری نہ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پُرلُطف اور رَنگ وسُرور کی بڑی محفل میں شریک ہو اور اسے یہ خبر دے دی جائے کہ ابھی کوئی سپاہی آئے گا اور تمہیں سب کے سامنے پانچ (5) کوڑے مارے گا تو یقیناً اُسے وہ محفل بدمزہ اور زندگی بے رونق معلوم ہونے لگے گی مگر موت جو ہر لمحہ ہمارے

پیچھے چلی آرہی ہے اور کسی بھی وَقت تمام تر سختیوں کے ساتھ آکر پکڑ سکتی ہے پھر بھی ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص382)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موت کی سختیوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور دَرْد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تعلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ

وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کرلیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حِصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حِصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گُونگا اور باقی جِسْمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈَکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حِصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حِصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت وندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵ / ۵۱۲، ۵۱۱، ملتقطاً)

نزع میں ربِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصطفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمۂ طَیِّبَہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے وَقْت کی تکلیف تو مُردہ ہی جان سکتا ہے مگر ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اوراس کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا ارادہ کرے یا سمندری سفر کا ارادہ کرے تو بَس اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا ٹُوٹ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی حقیقت جان لینے کے بعد آیئے! اب موت کو یاد

کرنے کے چند فضائل بھی سنتے ہیں چنانچہ (ایک مرتبہ) حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! اسے جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔

(المعجم الاوسط، ۵/ ۳۸۱، حدیث: ۷۶۷۶، بتغیر کثیر)

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس سے ہنسی کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، ارشاد فرمایا: "اپنی مجلسوں میں لذتوں کو بے مزہ کر دینے والی کا بھی ذکر کیا کرو۔" انہوں نے عرض کی: "لذتوں کو بے مزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت۔"

موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعداد لہ، ۵/ ۴۲۳، حدیث: ۹۵

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والا دَسواں شخص تھا کہ کسی انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں زیادہ عقلمند اور عزت والا کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والا، یہی لوگ عقلمند ہیں کہ دنیاوی اور اُخروی اعزاز کے ساتھ رُخصت ہوتے ہیں۔" (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، ص ۵، حدیث: ۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ احادیثِ مُبارَکہ میں موت کو یاد کرنے والے کو شہیدوں کے ساتھ اُٹھائے جانے کا مُژدہ سُنایا گیا اور اسے عقلمند اور مُعَزّز لوگوں میں شُمار کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس مقام کو پانے کیلئے ہمیں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے اور اس کی تیاری کیلئے نماز روزوں کی پابندی کرنے، گُناہوں سے بچنے اور خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی بھی

کوشش کرنی چاہیے۔ آج ہمارے پاس موقع ہے لیکن عمل کی طرف ہمارا دل مائل نہیں ہوتا کل مرنے کے بعد دُنیا میں نیک اعمال نہ کرنے کی حسرت ہوگی اور دل بھی چاہے گا کہ مجھے کچھ مُدّت کیلئے پھر سے دُنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ نیک اعمال کرسکوں لیکن اس وَقْت سِوائے حسرت وندامت کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ لہٰذا آج کو کل پر فَوقیت دیتے ہوئے آج ہی سے نیک اعمال شُروع کردیجیے اور ہر لمحہ اپنی موت کو پیشِ نظر رکھیئے کیونکہ موت کو یاد کرنا موت کی تیاری میں اہم کردار اَدا کرتا ہے۔

نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائے گی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص325)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کرنے کا زیادہ مفید طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو ڈرانے اور دل کو قبر وآخرت کی فکر میں لگانے کیلئے موت کا تَصَوُّر جمانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دِل کو ہر طرح کے دُنیوِی خَیالات سے پاک کرکے پہلے اپنے اُن دوستوں اور رِشتہ داروں کو یاد کیجئے جو وفات پاچکے ہیں، اپنے قُرب وجَوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تَصوُّر ہی تَصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دُنیا میں اپنے اپنے مَنْصَب وکام میں مشغول، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، دُنیوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کے لیے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمل نہ ہوسکیں، دُنیوی کاروبار کے لیے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا

کرتے تھے وہ صرف اس دُنیاہی کے لیے کوششوں میں مصروف تھے، اسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مَرغُوب تھا، وہ یُوں زِندگی گُزاررہے تھے گویاانہیں کبھی مرناہی نہیں۔ چنانچہ وہ موت سے غافل خُوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے، ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دُنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے، آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکایک موت نے آلیااور وہ قبروں میں پہنچادیئے گئے، ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مستقبل کے حَسین خوابوں کا آئینہ چکناچُور ہوگیا، اُمیدیں ملیامیٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رہ گئے، دُنیا کے لیے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں، وُرَثاء ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھارہے ہیں اور ان کو بُھول چکے ہیں۔ اس تَصَوُّر کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ اُن کے بدن کیسے گل سَڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حَسین چہرے کیسے مَسخ ہوگئے ہوں گے، وہ کھلکھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پُھول جھڑتے تھے مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خُوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑگئی ہوگی، ان کی موٹی موٹی دلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی، ان کے ریشم جیسے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اُونچی خُوبصورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گُلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے کھارہے ہوں گے، وہ ننّھے ننّھے بچے جن کی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے مرنے کے بعد اِن کی زبانوں پر کیڑے چمٹے ہوں گے، نوجوانوں کے قابلِ رشک توانا وَرزِشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے۔ ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہوچکے ہوں گے۔

یہ تَصَوُّر کرنے کے بعد سوچئے کہ آہ! یہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نزع کی

کیفیت طاری ہو گی، عزیز و اَقارب جمع ہوں گے، ماں: میرا لال! میرا لال! کہہ رہی ہو گی، باپ مجھے: بیٹا! بیٹا! کہہ کر پُکار رہا ہو گا، بہنیں بھائی! بھائی! کی آوازیں لگا رہی ہوں گی، چاہنے والے آہیں اور سسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اسی چیخ و پُکار کے پُر ہول ماحول میں رُوح قبض کر لی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے گا، عزیزوں کے رونے دھونے سے کہرام مچ جائے گا، پھر غسّال کو بُلایا جائے گا، مجھے تختۂ غسل پر لِٹا کر غُسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ و فُغاں کے شور میں اس گھر سے میرا جنازہ روانہ ہو گا جس گھر میں میں نے ساری عُمر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اُٹھائے آج وہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹی ڈالیں گے، آہ! پھر قبر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب واپس پلٹ جائیں گے۔ میرا دل بہلانے کے لیے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، ہائے! ہائے! پھر قبر میں میرا جسم گلنا سَڑنا شروع ہو جائے گا۔ اُسے کیڑے کھانا شروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا کہ اُلٹی آنکھ، میری زبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ۔ ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قدر آزادی کے ساتھ کیڑے رِینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گُھس رہے ہوں گے۔ یُوں اپنی موت اور قبر کے حالات کا تَصوُّر باندھیے پھر مُنکر نکیر کی آمد، ان کے سوالات اور عذابِ قبر کا خیال دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعاملات سے ڈرائیے۔ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اعمال کے محاسبے) کے ذریعے موت کا تَصوُّر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں موت کا احساس پیدا ہو گا، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔ (بیاناتِ عطاریہ، حصہ ۱، ص ۳۰۹)

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے　　بن تو مت انجان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شئے کو ہے　　سُن لگا کر کان، آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے　　مان یا مت مان آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ موت کی یاد ہر وَقْت ہمارے دلوں میں مَوجُود رہے اور ہم وَقتاً فوقتاً موت کی تیاری کرتے رہیں اور اس کے علاوہ دیگر گُناہوں سے بھی بچتے رہیں تو اس کیلئے ہمیں ایک ایسے ماحول کی ضرورت ہے کہ جس ماحول میں ہمیں گُناہوں کی سَزاؤں اور نیکیوں کی جزاؤں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحبَّت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور موت کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 814 صفحات پر مشتمل کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 5 سے "موت اور اس کے بعد کا بیان" نیز مکتبۃُ المدینہ کا 44 صفحات پر مشتمل رسالہ **"موت کا تصور"** پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید معلومات حاصل ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت یعنی نجات پانے کی رات، بھلائیوں والی رات، رحمتوں والی رات، دُعاؤں کی قبولیت کی رات، بخشش کی رات، تقسیمِ رزق کی رات، حاجیوں کے نام لکھے

جانے کی رات، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات میں ہم نے موت کے قاصِدوں کے مُتَعلِّق بیان سُنا،

- یقیناً موت برحق ہے اور موت سے پہلے موت کے قاصِد مثلاً سیاہ بالوں کے بعد سفید بالوں کا آنا، قُوتِ سماعت میں کمی آجانا، بُڑھاپا، مُوذی مرض، جسمانی کمزوری کی صُورت میں آتے ہیں مگر موت کا آنا انہی پر موقوف نہیں بلکہ بعض تندُرست نوجوان حتّٰی کہ نومَولُود بچے بھی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔
- اگر ہماری زندگی میں یہ قاصد آجائیں مثلاً خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو نِیّت کیجئے کہ شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر کرکے اَجر کمانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے اور بیماری میں بھی جس قدر ممکن ہو نماز وروزے کی پابندی رکھیں گے۔ اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مرض سے شِفا بخشی اور لمبی زندگی عطا کی تو جوانی میں عبادت کے فضائل پانے کے ساتھ ساتھ بڑھاپے میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔
- اگر ہم موت سے غافِل رہے اور دُنیا کی رنگینیوں میں مست ہو کر قبر و آخرت کی تیاری نہ کی تو یاد رکھئے! دُنیا تو جس طرح عیش و عشرت میں گُزار لیں گے مگر آخرت میں ذِلّت ورُسوائی ہمارا مُقدَّر بن سکتی ہے اور بعض اَوقات دُنیا میں بھی اس کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی لوگوں میں فکرِ آخرت بیدار کرنے اور انہیں موت کی تیاری کرنے کا ذہن دینے کیلئے کم و بیش 103 شعبوں میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تجہیز و تکفین"** بھی ہے، اس مجلس کا کام شریعت اور مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لَواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے، اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر مجلس تقسیمِ رسائل کو بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ یہ بالخصوص ان رسائل **"قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ"** وغیرہ تقسیم کرنے کی ترکیب کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ یقیناً آج کے دور میں جب کہ مُسلمان دین سے بہت دور ہیں اور برابر ہوتے چلے جارہے ہیں۔لوگوں نے آخرت کو بالکل بھلادیا ہے اور دنیا میں مگن ہو کر رہ گئے ہیں۔ سُنتیں اور نوافل پڑھنا تو دور لوگوں کی اَکثرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ مساجد ویران ہو کر رہ گئی ہیں ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور زیادہ سے زیادہ صدائے مدینہ لگائیے اور مساجد کی آبادکاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تشرِیف لاتے راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) ہمیں بھی چاہیے کہ بالخصوص نمازِ فجر میں صدائے مدینہ لگائیں اور دیگر نمازوں میں بھی اپنے گھر والوں رشتہ داروں اور گلی بازاروں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر اِنفرادی کوشش کرکے نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لیتے جائیں ہوسکتا ہے ہماری اِنْفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردارآباد (فیصل آباد) کے ہجویری ٹاؤن محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا**، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا** چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجالیا اور دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف: ۲۸)

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا

کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتِکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارَک کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لِہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح

ثواب رکھتا ہے)اور اعتکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان(فِرشتوں) سے مُشابہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں،اور ان کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح(پاکی)بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔(فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَزْکم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی ترکیب ہو گی،سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ(کراچی)میں ہو گا،جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ بعدِ ظہر وبعدِ تراویح کے مدنی مذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم وبیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ آن لائن (للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجیے۔ فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ غروب آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: ”ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے

والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب:

(۱) مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفر کی اِبتِداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتِداء کرنا سُنّت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدُنا کَعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نبیِّ کَریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن رَوانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجھاد، باب من اراد غزوۃ فوری۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶) (۲) اگر سَہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لَپیٹ دی جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الدلجۃ، الحدیث

۷۱ ۲۵، ج ۳، ص ۴۰) (۳) اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صُورت میں سَفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں ۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تین (3) آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون ۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج ۳، ص ۵۲، ۵۱) (۴) چلتے وقت عزیزوں ، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹) (۵) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ (۶) دورانِ سفر ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللہِ، اَللہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللہِ سب تین (3) تین (3) بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک بار۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المَدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شَخْص بروزِ جمعہ مجھ پر سو(100) بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نُور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج ۸ ص ۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضول گوئی سے دیدو نفرت

دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

1… معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

2… بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم جاری و ساری ہے، اس ماہِ مُبارَک کی 2 شَعْبانُ الْمُعَظَّم کو کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابُو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عُرس منایا گیا، ہزاروں عاشقانِ رسول نے آپ کی محبت میں اِیصالِ ثواب کا اہتمام کیا ہو گا، آیئے آج ہم حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقوٰی و پرہیز گاری، عبادت و تلاوت اور خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ایک ایسی حکایت سُنتے ہیں جس سے اندازہ ہو گا کہ ہمارے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مُتَّقی اور خوفِ خدا رکھنے والے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے وَلی تھے، چنانچہ

پہلے دل صاف کر دیجئے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”اشکوں کی برسات“ صفحہ 14 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: حَضْرتِ سیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے ایک (غیر مسلم) مقروض (یعنی جس کو قرض دیا جائے) کے یہاں قرضہ وُصول کرنے کیلئے

تشریف لے گئے، اِتّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَعلِ پاک (یعنی جُوتی مبارَک) میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے نعلِ پاک کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر اس کی دیوار سے لگ گئی، (یہ دیکھ کر) (آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوا کہ آپ) پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! دیوار سے اگر کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور اگر صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اِسی شَش وپَنج میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دروازے پر دستک دی، اس شخص نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو دیکھا (تو سمجھا کہ شاید امام صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے قرض کا تقاضا کرنے آئے ہیں) تو اُس نے قرض کی اَدائیگی کے سلسلے میں ٹالَم ٹَول شُروع کر دی۔ امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے قرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اس سے مُعافی مانگتے ہوئے اِرشاد فرمایا: مجھے یہ بتائیے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ وہ غیر مسلم امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی حُقُوقُ الْعِباد (بندوں کے حقوق) کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے دل کی کیچڑ صاف کر کے مجھے مُسلمان بنا دیجئے۔ چُنانچِہ وہ غَیر مُسلِم امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا تقویٰ دیکھ کر مُسَلمان ہوگیا۔ (تفسیر کبیر ج۱ص۲۰۴، بتغیر)

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کو ستانا:

اے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے، ہمارے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بندوں کے حُقُوق کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کس قدر ڈرتے تھے! اِس حِکایت سے اُن لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہئے جو جان بُوجھ کر دوسروں کے لیے تکلیف کا سامان کرتے ہیں، گھروں کی دیواروں اور سیڑھیوں کو پان کی پچکاریوں سے بد نُما بناتے ہیں، پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے کُوڑا پھینکتے ہیں، دوسروں کی گاڑیوں، دُکانوں کی دیواروں اور گھروں کے دروازوں پر بِلا اجازت اسٹیکرز اور پوسٹر چپکا دیتے ہیں بلکہ موقع ملتے ہی ان پر چاکنگ (لکھائی) کر کے مسلمانوں کی دل آزاری اور بندوں کے حُقُوق پامال کرنے کے ساتھ ساتھ مقدس تحریر کی بے ادبی کا سبب بھی بنتے ہیں، یاد رکھئے! یہاں دُنیا میں جس کا حق ضائع کِیا اگر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب نہ بن سکی تو قِیامت کے روز اُس صاحبِ حق کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی، اگر اس طرح بھی حق اَدا نہ ہوا تو اُس کے گُناہوں کا بوجھ بھی اُٹھانا پڑ جائے گا۔ مَثَلاً جس نے بِلا عُذرِ شَرعی کسی کو جھاڑا ہو گا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہو گا، دل دُکھایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، کسی کے پیسے دَبا لئے ہوں گے، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہو گی، کسی کی دُکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہو گا، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے نُقصان پہنچا کر راہِ فرار اختیار کی ہو گی، یا بھاگ نہ سکنے کی صُورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زبانی یا رُعب سے اُسی کو مُجرم بنا کر اُس کی حق تلَفی کی ہو گی، اَلغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچِہ دُنیا میں نمازیں پڑھتا ہو گا، حج و عُمرہ اَدا

کرنے والا ہو گا، خُوب خُوب صدقہ و خیرات کا عادی ہو گا، بڑی بڑی نیکیاں کرتا ہو گا لیکن جب وہ روزِ محشر آئے گا تو اُس کی تمام تر نیکیاں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو اس نے ناحق نُقصان پہنچایا ہو گا یا بِلا اجازتِ شَرعی کسی کی دل آزاری کا باعث بنا ہو گا۔ اور یُوں دوسروں کا حق مارنے کے سبب حاجی، نمازی، روزہ دار اور تہجُّد گزار ہونے کے باوُجُود وہ شخص جہنَّم میں جا پڑے گا۔

آہ! مِیزاں پر کھڑا ہوں شافعِ محشر کرم!
نیکیاں پلّے نہیں ہیں بس گناہوں کا ہے ڈھیر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص234)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبی ہدایت:

ایسے اَفراد جو بندوں کے حُقُوق کی بالکل بھی پروا نہیں کرتے ان کو امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس واقعے سے بھی نصیحت کے مدنی پُھول حاصل کرنے چاہئیں۔ چُنانچہ حضرت مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم امامِ اعظم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُبارَک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے مُنہ سے بے ساختہ (یہ جملہ) نکلا: یَا شَیْخ! اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ! ”جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے انتِقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟“ یہ سُننا تھا کہ امامِ اعظم پر لرزہ طاری ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے، کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا تو حضرت مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے؟ ارشاد فرمایا: ”کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔“ (اَلْمناقِب لِلْمُوَفَّق، الجزء الثانی، ص۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سُن کر یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جان بُوجھ کر اُس لڑکے کا پَیر کُچلا ہو گا، بے خیالی میں سَر زَد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا کے سبب بے ہوش ہو گئے اور ایک ہم ہیں کہ جان بُوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں پہنچاتے ہوں گے، کبھی اُس کو جھاڑ دیا اِس کو لَتاڑ دیا، اُس کی غیبت کر دی اِس پر تہمت جڑ دی، اُس کی پٹائی کر دی اِس پر چڑھائی کر دی، اَلْغَرَض! دوسروں کو اِیذا پہنچانے والے ذرا سوچیں! اگر قِیامت کے روز ان چیزوں کا حساب دینا پڑ گیا تو کیا بنے گا! یہاں اس دنیا میں کسی کو تکلیف دینا تو بَہُت ہی آسان لگتا ہے لیکن ناراضیِ ربُّ العزّت کی صورت میں آخِرت میں یہ بَہُت بھاری پڑ جائے گا، ایسے لوگ سخت عذاب کا شکار ہوں گے، منقول ہے کہ جہنَّم میں ان پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، اس وَقْت پُکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب ج۴ ص۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

حُقُوقُ الْعِباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! | کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!
بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی | رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے | پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارُف و حُلیہ مُبارَک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکْرِ خیر جاری وساری ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کُوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان اور والِدِ گرامی کا نام ثابِت ہے اور آپ کی کُنْیَت ابُو حنیفہ (اور لَقب امامِ اَعْظَم ہے۔) آپ 80 ھ میں (کُوفہ) میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عُمر پاکر (2 شَعْبانُ الْمُعظَّم) 150 ھ میں وَفات پائی۔ (تاریخِ بغداد، ج ۱۳، ص: ۳۳۱، نُزھَۃُ القاری ج ۱، ص: ۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مَزار ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے اور فیض پاتے ہیں۔ (تاریخِ بغداد، ۱۳، ص: ۳۲۵)

ہے نام نعمان اِبنِ ثابت، ابُوحنیفہ ہے ان کی کُنیت
پُکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۳)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عابد وزاہد، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت اور اس کا خوف رکھنے والے تھے، اپنے علم سے ہمیشہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ تلاش کرتے۔

وَلِیُّ اللہ کی پیش گوئی:

امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَوَّلاً تِجارت کرتے تھے، ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات امام شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہو گئی، اُنہوں نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پُوچھا: کہ آپ کیا کام کرتے ہیں؟ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا کہ میں بازار میں کاروبار کرتا ہوں۔ امام شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: بازار میں کیوں مصروف ہیں؟ عُلَماء کی طرف رجوع کیا کریں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: علماء کے پاس بہت کم جاتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ عِلْمِ دِین سے غافل نہ ہو جائیں! بلکہ آپ کے لیے تو لازمی ہے کہ مجلسِ علم و عُلَماء میں شریک رہیں، میں آپ میں عِلْمِ دِین کی سمجھ بُوجھ اور اس کی دانشمندی کے نشان دیکھتا ہوں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں امام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ بات میرے دل میں اُتر گئی اور میں نے بازار میں بیٹھنا چھوڑا اور عِلْمِ دِیْن کی طرف مُتوجّہ ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا کثیر نَفْع عطا فرمایا۔(المناقب للموفق، الجزء الاول، ص ۵۹) منقول ہے کہ عُمر کے آخری حصّے میں حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بُلند مقام پر کیسے پہنچے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: ”میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی کنجوسی سے کام نہیں لیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے فائدہ حاصل کرنے میں کبھی شرم محسوس نہیں کی۔“

(الدر المختار، المقدمۃ، ج ۱، ص ۱۲۷)

زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا و لیکن
ملا نہ کوئی امام تم سا امامِ اعظم ابُو حنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص ۳۵)

مَدَنی تربیت گاہوں کا قِیام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ عِلْمِ دِین حاصل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بہت ہی عُمدہ کام اور دُنیا و آخرت میں دَرَجات کی بُلندی کا سامان ہے، مگر افسوس! کہ آج ہماری اکثریت عِلْمِ دِین سے کوسوں دُور ہے، ایک تعداد ہے جو فرض عُلُوم تک سے غافل دکھائی دیتی ہے۔ ایسے پُر فتن دَور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے عِلْمِ

دِین سیکھنے سکھانے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے کثیر مَواقع فَراہم کردیئے ہیں، کئی مُلکوں کے شہروں کے مدنی مراکزبنام "فیضانِ مدینہ "میں مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں جن میں دُورونزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی قِیام فرماتے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں سُنَّتوں کی تربیت پاکر قُرب وجَوار اوراپنے علاقوں میں واپس جاکر "نیکی کی دعوت" کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ مدنی تربیت گاہوں میں ہر وَقْت اسلامی بھائی مَوجُود ہوتے ہیں اور سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ لہٰذا آپ کے پاس جتنا بھی وَقْت ہو اسے فُضولیات میں بَرباد کرنے کے بجائے مَدَنی تربیت گاہوں میں حاضر ہو کر ضروریاتِ دین سیکھنے اور سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے میں گُزاریئے۔ اِسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے ان شہروں "باب المدینہ کراچی، مدینۃ الاولیاء ملتان، مرکز الاولیاء لاہور، سردارآباد فیصل آباد، گجرات، راولپنڈی، گلزارِ طیبہ سرگودھا" میں اسلامی بہنوں کی بھی مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں، جہاں پر اسلامی بہنیں اپنی سہولت کے مطابق مدنی تربیت گاہ میں آکر علمِ دِین سیکھنے اور سیکھ کر دُوسروں کو سکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذہانت و تقویٰ میں بے مثال تھے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت زبردست ذہن، عُمدہ فکر اور شاندار ذہانت کے مالک تھے، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا

خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں بھر میں کسی کی عقل (امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مثل نہیں۔ حضرت بَکْر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر (امام) ابُو حنیفہ کی عقل اور ان کے زمانے والوں کی عقل جمع کی جائے تو ان سب کی عقلوں کے مجموعہ پر ان کی عقل غالب آجائے۔ (الخیرات الحسان، الفصل العشرون، ص ۶۲، از فتاویٰ رضویہ ۱/۱۴۸) جس طرح ذہانت و فطانت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی ثانی نہ تھا اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقویٰ وطہارت، عِبادت و رِیاضت اور خوف و خشیت میں بھی بے مثال تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زُہد و تَقویٰ، عِبادت و رِیاضت کی گواہی کئی جَلِیْلُ الْقدر بُزرگانِ دین نے دی ہے، آیئے! اس بارے میں چند عُلمائے کرام کے اَقوال سُنتے ہیں:

1. حضرتِ عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں کُوفہ گیا اور وہاں کے لوگوں سے پُوچھا: یہاں سب سے بڑا زاہد و عابد کون ہے؟ لوگوں نے کہا: امامِ اعظم ابُو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) حضرت ابنِ مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: میں نے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقی کسی کو نہ دیکھا، تم ایسے شَخْص کی تعریف کرنے کی کیا قدرت رکھتے ہو، جن کے سامنے کثیر مال پیش کیا گیا مگر اُنہوں نے اس مال کی کچھ پروانہ کی، اس پر انہیں کوڑوں سے مارا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آسائش و تکلیف دونوں حالتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گُزاریں اور اس چیز کو کبھی قبول نہ فرمایا جس کے لیے لوگ سو سو جتن اور حیلے بہانے کرتے ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ۵۸، ملتقطاً)
2. امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستادِ محترم، حضرتِ سَیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اہلِ کُوفہ میں سے کئی عُلَماء کی صحبت اختیار کی مگر ان میں سے کسی کو امام اعظم ابُو حنیفہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقی وپرہیز گار نہیں پایا۔(الخیرات الحسان، ص ۵۸)

3. حضرتِ یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک ہزار اُستادوں سے علم حاصل کیا مگر امام صاحب کو تقویٰ اور زبان کی حفاظت میں سب سے بڑھ کر پایا۔(الخیرات الحسان، ص ۵۸)

4. حضرت وکیع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے آپ پر لازم کر لیا تھا کہ اگر سچی بات پر بھی قسم کھائیں گے تو ایک دِرہم صدقہ کریں گے، ایک مرتبہ قسم کھائی تو ایک دِرہم صدقہ کیا، اس کے بعد یہ لازم کر لیا کہ اب کی بار قسم کھائی تو ایک دینار صدقہ کریں گے تو جب بھی قسم کھاتے ایک دِینار صدقہ فرماتے۔(الخیرات الحسان، ص ۵۸)

فُضُول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم، امامِ اعظم ابُو حنیفہ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سانسوں کی مالا ٹوٹ گئی تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر کمال تقویٰ کے مالک تھے کہ اپنی زبان کی حد درجہ حِفَاظَت فرماتے اور سچی قسم کھانے پر بھی دِرہم و دینار صدقہ کیا کرتے۔ ایک طرف تو ان کا روشن اور نورانی کردار تھا جبکہ دوسری طرف ہمارے گُناہوں سے بھرے گندے دامن، اُنہوں نے اپنی زبان کی ایسی حِفَاظَت فرمائی کہ لوگوں میں ”کم بولنے والے اور زیادہ خاموش رہنے والے“ مشہور ہوگئے، جبکہ ہماری فُضُول بک بک اور زبان درازیوں سے کئی لوگ پریشان ہوتے ہوں گے، ان کے تقویٰ اور خوفِ خدا کا زمانہ گواہ تھا جبکہ ہماری حالت کیا ہے یہ ہم بہتر

جانتے ہیں، غور کیجئے آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل سے خوفِ خدا نکلتا جا رہا ہے؟ کہیں کثرت سے گُناہ کرنے کے سبب ہمارے دل سیاہ تو نہیں پڑ گئے؟ اگر واقعی ایسا ہے تو تشویش کا مقام ہے کہ کہیں ہمارے دل کی سختی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی غفلت اور گُناہوں میں مدہوشی ہمیں جہنَّم کی گہرائیوں میں نہ گِرا دے۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ ہماری سانسوں کی مالا ٹُوٹ کر بکھر جائے اور حسرت و ندامت کے سِوا ہمارے پاس کچھ باقی نہ رہے ہم اپنی آخرت کی بہتری کیلئے اپنے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

تقویٰ کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تقویٰ و پرہیز گاری سَفَرِ آخرت کی کامیابی کیلئے بہت اَہَمیّت کی حامل ہے، اُخروی نجات کا حُصُول اس نعمتِ عُظمٰی کے بغیر بہت مشکل ہے، کیونکہ عِبادات کو بجا لانے اور گُناہوں سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور تقویٰ اِختیار کرنا ہے۔

تقویٰ کی تعریف:

تفسیرِ کبیر میں تقویٰ کی تعریف یہ منقول ہے کہ تم اپنے باطن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ویسے ہی سنوارو جیسے تم اپنے ظاہر کو مَخْلُوق کیلئے سنوارتے ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مُتَّقی وہ ہے جو مُصطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلے، دُنیا کو پیٹھ پیچھے رکھے، اپنے نَفْس کو اِخلاص اور وفا کا عادی بنائے اور حرام اور نافرمانی والے کاموں سے اِجتناب کرے۔ (تفسیرِ کبیر، تحت الآیۃ: ذلک الکتاب لا ریب فیه، ج ۱، ص ۲۶۸) حضرت سُفیان ثوری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پرہیز گاروں کو مُتَّقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے بچنا عُموماً دُشوار ہوتا ہے۔ (تفسیر در منثور، ج ۱، ص ۶۱)

قرآنِ پاک اور تقویٰ کی اَہَمِیّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مُتَّقی وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف رکھنے والا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے والا ہو، جس طرح اپنے بدن اور کپڑوں کو معمولی داغ دھبّوں سے بچاتا ہے اسی طرح اپنے باطن کو بھی باطنی بیماریوں حتّٰی کہ شُبُہَات (شک) والی چیزوں سے بھی بچاتا ہو، ایسا شخص ہی حقیقی تقویٰ والا کہلائے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر تقویٰ کے فضائل مَوْجُود ہیں، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (پ:۲۶، الحجرات:۱۳)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عزت و فضیلت کا مدار مال و دولت اور دُنیوی جاہ و مَنْصب ہرگز نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے والے ہیں۔ مُتَّقی لوگوں کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿**اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ**﴾(پ۹، الانفال:۳۴) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں﴾ یعنی تقویٰ اِختیار کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوگی کہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل ہوجائے تو قرآنِ پاک میں اس کی ولایت پانے کا طریقہ تقویٰ اِختیار کرنا بتایا گیا ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور تقویٰ کی اہمیت:

آیئے! تقویٰ کی فضیلت پر دو (2) فرامینِ مصطفےٰ بھی سُنتے ہیں:

- تمہارا رَب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اس بات کا مُسْتَحِق میں ہی ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میری شان یہ ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (دارمی، کتاب الرقاق، باب فی تقوی اللہ، ۲/۳۹۲، الحدیث: ۲۷۲۴)
- علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (پرہیز گاری) ہے۔ (طبرانی اوسط، من اسمہ علی ۳/۹۲ حدیث: ۳۹۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے میں ہماری دُنیا و آخرت کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آیئے! اس عظیم نعمت کو پانے کے چند طریقے آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

تقویٰ کیسے حاصل ہو؟

(1) ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذابات، اس کے قہر و جلال اس کی قدرت و بے نیازی کو ذہن میں رکھیں اور اپنی عاجزی، بے کسی اور ناتوانی کو بھی ہرگز مت بھُولیں۔ یقیناً جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مختار اور قادرِ مُطلق مانتا ہو اور یہ بھی سمجھتا ہو کہ میرے گُناہوں کے سبب روزِ قیامت مجھے ان کی سزا ملے گی، تو اب گُناہوں سے بچنا بہت آسان ہو گا اور یوں بندہ تقویٰ کی صِفت سے مُتَّصِف ہو جائے گا۔

(2) تقویٰ کے حُصُول کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اِنْسان غافل اور بُرے لوگوں کی صحبت میں اُٹھنا بیٹھنا ترک کر دے اور مُتَّقی، پرہیز گار اَفْراد کی صحبت اختیار کرے، تاکہ ان کی صحبت کی تاثیر سے اس کے دل میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری پیدا ہو جائے۔

(3) تقویٰ حاصل کرنے کیلئے بُزرگانِ دین کی سیرت سے تقویٰ و پرہیز گاری کے واقعات پڑھے یا

سُنے جائیں تاکہ ان مُبارَک ہستیوں کے واقعات سے سبق حاصل کرکے ہم بھی اس پاکیزہ صِفَت کو اپنی ذات پر نافذ کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **اِحیاء العلوم** جلد2، صفحہ 367 سے "**مُتّقین کی حکایات**" پڑھنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تقویٰ اِختیار کرنے کا ذہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام طریقوں پر بآسانی عمل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت کرتے رہیں، مدنی چینل پر بالخصوص مدنی مُذاکرہ اور دیگر سلسلے دیکھتے رہیں، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں تو اس کی برکت سے ہمارے دل میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی مَحبَّت جاگُزیں ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دے حُسنِ اَخلاق کی دَولت　　کر دے عطا اِخلَاص کی نِعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا　　یااللہ مری جھولی بھر دے!

(وسائلِ بخشش مُرمّم:۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکری کب تک زندہ رہتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی تقویٰ شِعاری میں بسر فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقوے کی بنا پر کئی شُبہے والی چیزوں سے بھی بچا کرتے تھے۔ منقول ہے ایک

بار کُوفہ میں کچھ بکریاں چوری ہو گئیں تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ بکری زِیادہ سے زِیادہ کتنے سال تک زندہ رہتی ہے۔ لوگوں نے بتایا، سات سال، تو آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت نہیں کھایا۔(کہ کہیں چوری کی بکری کا گوشت میرے پیٹ میں نہ چلا جائے) انہی دنوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک فوجی کو دیکھا کہ اس نے بکری کا گوشت کھا کر اس کا بقیہ حصّہ کُوفہ کی نہر میں پھینک دیا تو آپ نے مچھلی کی طبعی عُمر کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اتنے سال تک مچھلی کا گوشت کھانے سے پرہیز کیا۔(الخیرات الحسان، ۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک طرف تو وَقْت کے امامِ اعظم ہیں کہ شُبہے والی چیزیں کھانے سے بچنے کا ذِہْن رکھتے ہیں اور دوسری طرف ان کی پیروی کا دَم بھرنے والے ہیں جو جان بُوجھ کر لوگوں سے رِشْوَت کا مُطالَبہ کرتے، سُودی کاروبار چلاتے، امانت میں خیانت کرکے لوگوں کے لاکھوں روپے ہضم کر جاتے ہیں اس کے علاوہ نہ جانے کن کن ذَرائع سے مالِ حرام پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اے کاش! ہم امامِ اعظم کے سچے مُقَلِّد (پیروی کرنے والے) بن جائیں، اے کاش! ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنا نصیب ہو جائے اور ہم بھی ان کی طرح گُناہوں سے بچ کر، خُوب خُوب نیکیاں کما کر اپنی آخرت بنانے میں کامیاب ہو جائیں اور دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و رِیاضت میں مشغول رہیں۔

گنہ کے دَلدَل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں
نکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اعظم ابو حنیفہ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۳)

پڑوسیوں کو بھی ترس آتا!

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

دورانِ عِبادت خوفِ خدا سے روتے رہتے، حتّٰی کہ رات میں اس قدر آہ وزاری فرماتے کہ پڑوسیوں کو بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رحم آجاتا، حضرت سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرَّحْمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امامِ اعظم کی رات میں کثرت سے عبادت کا تذکرہ کچھ یُوں فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیس (30) سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے، کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات ہزار (7000) مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا اسد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس (40) سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

حضرت سَیِّدُنا زائِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد لوگ چلے گئے اور میں مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ میرا اِرادہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی تلاوت شُروع کردی، جب آپ اس آیتِ کریمہ پر پہنچے،

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الطور:۲۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

توطُلوعِ فجر تک اِسے دُہراتے رہے۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ص۳۵۵، ۳۵۲، بتغیر)

اسی طرح ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسجد میں کسی قاریِ قرآن کو یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کرتے ہوئے سُنا، ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴾ (پ۳۰، الزلزال:۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا

دی جائے جیسا اس کا تھر تھرانا ٹھہرا ہے۔ ﷺ تو شِدَّتِ خوف سے فجر تک اپنی داڑھی مُبارَک ہاتھ میں پکڑ کر یہی بات کہتے رہے کہ "ہمیں ذرّہ بھر گُناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۳۵)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا، دو اُلفتِ مُصْطَفٰے خدارا
کروں عمل سُنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:۵۷۳)

ہمارے دن اور رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا کے سبب رو رو کر ساری رات ایک ہی آیتِ مُبارکہ کی تلاوت فرماتے رہے اور فکرِ آخرت میں ایسے گُم ہوئے کہ رات گُزر جانے کا بھی احساس نہ ہوا۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ دن تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی اور ناراضی والے کاموں میں گُزارتے ہی ہیں، راتیں بھی گُناہوں میں بسر ہوتی ہیں، دوستوں کے ساتھ فلمیں ڈرامے دیکھ کر اپنی آنکھیں حرام سے پُر کرتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقریبات میں رات بھر شور شرابے سے لوگوں کی نیندیں خراب کرتے ہیں، انٹرنیٹ و موبائل کے نائٹ پیکجز پر فُضول اور بے حیائی و بے شرمی سے بھرپُور گفتگو میں ساری رات برباد کر دیتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک اپنے دل سے پوچھے کہ کیا ہم نے بھی کبھی اپنے بُزرگوں کی طرح ساری رات عبادت میں بسر کی؟ کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق بیدار ہوا؟ کیا ہم نے کبھی رات کے اندھیرے میں قبر کی تاریکی کا تَصَوُّر جمایا؟ قبر و حشر کی ہولناکیوں کو یاد کر کے خوفِ خدا سے آنسو کا ایک قطرہ بھی بہایا؟ اگر جواب "نہیں" میں آئے تو آج سے یہ تمام کام کرنے کی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کر لیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

سے وابستہ ہو جایئے ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام کرنے کی بھی بھرپُور کوشش کیجئے ، اگر ہم مدنی کاموں کے عامل بن گئے تو دیگر برکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآنِ پاک مع ترجمہ و تفسیر بیان کرنے یا سُننے کی بھی سعادت ملے گی۔

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ "

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام بعدِ فجر "مَدَنی حلقہ" بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین(3) آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان یا تفسیر نُورُ العرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرۂ قادِریہ ، رَضَویہ ، ضیائیہ ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ ان سب کاموں کے دُنیا و آخرت میں بے شُمار فائدے ہیں، منقول ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا۔(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص ۳) اس کے بعد درسِ فیضانِ سُنَّت دیا جاتا ہے جس سے علمِ دین کا فیضان عام ہوتا ہے پھر شَجَرۂ قادریہ ، رضویہ ، ضیائیہ ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور بَرگُزیدہ بندوں کا ذکر ہوتا ہے،یُوں صالحین کے ذکر کی برکتیں لُوٹنے کی سعادت ملتی ہے، حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے:"عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ" یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔(حِلیۃُ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص ۳۳۵) آخر میں اِشراق و چاشت کے نوافل پر مدنی حلقے کا اِخْتتام ہوتا ہے۔مَدَنی حلقے میں جو شجرہ شریف پڑھا جاتا ہے، اس کی برکتوں کی بھی

کیا بات ہے، اس کو روزانہ پڑھنے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، ذِہنی سُکون نصیب ہوتا ہے اور بیماریاں بھی دُور ہوتی ہیں، آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں :

شجرہ شریف کی برکتیں:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ تقریباً پچھلے 4 سال سے میں دردِ سر کے مَرَض میں مُبتلا تھا جو کسی صُورت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، کافی علاج مُعالجہ کرا چکا تھا مگر اس کے باوُجود افاقہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس دَرد سے نجات پانے کی صُورت یُوں بنی کہ ایک دن خوش قسمتی سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اَوراد و وظائف پر مُشتمل سِلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کا شجرہ شریف میرے ہاتھ لگا تو برکت حاصل کرنے کی نِیّت سے اس میں مَوجُود شجرہ شریف پڑھنے لگا، اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ اس کی برکت سے میرے دَردِ سر میں کمی واقع ہوئی ہے جو میرے لیے حیران کُن ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی خوش آئند بات بھی تھی، میں نے پھر دوبارہ اس کو پڑھنا شُروع کیا تو مزید دَرد میں اِفاقہ ہوا، یہ دیکھ کر نہ صرف میرا ایمان تازہ ہو گیا بلکہ میرے مرض کا علاج بھی میرے ہاتھ لگ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب روزانہ شجرہ شریف پڑھنے کی ترکیب ہے، جس کی برکت سے میرے سر کا دَرد بالکل ختم ہو چکا ہے۔ لیکن جس دن ناغہ ہو جائے تو دَرد پھر لوٹ آتا ہے، اس لئے میں روزانہ شجرہ شریف پڑھتا ہوں۔ زندگی بھر اس کو کبھی ترک نہ کرنے کی نِیّت کرلی ہے۔

جو عاشقانِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالب نہیں، اگر وہ بھی شجرۂ قادریہ، رضویہ عطاریہ کی برکتوں سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں تو اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مُرید یا طالب ہو جائیں، اُنہیں بھی اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

کے صدقے شجرہ شریف کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

اگر دَرْدِ سَر ہو کہیں کینسر ہو دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص: 648)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ خلیفہ منصور نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دس ہزار درہم دینا چاہے، امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سوچا کہ میں اگر اس مال کو واپس کرتا ہوں تو خلیفہ کو بُرا لگے اور میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو یہ مجھے ناپسند ہے۔ بالآخر مجھ سے مشورہ کیا، میں نے کہا کہ یہ مال خلیفہ کی نگاہ میں بہت زیادہ ہے، جب یہ دینے کے لیے آپ کو بلایا جائے، تو آپ فرما دیجئے گا: "مجھے امیرُ المُؤمنین سے ایسی امید نہ تھی۔" چنانچہ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دس ہزار درہم دینے کیلئے بلایا گیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی جملہ اِرشاد فرمایا، جب منصور کو یہ خبر پہنچی کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسا کہا ہے تو (خلیفہ اتنی بڑی رقم کو حقیر سمجھ کر ٹھکرا دینے کی وجہ سے امامِ اعظم کو دنیاوی مال کا متوالا سمجھا اور) اس نے امامِ اعظم کو وہ پیسے نہ دیئے۔

(الخیرات الحسان، الفصل الخامس والعشرون، ص: ۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مالداروں سے حُصُولِ مال کے خواہشمند و حریص بالکل نہ تھے جبھی تو خلیفہ کی طرف سے بطورِ تحفہ ملنے

والے دَراہم واپس فرما دیئے۔

مال داروں سے دُوری بہتر ہے!

شیخِ طریقت ،اَمیرِ اہلسنَّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مالداروں سے دُور رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اَربابِ اِقْتِدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے۔ ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تَحائف قَبول کرنے میں آخِرت کیلئے شدِید خطرات ہیں، کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خُوشامد کرنے اور خوا مخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بہُت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، "جو کسی غَنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غَنا(یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا آدھا دین جاتا رہا۔ (کشف الخفاء ج۲ ص۲۱۵ حدیث ۲۴۴۲،ملتقطاً) اعلیٰ حضرت ،امام اہلسنَّت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں:" مالِ دنیا کیلئے تواضُع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر عاجزی کرنا نہیں (لہٰذا) یہ حرام ہوئی۔"

(ذَیْلُ المُدَّعا لِاحسنِ الوِعاء،ص۶۶،ملخصًا)

کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پَلا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:294)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد کی مذمّت:

معلوم ہوا کہ کسی دُنیادار کی بِلا اجازتِ شَرعی محض اُس کی دولت کے سبب عاجزی کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ گُناہ آج کل بَہُت ہی زیادہ عام ہے۔"مالدار آدمی" عام لوگوں کیلئے باعثِ امتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رُعب ہوتا ہے اگرچِہ وہ ایک "پُھوٹی بادام" تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مَغلُوب ہو کر خوامخواہ اُس کے ساتھ خاشعانہ و خُوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والِد گرامی حضرتِ علامہ مولیٰنا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے، "مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔" اور جھوٹی جُھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تَمَلُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِذْب (یعنی جھوٹ) تیسرے اس شخص کا نُقصان، کہ مُنہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، "مدّاحوں (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے مُنہ میں خاک جھونک دو" خُصُوصاً اگر مَمْدُوح (یعنی جس کی تعریف کی گئی) فاسِق ہو، کہ حدیث میں فرمایا، "جب فاسق کی مَدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، رَبّ تَبارَک وَتعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرشُ الرَّحمٰن ہِل جاتا ہے۔ (احسن الوعا لآداب الدعا، ص۲۷۹، آداب طعام، ص۴۹۷)

بھائیو! ہردَم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اس چال سے

مالداروں کی خُوشامد میں ہلاکت ہے بڑی
تُو گُناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تِری

کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال و زَر!
کر قَناعت اختیار اے بھائی تھوڑے رزق پر

دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا اَدب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رَبّ

قلب میں خوفِ خُدا رکھ کر تُو سارے کام کر
کامیابی ہو گی تیری اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر ڈگر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:698)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاروبار میں تقویٰ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مال و دولت کی مَحبَّت بہت بڑی آفت ہے اس کے حُصُول کیلئے انسان دوسروں کو نُقصان پہنچانے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ کاروباری مُعاملات میں حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر حُصُولِ مال کے ناجائز طریقے استعمال کیے جاتے ہیں اور بظاہر مُتّقی و پارسا نظر آنے والے افراد بھی کاروبار میں ہیر پھیر، جُھوٹ اور دھوکہ دَہی جیسے گُناہوں میں مُبتلا نظر آتے ہیں۔ لیکن قُربان جایئے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کہ آپ بھی اپنے زمانے کے بہت بڑے تاجر تھے مگر جس طرح دیگر مُعاملات میں بے مثال تھے، اسی طرح اپنے کاروباری مُعاملات میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری کے مَظْہر تھے۔ چنانچہ

تمام نفع صدقہ کر دیا!

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غُلام آپ کے کاروباری اُمُور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تجارت کی غرض سے اپنا بہت سا مال اس کے حوالے کر رکھا تھا، ایک بار اس غُلام کو تجارت میں تیس ہزار (30,000) دِرہم کا نفع حاصل ہوا، اس نے وہ سارا نفع امام اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کاروبار کی تفصیلات دریافت فرمائیں تو وہ بتانے لگا، باتوں باتوں میں اس نے ایک ایسی وجہ بیان کی کہ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی سچائی سے انکار کر دیا اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں شک پیدا ہو گیا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر شدید ناراضی کا اظہار فرمایا اور اس سے پوچھا: کیا تُو نے اس بیع کا نَفْع تمام نفع میں مکس (Mix) کر دیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحتیاط

کے پیشِ نظر کمالِ تقویٰ کا مُظاہرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اب یہ تمام نفع میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اسے حکم دیا کہ فُقرا کو بلاؤ اور یہ تمام مال ان میں تقسیم کر دو۔

(مناقب للموفق، الجزء الاول، ص ۲۰۲، بتغیر)

"بس پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو" کی دُھن!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! امام اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے صرف شبہے کی بنا پر نفع کی ساری رقم فُقراء میں تقسیم فرمادی اور ہم ہیں کہ اگر ہمیں کاروبار میں کثیر نَفۡع حاصل ہو جائے تو خُوشی سے پُھولے نہیں سَماتے، ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ آیا یہ مال جائز طریقے سے حاصل ہوا ہے یا ناجائز طریقے سے؟ اکثر یہ جُملہ سُننے کو ملتا ہے "پیسہ آنا چاہیے چاہے جہاں سے بھی آئے" سوچئے تو صحیح آج حرام ذرائع سے آنے والا یہ مال بروزِ قِیامت باعثِ وبال بن گیا تو کیا کریں گے؟ اس مالِ حرام کی وجہ سے ہمارا رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا تو ہم کہاں جائیں گے؟ اگر اسی مال کے سبب جہنَّم میں جانا مُقدَّر ٹھہرا تو یقیناً سخت آزمائش میں مُبتلا ہو سکتے ہیں، لہٰذا ابھی وقت ہے حلال و حرام میں فرق کیجئے، اپنے کاروبار میں شرعی رہنمائی کیلئے دارُ الافتاء اہلسنت سے رُجوع کیجئے، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے مدنی چینل کا سلسلہ "**احکامِ تجارت**" بھی بہت معاون ہے، اس سلسلے کو بھی پابندی کے ساتھ دیکھنے کی برکت سے ہم بالخصوص تجارت کے کئی شرعی احکام کی معلومات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ یہ سلسلہ دیکھنے سے کاروباری ترقی کے ساتھ ساتھ سفرِ آخرت کی تیاری کی مدنی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اضافی قیمت واپس کرنے کیلئے سفر!

منقول ہے کہ ایک شخص قیمتی کپڑا لینے مدینہ سے کُوفہ آیا، وہ کپڑا صرف امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ہی تھا، لوگوں نے اسے بتایا کہ جب تم ان کے گودام میں جاؤ اور وہ تمہاری خواہش کے مُطابق تمہارے سامنے کپڑا رکھیں تو بِلا چُون و چرا کپڑا خرید لینا اور بھاؤ طے کرتے وقت بحث مت کرنا کیونکہ ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو خُود ہی مُناسب قیمت بتاتے ہیں، وہ شخص آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُکان پر پہنچا تو ان کے ایک شاگرد سے مُلاقات ہوئی، خریدار سمجھا کہ یہی ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، اس نے کپڑا مانگا تو شاگرد نے کپڑا دکھا دیا، اس نے قیمت پوچھی تو دُکاندار نے ایک ہزار درہم بتائی، اس شخص نے بغیر سوچے سمجھے ایک ہزار درہم دیئے اور سامان لے کر مدینہ واپس چلا گیا، کچھ عرصہ بعد حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی کپڑا طلب فرمایا، تو شاگرد نے بتایا کہ میں نے تو ایک ہزار دِرہم کے بدلے وہ کپڑا فروخت کر دیا تھا، آپ نے شاگرد کو فرمایا تم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو اور زیادہ رقم لیتے ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آئندہ کیلئے اس سے معذرت کر لی اور خود ہزار درہم ساتھ لے کر اس شخص کی تلاش میں مدینۂ منورہ جا پہنچے اور تلاش شروع کر دی۔ ایک شخص کو مسجد میں اسی کپڑے کی چادر اوڑھے نماز میں مشغول دیکھا، آپ نے بھی نوافل شروع کر دیئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: یہ کپڑا جو تم نے اوڑھ رکھا ہے یہ میرا ہے، اس نے کہا: یہ کپڑا آپ کا کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو خود کُوفہ میں امام ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُکان سے خریدا ہے۔ آپ نے پوچھا تم ابُوحنیفہ کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا ابوحنیفہ میں ہوں، کیا تم نے مجھ سے کپڑا خریدا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ تب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے مکمل واقعہ سُنایا اور فرمایا: تم میرا یہ کپڑا مجھے دے دو اور ایک ہزار درہم اس کے سامنے رکھ دیئے، اس نے کہا میں اس کپڑے کو ایک عرصہ تک استعمال کرتا رہا ہوں میرے لیے جائز نہیں کہ استعمال شُدہ کپڑا واپس

دُوں اور ایک ہزار دِرہم بھی لوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا اگر تم ایسا نہیں کرسکتے تو میرا کپڑا مجھے دے دو اور اپنا ایک ہزار درہم واپس لے لو اور جو تم نے استعمال کیا میں تمہیں معاف کرتا ہوں، اس کے باوجود وہ شخص نہ تو کپڑا واپس دینے پر راضی ہوا اور نہ ہی ایک ہزار درہم لئے۔ تب امام ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ سو درہم بھی واپس کیے، کپڑا بھی اس کے پاس رہنے دیا اور معذرت کرکے واپس کُوفہ تشریف لے آئے۔ (المناقب للموفق، الجزء الاول، ص:۱۹۸، ملتقطا)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابُو حنیفہ
زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تجسُّس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا امامِ اعظم ابُو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص:۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امامِ اعظم حضرتِ سَیِّدُنا نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ سے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح علم و فضل میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح عبادت و ریاضت، زُہد و تقویٰ میں بھی آپ کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔

- امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و حُسنِ اخلاق کی اعلیٰ جھلک کی برکت سے ایک غیر مُسلم نے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کا شرف پایا۔

- امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ولیُّ اللہ کے فرمانے پر کاروبار چھوڑا اور علمِ دِین سیکھنے میں ایسے مصروف ہوئے کہ ان کو بہت بڑا مقام حاصل ہوا۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کی ایک انوکھی مثال یہ بھی سُنی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 7 سال تک بکری کا گوشت اِس وجہ سے نہ کھایا کہ کہیں وہ گوشت کُوفے میں چوری ہونے والی بکری کا ہی نہ ہو۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآنِ کریم کے کیسے قاری تھے، آپ کو تِلاوتِ قرآن کا کیسا ذوق و شوق تھا کہ جس جگہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی، اس مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 7 ہزار مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مال و دولت سے کس قدر دُور رہتے تھے کہ خلیفہ منصور نے 10 ہزار درہم دینا چاہے، لیکن آپ نے قبول نہ فرمائے۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک واقعہ یہ بھی سُنا کہ ایک بار اپنے ملازم کی کسی بات میں شک محسوس ہونے کی وجہ سے 30 ہزار دِرہم کا نفع فُقرا میں تقسیم فرما دیا۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کُوفے سے مدینے کا طویل سفر اِختیار کر کے مدینے سے آنے والے گاہک کو 600 دِرہم بھی واپس کیے اور کپڑا بھی اُسی کے پاس رہنے دِیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں بالخصوص اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدنی پُھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسْواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔ (2) ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔ (3) ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی

---

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک... الخ، ۱/۱۰۲، حدیث: ۳۳۷

3 ... مُسندِ احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ درست کرتی ہے (جمع الجوامع ۵/۲۴۹، حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔ [1] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار　　مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...اِحیاءُ العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا... الخ، ۲/۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعْتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذات ہوئی اِنتخاب وَصف ہوئے لاجواب نام ہوا مُصطفٰے تم پہ کروڑوں دُرود
(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل

1 ...ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس... الخ، ۴۳/۱۴۲، رقم: ۵۰۱۲

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ مَحبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَحمتِ عالمیان، مَکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت وبَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کِیا اور جس نے اس میں فَرْض اَدا کِیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جَنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کرائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ ثواب تواُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھُونٹ پانی یا ایک گھُونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے کہ جس کا اوّل (یعنی اِبتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور اسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھُونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، ۱۹۱/۳، حدیث:۱۸۸۷)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ہے اور اس ماہ کی فرض عبادت دوسرے ماہ کے 70 فرائض کے مثل ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) ماہِ رَمَضان کے 3 عشرے ہیں: پہلے عشرے میں رَبّ تعالیٰ مومنوں پر خاص رحمتیں فرماتا ہے جس سے اُنہیں روزہ تراویح کی ہمت ہوتی ہے اور آئندہ ملنے والی نعمتوں کی اَہلِیَّت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے عشرے میں تمام صغیرہ

گُناہوں کی معافی ہے جو جہنّم سے آزادی اور جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ تیسرے عشرے میں روزے داروں کے جنّتی ہونے کا اعلان، وہاں کے داخلے کا (گویا) ویزا اور پاسپورٹ جاری کِیا جاتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۱۴۱-۱۴۰ ابتغیر قلیل وملتقطاً)

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمضان ہے
یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رَمضاں دکھا مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس مہینے یعنی رَمضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت واُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقدّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِسْتِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرماکر اِس کی اَہمیّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی چونکہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی دیوانے اور سچے عاشقانِ رَمضان تھے، لہٰذا یہ حضرات بھی اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع اور محبتِ رَمضان میں مسلمانوں کو مہمانِ رحمٰن کی آمد کی مُبارَک باد دِیا کرتے نیز اُنہیں روزوں کی ادائیگی، شب بیداری اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کی ترغیبیں بھی ارشاد فرماتے چُنانچہ

فاروقِ اعظم اور اِستِقبالِ رَمَضان

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: اُس مہینے کو خُوش آمدِید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا رَمَضان خَیر ہی خَیر ہے خواہ دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینے میں خَرچ کرنا جِہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔

(تَنْبِیہُ الْغافِلِین، باب فضل شھر رمضان، ص۱۷۶، رقم۴۴۷)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ ماہِ رَمَضان کی آمد پر خُوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سُنّت ہے اور جس کی آمد پر خُوشی ہونی چاہئے اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو غمگین اور اَشکبار ہوتے ہیں اور خُطَبَا اس دن میں کچھ اَلوَداعی کَلِمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملخصًا)

اے عاشقانِ رَمَضان! آپ سب کو مُبارَک ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد رَمَضانُ الْمُبارَک اپنے دامنِ کرم میں رحمتوں اور مغفرتوں کے پروانے لئے ہم گُناہگاروں کے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے کہ جس میں نفلی عبادات کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب سَتَّر (70) گُنا بڑھادِیا جاتا ہے، روزے داروں کے وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں اور بے شُمار لوگوں کو جہنّم سے رہائی کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں لہٰذا ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد کے موقع پر خُود بھی خُوشیاں منایئے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی خُوب خُوب مُبارَکباد پیش کیجئے، نیز اس مہینے کی آمد سے قبل دُنیوی مُعامَلات سے فراغت پا کر نماز، روزوں، تلاوتِ قرآن، تراویح اور پورے ماہ یا کم از کم آخری عشرے کے

اجتماعی اِعتِکاف کی برکتیں لُوٹئے اور اپنے لئے راہِ جنّت کو آسان کیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں والے اس مُقدّس مہمان کی آمد پر خُوشی کا عالَم ہوتا ہے اور اِس کا بھرپُور طریقے سے اِستِقْبال کیا جاتا ہے بلکہ کئی مقامات پر کثیر اسلامی بھائی اس ماہِ مُبارَک کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہ کا اِعتِکاف بھی کرتے ہیں نیز جب یہ مہمان رُخصت ہوتا ہے تو اَشک بار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" بھی کیا جاتا ہے۔

نزدیک آرہا ہے رَمَضان کا مہینا ساحل سے حاجیوں کا پھر آلگا سفینہ
آقا! نہ ٹُوٹ جائے یہ دل کا آبگینہ بُلوایئے مدینے دِکھلایئے مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمضان کو رَمضان کہنے کی وجوہات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہ کی شان و عظمت کے پیشِ نظر عُلمائے کرام نے اِس کے کئی اَسمائے مُبارَکہ بیان فرمائے ہیں مگر اِن میں "**رَمَضان**" سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ آیئے! اِس مہینے کو "**رَمَضان**" کہنے کی چند وجوہات بھی سُنتے ہیں چُنانچہ

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "رَمَضَان" یا تو "رحمٰن" کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے، چُونکہ اِس مہینے میں دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہوتی ہے لہٰذا اِسے شَہْرِ رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا کہا جاتا ہے جیسے مسجِد و کعبے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رَمَضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے کہ اِس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی

کام ہوتے ہیں۔روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مگر بحالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔اِس لئے اِس ماہ کا نام رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے یا یہ **"رَمْضَاء"** سے نکالا گیا ہے۔ **"رَمْضَاءُ"** موسمِ خَزاں کی بارِش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور **"رَبِیْع"** کی فَصل خُوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مہینا بھی دِل کے گرد وغُبار دھو دیتا ہے اور اس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بَھری رہتی ہے اِس لئے اِسے رَمَضان کہتے ہیں۔یا یہ **"رَمْضٌ"** سے بنا جس کے معنیٰ ہیں **"گرمی یا جلنا"** چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تَپِش بر داشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جَلاڈالتا ہے،اِس لئے اِسے رَمَضان کہا جاتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ لفظِ رَمَضان میں 5 حُروف ہیں: **ر۔م۔ض۔ا اور ن۔** "ر" سے مُراد رَحمتِ الٰہی، "مِیم" سے مُراد مَحبّتِ الٰہی، "ض" سے مُراد ضَمانِ الٰہی، "اَلِف" سے اَمانِ اِلٰہی، اور "ن" سے نُورِ الٰہی۔ "رَمَضان میں 5 عِبادات خصُوصیت کے ساتھ کی جاتی ہیں۔(1)روزہ (2)تَراویح(3)تِلاوتِ قُرآن(4)اِعْتِکاف اور(5)شبِ قَدْر میں عبادات۔تو جو کوئی صِدْقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کر لے تو وہ اِن 5 اِنعامات کا مُستَحِق ہے۔(تفسیرِ نعیمی،پ ۲،البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵،ص ۲۰۴ تا ۲۰۹ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُور نُور فَضْلِ رَبّ سے مغفِرت کا ہو گیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص ۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ غُفْران ہم گُناہگاروں کے لئے خُدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا ایک عظیمُ الشّان تحفہ ہے۔اس مُقَدَّس مہمان کی آمد تو کیا ہوتی ہے عاشقانِ رَمَضان کی تو خُوشیوں کو چار چاند لگ جاتے ہیں،انوارِ رَمَضان کی روشنیوں سے فضا نُور بار ہو جاتی ہے،عبادات کا ذوق وشوق کئی گُنا بڑھ جاتا

ہے، روزے رکھنے، تراویح کی سعادت پانے، ختمِ قرآن کی محافل سجانے اور شرکت فرمانے، سحری و افطاری کرنے کروانے، زکوٰۃ و فطرات، عُشر و صدقات اور خیرات و مدنی عطیّات ادا کرنے کروانے، تلاوتِ قرآن کرنے، رکوع و سجود میں مشغول رہنے اور مساجد کو آباد کرنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے مختلف مواقع پر ماہِ رَمضان کی خُصُوصِیات و نوازشات کا تَذْکِرہ کرتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے اور بارگاہِ الٰہی سے تقسیم ہونے والے اِنعامات حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! آمدِ رَمضانُ المُبارک اور اس کی برکات پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں اور نیت کرتے ہیں کہ خُوب خُوب نیکیوں کے ذریعے اس ماہِ مُبارک کا بھرپور اِستِقْبال کریں گے۔ چُنانچہ

جنّتی نعمتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب رَمضانُ المُبارک کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کِیا جاتا، جو بندۂ مومِن اس مہینے کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے بدلے پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنادِیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60،000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی بناوٹ ہوگی جن پر سُرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب بندہ رَمضان المُبارک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ رَمضان سے لے کر اس دن تک کئے

گئے (صغیرہ) گناہوں کو بخش دِیا جاتا ہے، اس کے لئے روزانہ ستر ہزار (70،000) فرشتے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک اِسْتِغْفار کرتے ہیں، اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنّت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ جس کے سائے میں کوئی سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے۔

(شعب الایمان، فضائل شھر رمضان، باب فی الصیام، ۳/۳۱۴، حدیث: ۳۶۳۵)

بَرَکتوں والا مہینا

حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رَمَضان کی آمد کے موقع پر ایک دن ارشاد فرمایا: تمہارے پاس برکت والا مہینا رَمَضان آگیا کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی فرماتا اور (تم پر) رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا اور دُعا قبول فرماتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری نیکیوں کی رَغْبت دیکھتا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے، لہٰذا اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اچھے اعمال پیش کرو کیونکہ بدبخت وہی ہے جو اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم رہا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی شھور البرکۃ وفضل شھر رمضان، ۳/۳۴۴، رقم: ۴۷۸۳)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

جنّتی حُوریں

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، میں نے مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمِیْن، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک جنّت کو ایک سال سے

دوسرے سال تک ماہِ رَمَضان کی آمد کے لئے سجایا جاتا ہے، جب رَمَضانُ المُبارَك کی پہلی رات تشریف لاتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے مُثِیرہ کہا جاتا ہے، (اس ہوا کے چلنے سے) جنّت کے پتّے اور دروازوں کے پٹ ہِلنے لگتے ہیں اور ایسی دلکش آواز پیدا ہوتی ہے کہ اُس سے زیادہ خُوبصورت آواز کسی نے نہ سُنی ہو گی، پھر بڑی آنکھوں والی حُوریں باہر نکلتی ہیں اور جنّت کی بالکونیوں پر کھڑی ہو کر یوں پُکارتی ہیں: کوئی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارنے والا تاکہ وہ اس کی (ہم سے) شادی کرائے؟ پھر وہ پوچھتی ہیں: اے رضوانِ جنّت! یہ کون سی رات ہے؟ تو حضرت سَیِّدُنا رضوان عَلَیْہِ السَّلَام لَبَّیْك کہتے ہوئے جواب دیتے ہیں: یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے رضوان! جنّت کے دروازے کھول دو، اے مالک! جہنّم کے دروازے بند کر دو، اے جبریل! زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو زنجیروں سے باندھ کر سمندر میں ڈال دو تاکہ وہ میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت کے روزوں میں فساد نہ ڈالیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضان کی ہر رات میں ایک منادی کو 3 مرتبہ یہ نِدا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ جس کی مراد میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ جس کی توبہ میں قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا جسے میں بخش دُوں؟

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان احتساباً...الخ، ۲/۲۰، حدیث: ۱۴۹۹ ملتقطاً)

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برَکتیں ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور برَکتوں کی کان ہے
عاصِیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پَیام جھوم جاؤ مجرمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے قربان کہ وہ اپنے معصوم فرشتوں کو اس ماہِ مُقَدَّسہ کی پہلی شب میں جنّت کے دروازے کھولنے، جہنّم کے دروازے بند کرنے اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دینے کے اَحکامات ارشاد فرماتا ہے نیز ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ایک ندا دینے والا لوگوں کو بارگاہِ خُداوندی میں مرادیں مانگنے، توبہ کرنے اور بخشش و مغفرت کا سوال کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دُنیوی مُعامَلات میں اُلجھے رہنے کے بجائے رَمضانُ المُبارک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو ضروری کاموں سے کسی حد تک فارغ کرلیں اور فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ رَمَضانُ المُبارک کے خُصُوصی فُیُوض و برکات حاصل کرنے کے لئے اس میں سُنَن و مُستَحبّات، تلاوتِ قرآنِ کریم، تراویح و اِعتکاف اور دیگر عبادات کی کثرت کریں بلکہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا کم از کم آخری عشرے کے اِعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرکے ماہِ صیام کے قدر دانوں میں شامل ہوجائیں، روزانہ دن اور بعدِ تراویح ہونے والے 2 مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر شامل ہوکر علمِ دین حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول کی فہرست میں ہم بھی اپنا نام لکھوالیں اور رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے بخشش و مغفرت کے حقدار بن جائیں۔ آیئے ترغیب کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت کے بارے میں تین (3) روایات سُنتے ہیں تاکہ اُنہیں سُن کر ہم بھی اپنا مدنی ذہن بنائیں اور اس ماہِ مُبارک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو عبادت و اِعتکاف کے لئے تیّار کرلیں۔

1. اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَہٗ ثُمَّ لَمْ یَأْتِ فِرَاشَہٗ حَتّٰی یَنْسَلِخَ جب ماہِ رَمضان تشریف لاتا تو نبیِّ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادتِ الٰہی کیلئے کمربستہ ہوجاتے پھر سارا مہینا اپنے بستر مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۴)

2. کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ وَکَثُرَتْ صَلَاتُہٗ وَابْتَہَلَ فِی الدُّعَاءِ وَاَشْفَقَ مِنْہُ جب ماہِ رَمضان تشریف لاتا تو شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مُبارک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا، نماز کی کثرت فرماتے، گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور خوفِ خُدا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵)

3. اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ کُلَّ اَسِیْرٍ وَاَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ جب ماہِ رَمضان آتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قیدی کو رِہا کر دیتے اور ہر سائِل کو عطا فرماتے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۱، حدیث: ۳۶۲۹)

رو رو کے مُصْطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہو گا
دُر بے بہا دیئے ہیں دریا بہا دیئے ہیں میرے کریم سے گر قطرہ کِسی نے مانگا

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المُبارَک کی بَرَکات سے فیضیاب ہونے، اس ماہ میں خُود بھی بکثرت عبادات کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلانے بلکہ اپنے علاقے میں بھی اس کی دُھومیں مچانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **”عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَۂ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گُناہوں سے تائب ہوگیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

نِیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپَڑوَنج (گُجرات، ھند) پہنچا، **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفرادی کوشش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شَفْقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول کی

1۔۔۔ حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2۔۔۔ شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچّی توبہ کی، داڑھی مُبارَک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہو گئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تَر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ ہی دنوں بعد رحمتوں اور برکتوں والا عظیمُ الشّان مہینا آنے ہی والا ہے جو ہم گناہگاروں کی بخشش کا سامان لئے 11 ماہ بعد صرف 29 یا 30 دن کے لئے تشریف لاتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اس ماہ کی زیادہ سے زیادہ تعظیم و توقیر بجالائیں نیز نمازوں، روزوں، تلاوتِ قرآن، ذکر و اَذکار، دُرود و سلام، تراویح، حمد و نعت و منقبت، شب بیداری، تراویح، صلوٰۃُ التسبیح، گریہ وزاری اور توبہ و اِستغفار کر کے رات دن برسنے والی رحمت کی چھما چھم بارش سے فیض حاصل کریں۔ یقیناً خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے اس پاکیزہ و مُقدَّس مہمان کی قدر کرتے اور اس کا ادب و احترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! اِحترامِ رَمضان کی بَرکات پر مشتمل ایک ایسے غیر مسلم کی حکایت سُنیے جسے احترامِ رَمضان ہی کی وجہ سے ایمان کی دولت سے مالامال کر دِیا گیا۔ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے چُنانچہ

اِحترامِ رَمضان اور بخشش کا سامان

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف "فَیضَانِ رَمضان" کے صفحہ 909 پر نقل فرماتے ہیں کہ بُخارا میں ایک غیر مسلم رہتا تھا ایک مرتبہ رَمضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر (یعنی کُھلے عام) کھانی شُروع کر دی۔ اس نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رَسید کر دِیا اور خُوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمضانُ الْمُبارک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دِیا: ابّا جان! آپ بھی تو رَمضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا، تُو تو غیر مسلم تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: واِقعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحترامِ رَمضان کی بَرکت سے مجھے ایمان کی دولت اور مرنے کے بعد جنّت سے سرفراز فرمایا۔

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں ۔۔۔ جن کے پَلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں

تیری رَحمت کیلئے شامِل گنہگاروں میں ہوں ۔۔۔ بول اُٹھی رَحمت نہ گھبرا میں مَدد گاروں میں ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رَمَضانُ المُبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک غیر مسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرف دَولتِ اِیمان سے نوازدِیا بلکہ اُسے جنّت میں بھی داخل فرمادِیا۔ اِس واقعے سے خُصوصاً اُن غافل مسلمانوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوُجود رَمَضانُ المُبارَک کا بِالکل اِحتِرام نہیں کرتے اور گرمی کی شدّت کا بہانا بنا کر **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ روزے قضا کر ڈالتے ہیں، پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان، گٹکے، مین پوریاں وغیرہ اَشیا چباتے حتّٰی کہ بعض تو اتنے بیباک و بے مُرَوَّت ہوتے ہیں کہ سرِ عام مشروبات پیتے بلکہ بِریانیاں اور سموسے وغیرہ کھاتے بھی نہیں شرماتے، یوں ہی بعض نادان روزہ رکھنے کے باوُجود **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ تاش، شَطْرَنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز کھیلنے، فِلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سنّنے وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں آتے۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اپنی موت، اس کی تکالیف نیز قبر و حشر کے مُعاملات پر غور کریں اور سوچیں کہ ماہِ رمضان کی ناقدری اور اس کا تقدُّس پامال کرنے کے سبب اگر عذابِ قبر یا عذابِ جہنّم میں مُبتلا کر دِیا گیا تو ہمارے نرم و نازک جسم رَبّ تعالٰی کے عذابِ شدید کو کیسے سہہ سکیں گے۔ یاد رکھئے! ماہِ رَمضان کی بے حُرمتی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ رَمضان" کے صفحہ 89 سے رَمضانُ المُبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے ایک شخص کا عبرتناک واقعہ سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے چُنانچہ

رَمضان کی بے حُرمتی کی سزا

منقول ہے، ایک بار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ

الْکَرِیْم زِیارتِ قُبور کے لئے کُوفہ کے قبرِستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی میں عرض گزار ہوئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً قبول ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے تھے تمام اُٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کررہا ہے: یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ یعنی اے علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردِیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! آپ اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمضانُ المُبارَک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔

مَولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، اے علی! ہم نے تمہاری شِکَستہ

دِلی(یعنی اُداسی)کے سبب اِسے بخش دِیاچُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔(انیسُ الْواعِظین، المجلس الثانی فی الایمان والصلاۃ وصوم رمضان،ص ۲۶-۲۵)

مغفِرت کروایئے جنّت میں لے کے جایئے واسِطہ حَسَنَین کا مولیٰ علی مشکلکُشا

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص ۵۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس بد بخت نے رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کرنے کے بجائے اس کی بے حرمتی کی اور خُدا تعالیٰ کے غضب سے بے پرواہو کر گناہوں میں مشغول رہاتو اس بدنصیب کا کس قدر بھیانک انجام ہوا کہ مرنے کے بعد وہ عذابِ قبر میں گرفتار ہو کر بُری طرح ذلیل ورسواہوا، غور تو فرمایئے کہ ماہِ رَمَضان میں روزہ رکھ کر گناہ کرنے والوں کا جب یہ حال ہے تو جو نادان مسلمان بلا وجہِ شرعی اس ماہ میں سِرے سے روزے ہی نہیں رکھتے، کھلے عام کھاتے پیتے بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِلا خَوف وخطر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں تو ان کا انجام کس قدر دردناک ہو گا لہٰذا اپنی کمزوری پر ترس کھایئے، گھبرا کر جھٹ پٹ گناہوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کیجئے اور نماز وروزوں کی پابندی شروع کر دیجئے۔ یاد رکھئے کہ بِلا اجازتِ شرعی ماہِ رَمَضان کے روزے نہ رکھنا بہت بڑی محرومی کا سبب ہے۔ آیئے! اِس ضمن میں 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چُنانچِہ

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبغیر مَرَض نہ رکھا توزمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔

(بخاری،کتاب الصوم،باب اذا جامع فی رمضان، ۶۳۸/۱، حدیث: ۱۹۳۴)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے تو وہ شخص بد بخت ہے، جس نے اپنے والِدین یااس میں سے کسی ایک کو پایا مگر ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کِیا تو وہ بھی بد بخت ہے، جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی بد بخت ہے۔(معجم اوسط، من اسمه علی، ۶۲/۳، حدیث: ۳۸۷۱)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی اس میں روزہ خوروں، والدین کے نافرمانوں اور دُرُود شریف پڑھنے میں بُخْل سے کام لینے والوں کے لئے عبرت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں لہٰذا ان کاموں میں مُبْتَلا رہنے والوں کو چاہیے کہ آج ہی ماہِ رَمَضان کے روزے چھوڑنے، والدین کا دل دکھانے اور دُرُود شریف کے مُعاملے میں کنجوسی کا مظاہرہ کرنے کی بُری عادات سے پیچھا چُھڑا کر اپنی آخرت سنوار لیں۔ یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ والدین کی اطاعت صرف جائز کاموں میں ہی کی جاسکتی ہے کیونکہ خلافِ شرع کاموں میں کسی کی اطاعت کرنا شرعاً جائز نہیں جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والدین کی اطاعت کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جائز باتوں میں اپنے والدین کی اطاعت کرنا فرض ہے اگرچہ وہ خُود گناہِ کبیرہ میں مُبتَلا ہوں کیونکہ اُن کے گناہ کا وبال اُنہی پر ہے

اوراس کے سبب کوئی شخص بھی جائز کاموں میں ان کی اطاعت سے بَرِیُٔ الذِّمّہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں! اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کریں (مثلاً داڑھی کٹوانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے، بے پردگی کرنے یا ناجائز فیشن اپنانے کا کہیں) تو اِن کاموں میں ان کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۵۷ ملخصاً)

آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بھی شخص کی اِطاعت (جائز) نہیں، فرمانبرداری تو صرف نیک کاموں میں (ہی جائز) ہے۔

(بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد، ۴/۴۹۳، حدیث: ۷۲۵۷)

اسی طرح جب بھی مکی مَدَنی آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں تو اُس وَقت یاد سے دُرُود شریف پڑھنے کی عادت بنائیے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ خیر کے وقت دُرُودِ پاک نہ پڑھنے والے کو حدیثِ پاک میں کنجوس کہا گیا ہے چُنانچہ

تاجدارِ اَنْبیاء، محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبَخِیْلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب قول رسول اللہ رغم انف رجل، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جَلسۂ ذکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجب، خواہ خُود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو (100) بار ذکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور دُرُود شریف اس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/۱۰۱)

یانبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور　　بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”فَیضانِ رَمضان“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ رَمضان سے مالا ہونے، اِطاعتِ والِدَین کا جذبہ پانے اور دُرُود وسلام کی عادت اپنانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **”فیضانِ رَمضان“** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں روزوں، تَرَاوِیح، سحر و اِفطار، اِعْتِکاف، صَدَقَۂ فِطر اور عِیْدُ الْفِطر وغیرہ کے فضائل و اَحْکام کو آسان ترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ اس ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں لہٰذا ان روزوں کے شرعی مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے اور **”فیضانِ رَمضان“** میں روزے کے عمومی مسائل و اَحْکام موجود ہیں لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمضان کی ایک عظمت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو اسی مہینے میں پوشیدہ رکھا ہے اور شبِ قدر وہ عظیم رات ہے جس میں کی جانے والی عبادت ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اِسی مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

ایک بار پورے ماہِ مُبارَک کا اِعْتِکاف فرمایا چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکم رَمَضان سے 20رَمَضان تک اِعْتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اور پھر درمیانی عَشرے کا اِعْتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعْتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر...الخ، ص ۵۹۴، حدیث: ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر سال نہ سہی تو زہے نصیب! زندگی میں کم از کم ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے اِعْتِکاف کی مدنی بہاریں لُوٹنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعْتِکاف کرنے کی بے شُمار برکتیں ہیں کہ جتنے دن مسلمان اِعْتِکاف میں رہتا ہے اگر کوشش کرے تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے نیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعْتِکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جائیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا چُنانچہ

تاجدارِ حرم، سراپا جود و کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے: **ھُوَ یَعْکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا** یعنی اِعْتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے تمام نیکیوں کا ثواب ایسے ہی دِیا جائے گا جیسے نیکیاں کرنے والے کو دِیا جاتا ہے۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الصیام، باب: فی ثواب الاعتکاف، ۲/۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِعْتِکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گُناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ

اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے میل جول کے باعث ہوتی ہے، معتکف دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے ہوتا ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اِعتِکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ خُود بُری باتیں کرتا ہے نہ کرواتا ہے۔(مزید فرماتے ہیں کہ) اِعتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی خیریت معلوم کرنا، نمازِ جنازہ میں حاضری وغیرہ اُسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۷ ملتقطاً و ملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دِیے گئے جدول کے مطابق اعتکاف کرنے والے عاشقانِ رمضان کی مدنی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے، اجتماعی اِعتِکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے وجود میں آنے سے چند سال پہلے رَمَضَانُ الْمُبارَک میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے نُور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) میں تنہا اِعتِکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید 2 اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کے لئے تیّار ہو گئے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اجتماعی اِعتِکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعی اِعتِکاف کیا گیا کم و بیش 60 اسلامی بھائیوں نے اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ہمراہی میں اِعتِکاف کرنے کی سَعادَت

پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف مُمالک میں پہنچ گیا ہے یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے اور آخِری عَشرے کے اجتماعی اِعتِکاف کا اہتمام کِیا جاتا ہے جن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے ہیں نیز کئی مُعتَکِفِین اختتامِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ، 1 ماہ، 12 دن اور 3 دن کے لیے سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رمضان، اس اعتکاف کی برکتوں اور مدنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ **63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12 روزہ مدنی کورس** بھی کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ان عظیم سعادتوں سے حصہ پانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، مشورہ ہے کہ آج ہی کسی ذِمہ دار اسلامی بھائی سے رابطہ کرکے اجتماعی اِعتِکاف کا فارم حاصل کیجئے اور اچھی طرح پڑھ کر اُسے پُر کرکے جمع کروادیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جو عاشقانِ رمضان عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبتِ بابرکت میں اعتکاف کرنے کے خواہشمند ہوں، وہ متعلقہ نگرانِ ڈویژن مشاورت یا نگرانِ کابینہ کی اِجازت سے اپنا فارم جلد جمع کروادِیجئے تاکہ تاخیر کی صُورت میں جگہ کی کمی کی وجہ سے کوئی آزمائش نہ ہو۔

اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خُوب مدنی بہاریں ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اجتماعی اِعتِکاف کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبد الرزّاق عطاری رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ جو کہ ٹنڈو جام کی ایک یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بچّے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے مگر وہ خُود نمازوں اور سُنّتوں سے دُور تھے اور ذہن مکمَّل طور پر دُنیاداروں والا تھا۔ رَمَضانُ المُبارَک میں اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں اجتِماعی اِعتِکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچّوں کی امّی ناراض ہو کر میکے جابیٹھی ہیں اگر میں اِعتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی چُنانچہ وہ آخِری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک (غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء) میں زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے فیضانِ مدینہ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتکف ہو گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانات، رقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دِیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عَہد کِیا۔ داڑھی مُبارَک و عمامہ شریف سے آراستہ ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اِعتِکاف کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپَس آگئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی خَتْم ہو گئیں۔ اِعتِکاف کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے، مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کئے اور مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات 27 ربیع النّور شریف غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء کو ان کا انتقال ہو گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی خُوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وَفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مِصرع تھا کہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضلِ رَبّ سے ہدایت بھی جائے گی مل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تنگ دستی کا حل بھی نکل آئے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَاللہ مل جائے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتِجا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہوگا راضی خُدا، خُوش شہِ انبیاء مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۳۹ تا ۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر کم و بیش 103 شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِیْن کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ علم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا ہمیں بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکراُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں کے جامعۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ ،(متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔داخلوں کے خواہشمند اپنے اپنے شہروں کے جامعۃ المدینہ للبنین وللبنات میں ہاتھوں ہاتھ رابطہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اِستِقبالِ رَمضان کے بارے میں سُنا کہ

- ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہِ مُبارک کی آمد سے پہلے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس ماہِ محترم کی شان و عظمت بیان فرماتے اور روزے رکھنے اور تراویح پڑھنے کی ترغیب بیان فرماتے۔
- اس میں ہمارے لئے بھی ترغیب ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مُبارَک کا اس عظیمُ الشّان طریقے سے اِستِقبال کریں کہ گُناہوں سے ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کرلیں، خُوب خُوب نیکیاں کریں، نمازوں کی پابندی کریں، تراویح کا خُوب اہتمام کریں اور خُوب خُوب صدقہ و خیرات کریں بلکہ ہوسکے تو اپنے صدقاتِ واجبہ اور نافلہ کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں، دوستوں اور محلے داروں سے بھی دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کریں۔
- قرآن و حدیث میں اس عظمت والی رات کو ہزار (1000) مہینوں سے افضل قرار دِیا گیا ہے، اسی شبِ قدر کی تلاش میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِعْتِکاف فرماتے بلکہ ایک مرتبہ تو پورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک کا اِعْتِکاف بھی فرمایا لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے زندگی میں کم از کم ایک بار تو پورے ماہ کا اِعْتِکاف کی سعادت لازمی حاصل کریں، بلکہ تمام اسلامی بھائی کوشش کریں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں پورے ماہ کا اِعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کریں، اس کی برکت سے خُوب خُوب علمِ دین سیکھنے کو بھی ملے گا، عمل کا جذبہ بھی بڑھے گا، آسانی سے عبادت بھی کر سکیں گے اور گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

تِری سنّتوں پہ چل کر مری رُوح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۱۶۳/۴، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث:۱۷۵

رَحم فرمائے۔(معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸،حدیث:۱۲۲۸۴)❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے،منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے،چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی)ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴)❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے)کہے ۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والاخُود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶،۳/۴۷۶)❀جواب سن کر چھینکنے والا کہے:یَغْفِرُ اللہُ لَنَاوَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)یا یہ کہے:یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَولا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالعزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ شبِ اسریٰ کے دُولہا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکْر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِپاک کی برکت یہ ہے کہ جب وہ (ملائکہ) نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِپاک پڑھتے ہیں تو جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنة، باب فی زیادۃ

الجنة...الخ، ۳۳۸/۲)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائق بخشش، ۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنّت، پیارے نبی! کیسی شان ہے آپ کی کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک جنّت میں داخلہ ہر کسی پر حرام و ممنوع فرما دیا گیا ہے کیونکہ جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے، اے خدا کے پیارے محبوب! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہو۔ (شرح حدائق بخشش، ۹۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔

1 . . . معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظلم کی دردناک سزا

حضرت امام محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کاٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: ”میرا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے (Fisherman) سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی میں طبیب (Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا سُوجا ہوا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا ورنہ بعد میں سارا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہو گیا، مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پَل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کُہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: ” اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اَعضاء کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے

پاس جاؤاور اس کوراضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔"میں نے بڑی مشکل سے مچھیرے کوڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے اس کے پاؤں میں گر گیا۔اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا:"میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا،" پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا:"میرے بھائی! میں نے تمہیں معاف کیا۔"میں نے اسے گواہ بنا کر آیندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی۔ (کتاب الکبائر، ص۱۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کسی پر ظلم وستم کرنے سے اُخروی عذاب کے ساتھ بسا اوقات دنیا میں بھی ظالم کو دردناک سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، دہشت گردوں،لُٹیروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عِبرت حاصل کرنی چاہئے۔ انہیں اپنے انجام سے ہرگز بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو ظالم لوگ ذِلّت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھنے والا،ان کی موت پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہوتا،یہ تو دنیا کی ذِلّت ہے جبکہ آخِرت کا عذاب اور بروزِ محشر کی رُسوائی اور حساب و کتاب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ ظلم سے مراد صرف یہی نہیں کہ کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں،کسی کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر اس پر مِرچیں ڈال دی جائیں، کسی زندہ جان کے ناخن کھینچ لئے جائیں،یا کسی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھا جائے بلکہ کسی کا حق مارنا، کسی کو بِلاوجہ تنگ کرنا اِیذا پہنچانا بھی ظلم ہی کے زُمرے میں آتا ہے جو کہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی اور اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے۔ آیئے! پہلے **ظلم کی تعریف** سن لیجئے پھر اس کی **مذمت** اور اس کے **انجام** کے بارے میں سنیں گے، چنانچہ

ظلم کی تعریف

حضرت شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب "اَلتَّعرِیفَات" میں ظُلم کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔ (التعریفات للجرجانی، باب الظاء، ص ۱۰۲) شریعت میں ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بِغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶ص۶۶۹)

افسوس صد افسوس! آج کل لوگ اپنے اَنجام سے بے خوف ہو کر ظلم و زیادتی کرتے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرتے ہیں، لوگوں کے مال و جائیداد پر قبضہ کرتے ہیں، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس انداز سے مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ہم دنیا میں چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کرلیں اور بے خوف ہو کر گھومتے پھریں، مگر یہ بھی یاد رکھئے! مرنے کے بعد ہر ظلم کا حساب دینا ہو گا۔ بہت سے ایسے ظالم و جابر لوگ گزرے، جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلا کرتے تھے، جن کے ظُلم و جبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُنتے ہی لوگ لرز جاتے تھے، شاید وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے ، بالآخر موت نے انہیں اپنے شِکنجے میں لے کر ان کا غرور و تکبر ہمیشہ کے لیے خاک میں مِلا دیا۔

آیئے! ایسے ہی ایک ظالم بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

ظالم بادشاہ کا عبرت ناک انجام!

کسی ملک میں ایک ظالم و مغرور بادشاہ رہتا تھا۔اس نے ایک عظیم الشان(Magnificent) محل بنوایا اور اس کی تعمیر پر کافی مال خرچ کیا، تعمیر مکمل ہونے کے بعد بادشاہ نے اپنے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور محل دیکھنے کیلئے چل پڑا۔اندر سے دیکھنے کے بعد اس نے محل کے اِرد گِرد چکر لگا کر بیرونی حصے کا مُعائِنہ شروع کر دیا۔ایک جگہ رُک کر اس نے ایک جھونپڑی(Cottage) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ ہمارے محل کے ساتھ جھونپڑی کس نے بنائی ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا:"چند روز سے یہاں ایک مسلمان بوڑھی عورت آئی ہے، اسی نے یہ جھونپڑی بنائی ہے اور وہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کرتی ہے۔بادشاہ یہ سن کر بڑے غُرور کے ساتھ بولا:"اس غریب بڑھیا کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ ہمارے محل کے قریب جھونپڑی بنائے،اس جھونپڑی کو فوراً گرا دو۔"حکم پاتے ہی سپاہی جھونپڑی کی طرف بڑھے، بڑھیا اس وقت وہاں موجود نہ تھی۔ سپاہیوں نے آن کی آن میں اس غریب بڑھیا کی جھونپڑی کو ملیامیٹ کر دیا۔بادشاہ جھونپڑی گروانے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ اپنے نئے محل میں چلا گیا۔ جب بڑھیا واپس آئی تو اپنی ٹُوٹی ہوئی جھونپڑی کو دیکھ کر بڑی غمگین ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی جھونپڑی گروائی ہے۔تو اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پاک پروردگار! جس وقت میری جھونپڑی توڑی جا رہی تھی، میں موجود نہ تھی لیکن میرے رحیم و کریم پرودگار! تُو تو ہر چیز دیکھتا ہے، تیری قدرت تو ہر شے کو محیط ہے، تیرے ہوتے ہوئے تیری ایک عاجز بندی کی جھونپڑی توڑ دی گئی۔اس بُڑھیا کی آہ و زاری اور دعا مقبول ہوئی۔اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اس پورے محل کو بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت

تباہ وبرباد کردو۔ حکم پاتے ہی حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے اور سارے محل کو اس ظالم بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت زمین بوس کردیا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والستون بعدالمائۃ، ۱۷۶)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نصیحت کے مدنی پھول لُٹاتے ہوئے فرماتے ہیں:

بادشاھوں کی بکھری ہوئی ھڈیاں　　کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حکمراں

اِحتِساب اِسکا گزرے گا تم پر گراں　　حشر میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی پکڑ بڑی سخت ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ ظلم اور غرور و تکبر کرنا اللہ پاک کو بالکل پسند نہیں۔ جب کوئی نادان غرور و تکبر کے نشے میں کسی کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتا ہے تو اللہ پاک کا غضب جوش میں آجاتا ہے، پھر ظالم چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اسے آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ظالموں کیلئے نشانِ عبرت بنادیتا ہے۔ بِلاشبہ اس حکایت میں ان نادانوں کیلئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جو کثرتِ مال و دولت، خاندان اور اعلیٰ منصب یا وزارت وغیرہ کے گھمنڈ (Pride) میں لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ قہرِ الٰہی سے ڈریں اور ظلم جیسی تباہ کُن آفت سے فوراً توبہ کرلیں ورنہ یاد رکھئے! اللہ پاک ظالم کو مہلت (Respite) دیتا ہے مگر جب پکڑ فرماتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سیّدُنا ابُو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ۝۱۰۲ (پ ۱۲، ہود ۱۰۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظُلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمة۔ الخ، ۳/ ۲۴۷، الحدیث: ۴۶۸۶)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ صاوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر ظُلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظُلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے اور جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ اُمتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو عام ہے۔ (تفسیر صاوی، ہود تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۳/ ۹۳۱)

مُعاشرے سے ظُلم کا خاتمہ کرنے میں دینِ اسلام کا کردار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو پھر اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یقیناً ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے، جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے ہیں، لوگوں کی عزّتوں کا تحفظ نہیں رہتا، مُعاشرے کا امن وسکون تباہ ہو جاتا ہے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور مسلمانوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔ دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا بڑا محافظ اور معاشرے میں امن وسکون قائم رکھنے والا مذہب (Religion) ہے۔ اسی لئے اسلام نے ہر اس کام سے

منع کیا ہے جو بندوں کے حقوق تَلَف کرنے کا سبب بنتا ہو۔ ان کاموں میں ظلم کا کردار چونکہ دوسرے افعال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے بھی انتہائی اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن و سکون کی زندگی بسر کریں۔ ان میں سے ایک اِقدام (Step) یہ ہے کہ جہاں کسی پر ظلم ہوتا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ظالم کو روکنے کی کوشش کریں، اسے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے ظلم کی وعیدوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ سنائیں کہ نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

(1) اے لوگو! اللہ پاک سے ڈرو، خُدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک اس ظالم سے انتقام لے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الظلم والغضب، ۲/۲۰۲، الحدیث: ۷۶۲۱، الجزء:۳)

(2) ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: "آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللہِ" یعنی یہ اللہ کریم کی رحمت سے مایوس ہے۔ (مسند الفردوس، باب المیم، ۲/۲۹۷، الحدیث: ۶۲۳۲)

(3) ارشاد فرمایا: ظلم اور قطع رحمی (یعنی رِشتے داری ختم کرنا) کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں، جس کے مُرتَکِب (یعنی کرنے والے) کو اللہ پاک آخرت میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دینے میں جلدی کرتا ہو۔ (سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/۲۲۹، الحدیث: ۲۵۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں امن کی فضاء قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹ "ظلم" کو ختم کرنے کیلئے ہم جب کسی کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ! یہ ہَولناک (Horrible) وعیدیں سُن کر ہوسکتا ہے، اس کے دل میں خوفِ خدا

پیدا ہو جائے اور وہ ظلم سے باز آجائے۔ مُعاشرے سے ظلم کا خاتمہ کرنے کیلئے ہمیں اپنے بُزرگانِ دِین کے طرزِ عمل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ وہ حضرات ظالم کی اصلاح کی نیت سے بِلا جھجک اور بے دھڑک حق بات کہہ دیا کرتے اور اسے ظلم سے روک دیا کرتے تھے۔

احمد بن طولون انصاف پسند کیسے بنا؟

آیئے! ظلم کو روکنے سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا ایک واقعہ سُنتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ احمد بن طُولون کے عادل(اِنصاف کرنے والا) بننے سے پہلے جب وہ لوگوں پر ظلم کرنے لگا تو لوگ اس کے ظلم سے نجات پانے کے لئے حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کی شکایت کی۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا: وہ کس وقت سواری پر نکلے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کل نکلے گا۔ آپ نے ایک مکتوب لکھا اور اس راستے میں تشریف فرما ہوگئیں، جہاں سے احمد بن طُولون نے گزرنا تھا۔ جب وہ گزرا تو آپ نے فرمایا: اے احمد! اے ابنِ طُولون! جب اس نے دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور گھوڑے سے اُتر آیا اور مکتوب لے کر پڑھنے لگا، جس میں لکھا تھا: ”تم بادشاہ بنے تو تم نے لوگوں کو قید کیا، تم قادر ہوئے تو تم نے لوگوں کو مجبور کیا، تمہارے ذمہ کفالت ہوئی تو تم نے لوگوں پر ظلم کیا، لوگوں کے رزق پر تجھے ضامن بنایا گیا تو تُو نے انہیں محروم کیا اور تُو یہ بھی جانتا ہے کہ ظلم کا تیر پار ہوتا ہے، خطا نہیں جاتا خاص کر ان دلوں سے جنہیں تُو نے دُکھ دیا، ان جگروں سے جنہیں تُو نے بھوکا رکھا اور ان جسموں سے جنہیں تُو نے بےلباس رکھا، یہ بات ممکن نہیں کہ مظلوم مرجائیں اور ظالم ہمیشہ باقی رہیں۔ تیری مرضی تُو جو چاہے کر ہم صبر کریں گے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ظلم کی شکایت کریں گے۔“ (اسے پڑھ کر اس پر بہت اثر ہوا) اس کے بعد احمد بن طُولون لوگوں کے درمیان فیصلوں میں عدل کرنے لگ گیا۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف، ۱/۱۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ظالموں کی مدد بھی بُری ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدتنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا نے جب اس ظالم شخص کی اصلاح کرتے ہوئے اسے سمجھایا تو وہ اپنے ظلم سے باز آگیا اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کرنے والا بن گیا۔ حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا بڑی پاکباز خاتون تھیں، آپ دن میں روزہ رکھتیں اور رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں، حرمِ نبی سے کبھی جُدا نہ ہوتیں، آپ نے 30 حج کئے، جن میں سے اکثر پیدل کیے تھے، آپ کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر زار و قطار رویا کرتیں اور بارگاہِ الٰہی میں فریاد کرتیں: خدایا! مجھے اپنی رِضا پر راضی رکھ۔ (نور الابصار، ص ۳۹۰)

ہمیں بھی چاہیے کہ کسی پر ظلم ہوتا دیکھ کر مظلوم کی مدد کریں، اپنی قدرت کے مطابق ظالم کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں اور خود بھی اپنے بال بچوں، رشتہ داروں، ملازموں، نوکروں اور عام مسلمانوں پر کسی بھی طرح کا ظلم نہ کریں، خود بھی ظلم سے بچیں، دوسروں کو بھی ظلم سے روکنے کی کوشش کریں اور کسی ظالم کے ساتھ مل کر اس کے جُرم میں شامل نہ ہوں کیونکہ ظالموں کی مدد کرنے والے کا انجام بھی بہت بُرا ہوتا ہے، چنانچہ

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی باطِل کام پر مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو دُور کرے تو وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِمّہ سے بَری ہے اور جو ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لئے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (المعجم الاوسط، ۱۸۰/۲، الحدیث: ۲۹۴۴۔ المعجم الکبیر، ج ۱، ص ۲۲۷،

الحدیث: ٦١٩)

حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "چلنے سے مراد مطلقًا اس کی ظلم پر مدد دینا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ چل کر ہو یا گھر میں بیٹھے بیٹھے، پھر خواہ زبان سے ہو یا قلم سے، ظلم کی مدد بہر حال حرام ہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪﴾ (پ٦، المائدۃ:٢) (تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو) فی زمانہ ظالموں سے زیادہ ظالموں کے حمایتی لوگ ہیں۔ مزید فرماتے ہیں یعنی یہ ظالموں کے حمایتی اسلام کے نور سے نکل گئے یا اسلام کی حقیقت سے خارج ہو گئے کہ حقیقتِ اسلام یہ ہے کہ لوگ اس کے شر سے سلامت رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٦٧٩)

ظالم کے مدد گاروں کا انجام!

ابنِ ھُبَیْرہ نے جب امام منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بنانے کا ارادہ کیا تو منصور نے کہا: میں قاضی نہیں بنوں گا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث سنی ہے۔ ابنِ ھُبَیْرہ نے کہا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث سنائی ہے؟ منصور نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی کہ حُضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا کرے گا (یعنی آواز دینے والا آواز دے گا): کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں ظالموں کے مدد گار؟ کہاں ہیں ظالموں کے حمایتی؟ حتّٰی کہ ان لوگوں کو بھی لایا جائے گا جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم تراشا ہو گا یا سیاہی بھری ہو گی تو ان سب کو لوہے کے تابوت

میں جمع کر کے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔(مسند الفردوس، ۱/۱۵۳، حدیث:۹۹۵، عن ابی ہریرۃ)

(المستطرف فی کل فن مستظرف، ۱/۱۸۸)

بروزِ قیامت ظلم کا حساب کیسے دیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین دنیاوی عہدہ و منصب قبول کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جو کسی منصب پر فائز ہو جاتا ہے، ممکن ہے وہ کسی فیصلے میں ناانصافی کر بیٹھے، کسی کے ساتھ ظلم کر بیٹھے، نہ چاہتے ہوئے بھی کسی کی حق تلفی کر جائے اور اس کی وجہ سے اسے بروزِ قیامت اللہ کریم کی بارگاہ میں ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ لہٰذا ظلم سے بچنے کیلئے ہمیں یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اگر آج میں اپنی شہرت، دولت یا اپنی طاقت کے سبب کسی غریب پر ظلم کروں گا تو دنیا میں ہو سکتا ہے مجھے کوئی پکڑ نہ سکے اور مجھے ظلم کی سزا نہ دی جائے مگر مرنے کے بعد جب میدانِ محشر میں حساب وکتاب کا سلسلہ شروع ہو گا، اس وقت کیا کروں گا؟ کیا اس وقت بھی مجھے اپنی شہرت کے سبب حساب وکتاب سے چھٹکارا مل جائے گا؟ کیا اس وقت بھی دنیاوی شخصیات سے تعلقات ہمارے کام آئیں گے؟ کیا اس وقت جسمانی طاقت کی بدولت ہماری رہائی کی صورت بن پائے گی؟ ہرگز نہیں کیونکہ اس وقت ہماری دنیاوی کورٹ نہیں ہو گی جس میں بعض اوقات کسی بے قصور کو قصوروار ثابت کر کے خود باعزّت بری ہو جاتے ہیں بلکہ یہ عدالت تو اس مالکِ کائنات کی ہو گی، جو ساری دنیا کا حقیقی بادشاہ ہے، اُس دن تو چھوٹے سے چھوٹے ظلم اور حق تلفی کا بھی بدلا لیا جائے گا مثلاً دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا ہو گا، کسی کی بے عزّتی کی ہو گی، کسی کو ذلیل کیا ہو گا، مار پیٹ کی ہو گی، عارضی طور پر چیزیں لے کر قصداً واپس نہ لوٹائی ہوں گی، کسی کا قرض دبا کر، دل

دُکھا کر اسے ناراض کر دیا ہو گا، آنکھیں دکھا کر ڈرا دیا ہو گا، الغرض اس دن تو ہر ایک ظلم کا حساب دینا ہو گا، لہٰذا آخرت میں حساب دینے سے بہتر ہے، ہم جیتے جی دنیا میں ہی ہر ایک سے ہاتھ جوڑ کر، اس کے سامنے گِڑگِڑا کر کی جانے والی زیادتیوں اور حق تلفیوں کی معافی مانگ لیں کیونکہ دنیا میں تو معافی تلافی کے ذریعے کام بن سکتا ہے مگر بروزِ قیامت سوائے حساب دینے کے کوئی صورت نہیں ہو گی۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں اس کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اس پر لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہَم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب المظالم و الغضب، باب من کانت له مظلمة ۔۔ الخ، ۱۲۸/۲، حدیث: ۲۴۴۹)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو لَامَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں اَدا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۶ص ۶۷۳)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 76،77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”بعدِ فجر مدنی حلقہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ظُلم وسِتم کی آفات سے دور رہنا چاہتے ہیں اور اچھی عادات اپنانا چاہتے ہیں تو عاشقانِ رسول کی **مسجد بھرو مدنی تحریک** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیکی کے کاموں میں ترقی کے لئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور آخر میں شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوْراد و وظائف اور اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۳/۴۱، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸ حدیث: ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شَخْص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سنّت سکھائی، قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے لئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس

سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی نہیں ہو گا۔ (جمع الجوامع، ۲۸۱/۷، حدیث: ۲۲۴۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام خوب عام کریں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخِرت بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول** لاکھوں بگڑے ہوؤں کی اِصلاح کا سبب بنا ہے، آیئے! ترغیب کیلئے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سُنئے۔ چنانچہ

روحانی وجسمانی مرض کافور ہو گئے

مراد آباد (یوپی، ہند) کے محلہ نئی بستی میں مُقیم ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بہت سی بیماریوں میں مبتلا تھے، انہیں نہ نمازوں کا ہوش تھا اور نہ ہی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ، نت نئے فیشن اپنانا اور بے حیائی کے کاموں میں مبتلا رہنا ان کا معمول بن چکا تھا۔ گناہوں کا مریض ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی بیمار تھے، ان کی ناک کی ہڈی بڑھ چکی تھی اور دل میں بھی درد رہتا تھا جس کی وجہ سے ذہنی اذیت میں مبتلا رہتے تھے۔ خوش قسمتی سے ایک مرتبہ انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صحبت تو کیا میسر آئی ان کی تو زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، راہِ خدا میں بسر ہونے والے اوقات کی بدولت ان کو اپنی بداعمالیوں پر شرمندگی ہونے لگی، انہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی قافلے سے واپسی پر راہِ خدا میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے نہ صرف ان کی ناک کی

بڑھی ہوئی ہڈی درست ہوچکی تھی بلکہ کچھ ہی دنوں میں ان کے دل کا مرض بھی ختم ہوگیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں ختم ہوں آفتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی وقتاً فوقتاً اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی فرماتے ہوئے اِسلامی زندگی سُنہری اُصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے مدنی تربیت کے قیمتی مدنی پھول اِرشاد فرماتے رہتے ہیں، کئی مدنی مذاکروں میں "ظلم" کے عنوان پر آپ نے بہت ہی پیارے انداز میں اُمّتِ مسلمہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، آیئے! چند مدنی پھول ہم بھی سُنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

- باعمل مسلمان غیر مسلموں پر ظلم نہیں کرتا، دھوکا نہیں دیتا۔(14 اگست 2014ء)
- جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے سخت ہے۔(28 ستمبر 2014ء)
- جس نے آج تک جانوروں پر کسی قسم کا بھی ظلم کیا ہو وہ سب توبہ کریں۔(7 اکتوبر 2014ء)
- کبھی بھی جانور پر ظلم نہ کریں۔ مظلوم چاہے کافر ہو یا جانور، اس کی بددعا قبول ہے۔ (8 نومبر 2014ء)
- بچے کو دوسرے بچے پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں۔(28 فروری 2015ء)
- دینِ اسلام، غیر مسلم پر بھی ظلم کرنے سے منع کرتا ہے(15 دسمبر 2015ء)

❖ مسلمان کی غیبت کرنا بھی ظلم ہے۔(19دسمبر2015ء)

❖ حقوق العباد کوضائع کرنا ظلم ہے۔(21جنوری2016ء)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ جس کا جس پر بس چلتا ہے وہ اپنازورِبازو استعمال کرتا ہے،بات بات پر اسے بِلاوجہ ذلیل ورُسوا کرتا ہے،اس مال وجائیداد پر قبضہ کرلیتا ہے، سیٹھ اپنی دھونس جما کر شریف ملازم یا نوکر سے خوب کام کرواتا ہے مگر تنخواہ نہیں دیتا، ساس اپنی بہو یا بہو اپنی ساس پر ظلم ڈھاتی نظر آتی ہے،چوروں لٹیروں کو کسی کے اچھے موبائل یا نقدی کی خبر مل جائے تو اس بیچارے کو منٹوں میں کنگال کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں لڑنے یا بدلہ لینے کی ہمت وحوصلہ نہیں لہٰذا دل کھول کر اپنی طاقت(Power) اور رُعب (Awe)کا استعمال کرلو،یہی نہیں!بسااوقات مذہبی نظر آنے والے بھی ایسی بے اِحتیاطیاں کر گزرتے ہیں کہ جو اِنہیں زیب نہیں دیتیں مثلاًمسجد کی اِنتظامیہ یا مسجد کوچندہ دینے والے افرادبسااوقات اِمام صاحب کے 1منٹ بھی تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے سب کے سامنے سُنادیتے ہوں گے کہ **"حضرت!وقت کی پابندی کیجئے، آپ تواِمام ہیں"** بے جاجھاڑ پِلانے والے نادان یہ نہیں سوچتے کہ اِمام صاحب بھی اِنسان ہیں ،اُنہیں بھی کوئی عُذر ہوسکتا ہے،ایسانادان شخص اللہ پاک کی راہ میں **مسجد کوچندہ دینے والا** گویایہ سمجھتا ہے کہ اب میں جو چاہوں کروں،میں جس طرح کہوں ویساہونا چاہئے،جس مسجد میں ایسا ماحول ہوگا،وہاں محبتوں کے بجائے نفرت کی دِیوار کھڑی ہوسکتی ہے۔

یادرکھئے!جس کمزور شخص پر ہم نے ظلم کیا،ہوسکتا ہے یہ ہم سے بدلہ نہ لے سکے مگر ممکن ہے کہ

"جیسی کرنی ویسی بھرنی" کے مصداق کوئی دوسرا ہم پر قابو پاکر ہمارے ساتھ ایسے ہی پیش آئے اور ہم کچھ بھی نہ کرپائیں۔ اللہ پاک پارہ 8 **سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 129 میں ظالموں** کو خبر دار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ ﴿۱۲۹﴾

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا

ظلم کرنے والوں کو عبرت انگیز نصیحت:

تفسیر صراط الجنان جلد 3 صفحہ 209 پر ہے: اس آیتِ مبارکہ میں **ظلم کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت** (Advice) ہے، چنانچہ **حضرت ابو عبداللہ محمد بن احمد قُرطبی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **فرماتے ہیں:** "اس آیت میں ظلم کرنے والوں کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کردے گا، اس آیت میں ہر قسم کے ظالم داخل ہیں، وہ شخص جو گناہ کرکے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، جو حاکم یا افسر اپنی رِعایا اور ماتحت لوگوں پر ظلم کرتا ہے، جو تاجر (Merchant) جعلی اشیاء اور ملاوٹ والی چیزیں فروخت کرکے خریداروں پر ظلم کرتا ہے، اسی طرح جو چور اور ڈاکو مسافروں اور شہریوں سے لُوٹ مار کرکے ان پر ظلم کرتے ہیں، یہ سب ظالم کی صف میں شامل ہیں، ان تمام پر اللہ پاک کوئی ان سے بڑا ظالم مسلط کردیتا ہے۔ (تفسیر قرطبی، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۲۹، ۶۲/۴، الجزء: ۷ بتغیر قلیل)

بدلہ لینے کے بجائے معاف کردیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ظالم چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کرلے مگر بالآخر اسے ظُلم کی سزا ضرور ملتی ہے اور اللہ پاک کسی دوسرے ظالم کو اس پر مسلط کرکے مظلوم کا بدلہ دِلا دیتا ہے۔ اگر

مظلوم خود ہی ظالم سے بدلہ لینا چاہے تو شریعت میں اس کی اجازت ہے مگر ایسا نہ ہو کہ بدلہ لینے کی کوشش میں حد سے بڑھ کر خود ہی ظالم بن جائے۔ مثلاً کسی نے ایک تھپڑ مارا تو اسے دو تھپڑ لگا دے، کسی نے سر پھاڑا تو اس کے سر کے ساتھ ساتھ جسم کا دوسرا حصہ بھی زخمی کردے، کسی نے بازو توڑا تو اس کا بازو ہی جسم سے الگ کردے، کسی نے ٹانگ توڑی تو اس کی ٹانگ ہی کاٹ دے، کسی نے ہمارے عزیز کو قتل کردیا تو قاتل کے پورے خاندان کو ہی موت کی نیند سُلا دیا جائے بلکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لینے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ بدلہ ہرگز نہیں لے سکتا ورنہ جو پہلے مظلوم تھا، اب وہی ظالم قرار پائے گا۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ ازخود بدلہ لینے کے بجائے شرعی رہنمائی لے کر قانون کا سہارا لیا جائے، شرعی اور قانونی طور پر اس ظلم کی جو سزا بنتی ہے ظالم کو وہ سزا دلوانے کا مطالبہ کیا جائے۔

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: **ملکی انتظام صرف دو چیزوں سے قائم رہ سکتا ہے سزائیں سخت ہوں جیسے اسلامی سزائیں ہیں اور کسی مجرم کی رعایت ضمانت نہ ہو، کوئی بدمعاش قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔** (مرآۃ المناجیح، ۵/۳۱۱)

بدلہ لیتے وقت اس بات کا امکان رہتا ہے کہ بندہ غصّے میں آکر کچھ زیادتی نہ کر بیٹھے، جتنی طاقت سے کسی نے تھپڑ مارا، ممکن ہے بدلہ لینے والا اس سے زیادہ طاقت سے مار دے تو اس کی بھی ممانعت ہے۔ لہٰذا بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا، اس سے زیادہ بہتر اور آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے۔ چنانچہ پارہ 25 سُورۂ شُوریٰ آیت نمبر 40 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بُرائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ بُرائی کے برابر بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا افضل ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو رِضائے الٰہی کیلئے معاف فرما دیا کرتے اور قدرت ہونے کے باوجود ان سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ آیئے! اس کی (2) مثالیں سُنئے اور معاف کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1)... صلح حُدَیْبِیَہ کے سال جبلِ تَنْعِیْم کی طرف سے اسّی (80) افراد کا گروہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کے ارادے سے آیا، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان پر غلبہ پالیا تو انتقام پر قدرت کے باوجود ان پر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(2)... غورث بن حارث جس نے نیند کی حالت میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وار کرنے کی کوشش کی، لیکن حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیدار ہو گئے اور جب اس کی تلوار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبضے میں آگئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بُلا کر اس کے ارادے سے باخبر بھی کر دیا تو قدرت کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے معاف کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر، الشوری، تحت الآیۃ: ۳۹، ۷/۱۹۳-۱۹۴) (صراط الجنان، ۹/۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس دارُ المدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عفو و درگزر کا انداز بڑا ہی نرالا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اپنی ذات کو

نشانہ بنانے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیا بلکہ ہمیشہ مُعافی سے نوازتے رہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس سنّت پر عمل پیرا ہوکر معاف کرنے کا جذبہ اپنے اندر اجاگر کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ایسی ہی پیاری عادات اپنانے کی ترغیب دلاتی ہے اور اُمّتِ مسلمہ میں دِینی تعلیمات عام کرنے کیلئے مختلف مواقع فراہم کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی علم دِین سکھانے کے لئے جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلے، مدنی دورہ، مدنی تربیتی کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس، مَدَنی چینل اور مدنی درس وغیرہ کے ذریعے خُوب سرگرمِ عمل ہے۔ اس کے علاوہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو دِینی و دُنیاوی تعلیم سکھانے کیلئے ملک کے مختلف شہروں میں **دارُالمدینہ** بھی قائم کیے گئے ہیں، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بن سکیں گے بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خُود کفیل ہوکر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کریں گے۔ لہٰذا ہم خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور اپنے بچّوں کی اِصلاح و مدنی تَربِیَت کیلئے انہیں جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُالمدینہ میں داخلہ کروائیں! ہمارے بچے باعمل بننے کے ساتھ ساتھ اپنا مستقبل بھی روشن کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر ظلم کرنا بھی حرام ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ جس طرح کسی انسان پر ظلم و زیادتی حرام ہے، اسی

طرح جانوروں کو بُھوکا پیاسا رکھنا، مار پیٹ کرنا تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے، قدرت رکھتا ہو تو بدلہ بھی لے سکتا ہے مگر بے زبان جانور کس سے فریاد کرے؟ افسوس صد افسوس! فی زمانہ جانوروں پر جیسا ظلم کیا جاتا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، کبھی تو ان بے زبانوں کو وقت پر پانی اور چارہ نہیں دیا جاتا، تو کبھی گرمیوں کی سخت دھوپ میں یا سردیوں کی سخت ٹھنڈی راتوں میں یونہی کھلے آسمان کے نیچے باندھ دیا جاتا ہے، کبھی ان پر طاقت سے زیادہ سامان لاد کر لمبے فاصلے تک زبردستی لے جایا جاتا ہے، منڈی سے لانے کیلئے گاڑی پر چڑھانے اور اُتارنے کا مناسب انتظام نہیں کیا جاتا اور گاڑی میں ریت یا بُھوسہ وغیرہ نہیں ڈالا جاتا، جس سے کئی جانور زخمی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جانوروں پر ظلم کرنے سے نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے: چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں اونٹ نے فریاد کی!

ایک مرتبہ حضور نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ کھڑا ہوا زور زور سے چِلّا رہا تھا۔ جب اُس نے آپ کو دیکھا تو بِلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قریب جا کر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ تسلّی پا کر بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فوراً ان کو بُلوایا اور فرمایا کہ اللہ پاک نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے، لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ان جانوروں پر رحم کیا کرو،

تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔(سنن ابو داود،کتاب الجھاد، باب مایومر به ۔۔الخ ،۳۲/۳،حدیث ۲۵۴۹)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شُترانِ ناشاد گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں

(حدائق بخشش،ص۱۱۳)

شعر کی وضاحت: نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رَسی کی جاتی ہے ،ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پاکر خُوش وخُرم لوٹتی ہے،یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جانوروں کو بِلا وجہ تکلیف دینا انہیں بُھوکا پیاسا رکھنا بہت بُرا فعل ہے، جانوروں پر ظلم کرنے والوں کو چاہیے کہ سنبھل جائیں ورنہ بِلاوجہ تکلیف دینے کے سبب ہو سکتا ہے انہی جانوروں کو بطورِ عذاب ہم پر مُسَلَّط کر دیا جائے۔امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بُھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مِثْل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا ہو گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱۷۴/۲)جیسا کہ

رَحمتِ عالَم،نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے

جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھُوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الماء، ۲/۱۸۵، الحدیث: ۲۳۶۴ مفہوماً)

ڈنک مچھر کا سَہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر
قبر میں بچھّو کے ڈنک آہ سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ان لوگوں کیلئے عبرت ہے جو بِلا وجہ جانوروں کو مارتے ہیں، ایسا نہ ہو جانوروں پر یہ ظلم ہمیں جہنم کے عذاب میں مبتلا کر دے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو گدھا گاڑی، بیل گاڑی، اُونٹ گاڑی چلاتے ہیں اور ان جانوروں کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ ڈال دیتے ہیں، بعض اوقات سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے بے چارہ جانور اُوپر لٹک جاتا ہے، اس پر افسوس کرنے کے بجائے لوگ تفریح لیتے ہیں اور فنی کلپ کے طور پر اس کی ویڈیو بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں وہ زندہ کیچوئیں (Earthworms) کے ٹکڑے کر کے کانٹے پھنسا کر پانی میں ڈالتے ہیں، جس سے جلد ہی مچھلی کانٹے میں آجاتی ہے۔ غور کیجئے کیچوے کی جان نکلنے سے پہلے ہی بیچارے کے ٹکڑے کر کے کانٹے میں پرو دینا کتنا بڑا ظلم ہے، اگر یہی ظلم ہمارے ساتھ کیا جائے تو ہم پر کیا گُزرے گی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اگر کانٹے میں مچھلی کے بجائے کوئی کیکڑا یا کچھوا آجائے تو اس کو واپس پانی میں ڈالنے کے بجائے بڑی بے دردی سے کانٹے سے نکال کر وہیں مار دیا جاتا ہے یا پھر زندہ ہی روڈ پر پھینک دیا جاتا ہے جس سے وہ مظلوم جانور گاڑیوں کے نیچے آکر کچلا جاتا ہے۔ بعض لوگ صرف تفریح اور شوقیہ طور پر مچھلی کے شکار پر جاتے ہیں انہیں مچھلی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ مقصود پکنک منانا ہوتا ہے، ایسوں کو غور کر لینا چاہئے کہ میں

جو کانٹا ڈالے بیٹھا ہوں اس کا مقصد (Purpose) کیا ہے؟ کیا مجھے مچھلی کی حاجت ہے یا صرف تفریح کیلئے بیٹھا ہوں کیونکہ شوقیہ طور پر مچھلی کا شکار کرنا حرام ہے، جیسا کہ

بطور تفریح مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا؟

امامِ اہلِسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ”شکار کہ مَحْض شوقیہ بَغَرَضِ تفریح ہو، جیسے ایک قسم کا ”کھیل“ سمجھا جاتا ہے۔ وَلِہٰذا ”شکار کھیلنا“ کہتے ہیں۔ بندوق کا ہو خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ (یعنی کبھی کبھی)، مُطْلَقاً بِاتفاق حرام ہے، حلال وہ ہے جو بَغَرَض کھانے یا دوا یا کسی اور نَفْع یا کسی ضَرر کے دَفْع کو (یعنی نقصان دُور کرنے کیلئے) ہو۔ آج کل کے بڑے بڑے شکاری (Hunter) جو اتنی ناک والے ہیں کہ بازار سے اپنی خاص ضَرورت کے کھانے یا پہننے کی چیز لانے کو جانا اپنی کسرِ شان سمجھیں یا نَرم ایسے کہ دس قدم دھوپ میں چل کر مسجد میں نَماز کے لئے حاضِر ہونا مصیبت جانیں، وہ گَرم دوپہَر، گَرم لُو میں گرم ریت پر چلنا اور ٹھہرنا اور گَرم ہوا کے تَھپیڑے کھانا گوارا کرتے اور دو دو پہَر بلکہ دو دو دن شکار کے لئے گھر بار چھوڑے پڑے رہتے ہیں! کیا یہ کھانے کی غَرَض سے جاتے ہیں! حاشا وَکلّا! (یعنی ہر گز نہیں) بلکہ وُہی لَہو ولَعِب (یعنی کھیل تماشا) ہے اور بِالاتِفاق حرام۔ ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ ان شکاریوں سے اگر کہئے مَثَلًا: ”مچھلی“ بازار میں ملے گی وہاں سے لے لیجئے، ہرگز قَبول نہ کرسکیں گے یا کہئے کہ اپنے پاس سے لادیتے ہیں، کبھی نہ مانیں گے بلکہ شکار کے بعد خود اُس کے کھانے سے بھی چنداں (یعنی کچھ) غَرَض نہیں رکھتے، بانٹ دیتے ہیں، تو یہ (شکار کیلئے) جانا یقیناً وُہی تفریح وحرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب مختصراً ظلم کے چند اسباب اور ان کا علاج سُنتے اور اس

عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

ظلم کے انجام سے بے خبر ہونا:

ظلم کا ایک سبب **ظلم کے انجام سے بے خبر** ہونا ہے کہ جب ہمیں پتہ ہی نہ ہو گا کہ ظلم کے کیا نقصانات ہیں تو ظلم سے بچنے میں دُشواری ہو گی۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ میں اس حوالے سے جو ارشادات موجود ہیں انہیں بار بار پڑھیں اور عمل کی کوشش کریں۔

دل کا سخت ہونا:

ظلم کا ایک سبب گناہوں کی وجہ سے **دل کا سخت ہونا** بھی ہے کہ سخت دل آدمی کو رحم نہیں آتا۔ دل کی سختی دُور کرنے کیلئے ایسے اعمال کیے جائیں جو دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں مثلاً تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنانا اور موت کو کثرت سے یاد کرنا۔

دولت کی کثرت:

ظلم کا ایک سبب **مال و دولت کی کثرت** بھی ہے کہ بندہ بسا اوقات دولت کے نشے میں مغرور ہو جاتا ہے اور غریبوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ مال و دولت کی محبت دل سے نکال کر اس بات سے خوف کھائے کہ اگر میں دنیا میں کسی پر ظلم کروں گا اور اپنی دولت کا رُعب دِکھاؤں گا تو ممکن ہے مجھ سے یہ دولت چھین لی جائے اور کسی مظلوم کی بد دُعا کا شکار ہو کر میں کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔

صاحبِ منصب ہونا:

بسا اوقات کوئی منصب **مل جانا** بھی دوسروں پر ظلم کا باعث بن جاتا ہے اور کوئی صاحبِ منصب اپنے

عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غریب اور بے قُصور لوگوں کے خلاف ناجائز فیصلہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ خود کو اس بات سے ڈرائیں کہ جس طرح میں کسی غریب پر اپنی طاقت استعمال کر رہا ہوں بروزِ قیامت سارے حاکموں کے حاکم اللہ پاک نے جہنم میں جانے کا فیصلہ سنا دیا تو میرا کیا بنے گا۔

ربّ تعالیٰ سے دعا کیجئے!

ظلم سے بچنے کیلئے جن جن پر آج تک کیسا ہی ظلم و ستم کیا ہو فوراً معافی مانگ لینی چاہئے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں خلوصِ نیت کے ساتھ آئندہ اس جُرمِ عظیم، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے رہنا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس گناہ سے نجات حاصل ہو ہی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے بیان میں ظلم کی مذمت اور ظالموں کے انجام کے حوالے سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ یہ بھی پتہ چلا کہ

- ظلم اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔
- ظلم کی وجہ سے انسان دنیا و آخرت میں نقصان اُٹھاتا ہے۔
- ظلم کرنے والے شخص کو جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔
- مظلوموں کی اللہ کریم خود مدد فرماتا ہے۔
- مظلوموں کیلئے صبر کی صورت میں بڑا اجر و ثواب ہے۔

- مظلوموں کی مدد اور خیر خواہی کرنے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے۔
- مظلوموں کی مدد کرنا خوش بختی اور سعادت مندی کی بات ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی ظلم کرنے اور ظلم کئے جانے سے محفوظ ومامون فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵ حدیث ۱۷۵)

حسنِ سلوک کی سنتیں اور آداب

آیئے! سب سے پہلے حُسنِ سُلُوک کی فضیلت پر 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلُوک (Politeness) صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرے۔ (بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن و احادیث میں ہمیں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں، مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ☆ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سنت ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے میں والدین

کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔(ردالمحتار، ۹/ ۶۷۸ ملخصاً) ☆ حُسنِ سُلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ وتحفہ (Gift) دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔(دُرَر، ۱/ ۳۲۳ملخصاً) ☆ امام اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یادرکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۵۔) ☆ اولیاءُ اللہ اپنی برائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۳۴۲ماخوذاً) ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضاحاصل ہوتی ہے ☆ حُسنِ سُلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ یادرکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرَخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرَخت کا پَھل صِرف وُہی کھا سکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی، ۴۸/۲)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت:۔ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کائنات کا نظام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مسعود کی بَرَکتوں سے ہی قائم و دائم ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں سلام ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں بار تعریف و توصیف کے پھول نچھاور ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں درودِ پاک نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ اور اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں"** صَفْحہ نمبر 446 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بِن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی، جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ کی زمین سے مُتَّصِل (مُت۔تَ۔صِلْ۔ یعنی بالکل قریب) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بِن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خط (Letter) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف لکھا، جس میں یہ تحریر کیا: "آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے، اُسے منع کیجئے۔وَالسَّلَام۔" حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صَفْحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: "اے حوارِیِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا اَفسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کرلیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔وَالسَّلَام۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: "میں نے امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پڑھا ہے، اللہ پاک اُن کی عُمر لمبی کرے!، اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُرَیش میں موجود ہے، قُرَیش کی رائے بے کار نہیں ہوسکتی۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچا تو آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”جو مُعاف کرتا ہے، وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُردُباری کرتا ہے، وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرگُزر کرتا ہے، لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔“ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۴۴۶ ملتقطاً و ملخصاً)

نہیں سَرکار! ذاتی دُشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نَفْس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۰)

مختصر وضاحت:۔ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک کا کرم ہے کہ میری کسی بھی مسلمان سے ذاتی دشمنی نہیں بلکہ میری لڑائی تو صرف و صرف میرے نفس اور شیطان مردُود سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجِزی و اِنکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت، اِیثار، بُردباری اور عفو و دَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رگ و پے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مَدِّ مقابِل کے ساتھ بھی شفقت و مہربانی والا سُلوک ہی فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان و عظمت کے چرچے ہورہے ہیں، جب اِن عظیم ہستیوں کا ذِکرِ خَیر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جاری ہوجاتا ہے۔ اے کاش! اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے

کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب عطا فرمائے۔ یاد رہے!غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

اِسی طرح پارہ18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر22 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۸، النور: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا!لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔ یاد رہے!شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد (United) رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کردیا کریں، دوسرے کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ، کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو مُعاشَرہ اَمن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام ونامراد ہو جائے گا۔ اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا، لہٰذا شیطان کی مُخالَفت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام

بنادیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔یاد رہے!کسی مسلمان سے غَلَطی ہو جانے پر اُسے معاف کرنا اگرچہ نفس پر نہایت دشوار ہے،لیکن اگر ہم عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے اِنعام واِکرام کے حقدار بھی قرار پائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

آیئے!اِس بارے میں 5احادیثِ مُبارَکہ سُنئے اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔6110102637852

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

(1)پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:تین(3)باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم(قِیامت کے دن)اُس کا حساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی:یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم!وہ کون سی باتیں ہیں؟فرمایا:(1)جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو،(2)جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور(3)جو تم پر ظُلْم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔(معجم اوسط،۱۸/۴،حدیث:۵۰۶۴)

(2)فرمایا:قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا:جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّہ کرم پر ہے،وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخِل ہو جائے۔پوچھا جائے گا:کس کے لیے اَجر ہے؟اِعلان کرنے والا کہے گا:اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔(معجم اوسط،۵۴۲/۱،حدیث:۱۹۹۸)

(3)فرمایا:جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔(ابن ماجہ،کتاب التجارات،باب الاقالۃ،۳۶/۳،حدیث:۲۱۹۹)

(4)فرمایا:ہر دور میں میرے بہترین اُمّتیوں کی تعداد پانچ سو(500)ہے اور اَبدال چالیس(40)ہیں ، نہ پانچ سو(500)سے کوئی کم ہوتا ہے اور نہ ہی چالیس(40)سے ، جب چالیس(40)اَبدال میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تورَبِّ کریم پانچ سو(500)میں سے ایک کو اُس فوت ہونے والے اَبدال کی جگہ پر مُقرّر فرماتا اور یوں 40کی کمی پوری فرمادیتا ہے ، عَرض کی گئی:ہمیں اُن کے اَعمال کے بارے میں اِرشاد فرمایئے۔فرمایا:ظُلم کرنے والے کو مُعاف کرتے ، بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے اور اللہ پاک نے جو کچھ اُنہیں عطا فرمایا ہے اُس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء، ۱/۳۹، حدیث:۱۵)

(5)ایک شخص بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی:یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے ، جب تیسری بار سُوال کیا تو اِرشاد فرمایا: روزانہ ستّر(70)بار۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، ۳/۳۸۱، حدیث:۱۹۵۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر(70)(Seventy)کا لفظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو ، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے ، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو ، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔(مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی

خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی لوگوں کی خطاؤں کو اپنی نفسانی ضِد کا مَسْئَلَہ نہیں بناتے بلکہ مُعاف کرکے ثواب کا خزانہ پاتے ہیں۔ مگر افسوس! آج اگر ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے، یا ذرا سی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرْگُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے، اُس کے دُشمن بن جاتے اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہوجائے گا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُعاف کرتے اور دَرگُزر فرمایا کرتے تھے۔(ترمذی، ۳/۴۰۹، حدیث:۲۰۲۳)

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بداَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والے اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے بارگاہِ مُصْطَفٰے میں حاضِر کیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر

قربان جائیے! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بھی مُعافی سے سر فراز فرمایا، چنانچہ

جان کے دُشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکّہ میں
عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مُصْطَفٰے" کے صفحہ نمبر 437 پر ہے: ۸ سنہ ہجری میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شَہَنْشاہِ اِسلام کی حَیثیَّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شَہَنْشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صِرْف اَہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شَہَنْشاہِ کَوْنَیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قُریش سَر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہا برس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلغار سے بار بار مدینہ مُنوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اُس مَجْمَع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتم گار جنہوں نے شَمْعِ نبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عَمّار، حضرت خَبَّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِین وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسلوں کو نیسْت و نابُود کرڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ و برباد) کرکے تہس نہس کرڈالیں گی، اُن مجرموں کے سِینوں میں خوف و دہشت کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشَت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آگئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوَجِّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعاملہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یَک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مَکّہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درو دِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم انبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابہ و تابعین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو ان کی سیرت سے بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدَنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن مُقرَّب بندوں کو جہاں دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَرفراز فرماتا ہے، وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار

1 . . . سیرتِ مصطفی، ۴۳۷ تا ۴۴۱ ملخصاً

کا حِصَّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقوقُ العباد کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرتے،لوگ اِن کے حُقوق دبالیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے،نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں۔ آیئے!بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں،چنانچہ

(1)غلام کو آزاد کر دیا!

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھارہے تھے ،غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لا رہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گِرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر بھی آئیں۔یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر134 کا یہ حِصَّہ تلاوت کیا:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ (پ۴،آل عمران:۱۳۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری حِصَّہ پڑھا:

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) (پ۴،آل عمران:۱۳۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔(روح البیان،اٰل عمران،۲/۹۵،تحت الاٰیۃ:۱۳۴ ملخصاً)

(2)ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاء العلوم"** جلد 3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبرُستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں ۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلْم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ملخصاً)

(3)معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا

قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بِن اَبِی بُردہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی تَوَجُّہ نہ دی، چنانچہ آپ نے کِسریٰ سے شکایت (Complain) کی تو اُس نے بِلال بن اَبِی بُردہ کو لکھا: ”تم نے ابُوخطاب حضرت سَیِّدُنا قتادہ بِن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔“ چنانچہ بِلال بِن اَبِی بُردہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصْرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قَبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ”تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑ امارو۔“ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **”ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔“** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹)

بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ　　ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع“

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اللہ کریم کے نیک بندوں میں مُعاف کرنے کا مَدَنی جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے لوگوں کو مُعاف کرکے خوب خوب ثواب کمائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں حُقوق العباد کی بجاآوری اور لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کا ذِہن عطا فرماتا ہے

لہٰذا اِن خوبیوں سے آراستہ ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔**12 مَدَنی کاموں** میں سے ایک مَدَنی کام "**ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں شرکت کرنا**" بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد (Advantages) ہیں، مثلاً **ہفتہ واراِجتماع** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆ **ہفتہ واراجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مددگار ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر ونیک نامی** ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرتِ مُبارَکہ پر **سُنّتوں بھرے بیانات** ہوتے ہیں۔جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اِجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں کہ

جو پابند ہے اِجتماعات کا بھی　　　میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے !بطورِ تَرغیب ہَفْتَہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور اِجتِماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نِیَّت بھی کیجئے، چنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کَھڑی شریف (کشمیر) کے ایک علاقے پُل عطاری (پُل منڈا) میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔ نماز روزوں کے مُعاملے میں سُستی کرنا اور بداَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔ نہ حُقُوقُ اللہ کا پاس تھا نہ ہی حُقوق العِباد یعنی بندوں کے حُقوق کا لحاظ۔ ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم و بیش 10 سال گزر گئے۔ ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست (Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی ایسی منظر کشی کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔ اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔ پُرسوز بَیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔ اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ کریم اُنہیں اِستقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتے ہوں گے، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتے ہوں گے، اُن کا دل دکھاتے ہوں گے، اُن کو

یا اُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتے ہوں گے، مگر لوگ ہمارا مَنْصَب، رُتبہ یا بزرگی وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں معاف کر دیتے ہوں گے، لیکن افسوس! ہم نے تو مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْو و دَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی مَعْذِرَت قبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: **لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ** یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی مَعْذِرَت قبول کروں گا۔(بهجة المجالس وانس المجالس لابن عبدالبر، ۲/۴۸۶)

اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ مَدَنی سوچ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ اگرچہ یہ کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہیں مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہو جاتے ہیں۔ البتہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں بڑی رُکاوٹوں میں سے سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور و تَکَبُّر بھی ہے۔ تَکَبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔(المُفرَدات للرّاغب ص۶۹۷) تَکَبُّر میں مُبْتَلا انسان لوگوں کو مُعاف کرنے کو اپنی بے عِزّتی تَصَوُّر کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ مُعاف کرنا میرے

وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہرگز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق العباد کی بجا آوری کرنا سیکھا۔ آپ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ اپنے تمام حُقوق مُعاف (Forgave) کرچکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کردینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔ یہی انداز آپ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وصِیّتیں

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صَفْحہ نمبر112 پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے **حُقُوق** مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کردیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔

اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہو گیا تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تواِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ہڑتال (Strike) اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلَفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخِر انتِظامیہ اُن پر قابو پالیتی ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین(3) حُقوق ہیں: (1) حَقُّ اللہ (2) حقِّ مقتول (3) حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہو گا، حَقُّ اللہ سے خُلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، حقِّ وَرَثاء کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قِیامت کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۱)

مختصر وضاحت:۔ یعنی اے ربِّ کریم! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم و حیا کا واسطہ! مجھ سے حساب کتاب نہ لے بلکہ اپنے فضل و کرم سے بِلا حساب و کتاب ہی مجھے بخش دے کیونکہ جو پہلے ہی اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو اس کا حساب لے کر اسے مزید شرمندہ

کرنے سے کیا حاصل ہو گا۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبْد جو تَصَوُّر کیا جا سکتا ہے فَرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے، وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخِرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یااِلٰہی

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے اور عنقریب شبِ براءَت کی جلوہ گری ہو گی۔ شبِ براءَت بے حد اَہم رات ہے، لہٰذا کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے کیونکہ اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مبارَک شب میں اللہ پاک **"بنی کلب"** کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ (یعنی بے شمار) لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔

کِتابوں میں لکھا ہے:**"قبیلۂ بنی کلب"**قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔"(مرقاة المفاتیح،۳/۳۷۵)

آہ!کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ براءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔چنانچہ

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"فَضائِلُ الْاَوقات"** میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:6 آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی:(1)شراب کا عادی،(2)ماں باپ کا نافرمان،(3)بدکاری کا عادی،(4)(رشتے داروں سے)تَعَلُّق توڑنے والا،(5)تصویر بنانے والا{یادرہے!یہ حکم ڈیجیٹل تصاویر(Digital Pictures)کا نہیں ہے۔ان کا پرنٹ آؤٹ نہیں کیاجاتا بلکہ اس سے مراد جاندار کی وہ تصاویر ہیں جو پرنٹڈ(Printed)ہوں}اور(6)چُغل خور۔(فضائل الاوقات،۱/۱۳۰،حدیث:۲۷)

لہٰذا شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سے ان تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلینی چاہیے،اگر بندوں کے حقوق دبائے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی بھی کرنی ہوگی۔

امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک اِرادتمند(یعنی مُرید)کو شبِ براءَت سے قبل توبہ اور مُعافی تلافی کے تَعَلُّق سے اپنے ایک مکتوب شریف(Letter)میں لکھتے ہیں:شبِ بَراءَت قریب ہے،اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت(بارگاہِ الٰہی)میں پیش ہوتے ہیں۔مولا عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ حُضورِ پُر نُور،شافعِ یُومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ذُنُوب(یعنی گناہ)معاف فرماتا ہے مگر چند(لوگوں کو معاف نہیں فرماتا)،ان میں وہ 2 مسلمان جو باہم

دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں، فرماتا ہے:”اِن کو رہنے دو، جب تک آپَس میں صُلح نہ کرلیں۔“لٰہذا اہلِ سُنّت کو چاہیئے کہ حتَّی الوَسْع (جس قدر ممکن ہو) قَبْلِ غُروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں، ایک دوسرے کے حُقوق ادا کر دیں یا معاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِباد سے صحائف اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت (بارگاہِ الٰہی) میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے تَوبَہٴ صادِقہ (یعنی سچی توبہ) کافی ہے۔(حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔(ابن ماجه، حديث: ۴۲۵۰))

ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضرور اِس شب میں اُمیدِ مغفرتِ تامَّہ (تام۔مَہ یعنی مغفرت کی پکی اُمید) ہے بشرطِ صحتِ عقیدہ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے۔) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے۔)

یہ سب مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و معافیِ حُقوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عَفْو و عافِیَّت دارَین (دنیا و آخرت میں معافی و سلامتی) کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے، صلح و مُعافی سب سچے دل سے ہو۔ وَالسلام۔(کُلّیاتِ مکاتیبِ رضا، ۱/ص۳۵۶تا۳۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔ غُصّہ ایک ایسا مُوذِی مَرَض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غُصیلا شخص اپنی ضِد پر اَڑا رہتا ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسوں کی خدمت میں عَرْض ہے کہ غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فُلاں شخص نے ہمارا بہت دل دکھایا ہوگا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کردیں گے تو اللہ پاک بھی مُعاف فرمادے گا۔

آیئے! تَرغِیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈالدیا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"غُصّے کا علاج"** کے صَفْحہ نمبر 18 پر تحریر فرماتے ہیں: کہتے ہیں، ایک آدَمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ اُسے غُصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رَہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنْتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ

پاک نے فرمایا: "میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔" (غصے کا علاج، ص۱۸)

رَحمت دا دَریا اِلٰہی ہر دَم وَگدا تیرا	جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کَم بَن جاوے میرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسری رکاوٹ: عِلْمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلْمِ دین اور اچھی صحبت سے دُوری بھی ہے۔ جو بندہ عِلْمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتا ہے عموماً ایسے شخص کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کر دینا شیطان کے لِئے آسان ہو جاتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کُھلی کتاب کی طرح ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔ لہٰذا ہم سب بھی عِلْمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صُحبت کے فیضان سے مالامال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ رہیں، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھئے یا پڑھایئے، مَدَنی دَرْس اور چوک دَرْس دیجئے یا اِن میں شرکت فرمایئے، مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے، مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی	دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی	خدا کے کرم سے بنا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ	گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطَفٰے مَدنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸،۶۴۷)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ وُکلاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کررہی ہے، وہیں **"وَکالت"** (Advocacy) سے وابستہ اَفراد میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے **"مجلسِ وکلا"** کے ذَرِیعے اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اِس مَدنی مقصد کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت وکالت کے شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بارایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مَدنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، جبکہ اِس شعبے کے عاشقانِ رسول **"ہفتہ وار اِجتماع"** و **"مَدنی مذاکرے"** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **"مجلس مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو **"تعلیمِ قرآن"** کی روشنی سے مُنَوَّر کرنے کے لیے **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** کی ترکیب بھی ہوتی ہے، جس میں فِی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللہ کریم **"مجلسِ وکلاء"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
ہر لب پہ دعا آئی فیضانِ مدینہ میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆مُعاف کرنے والے اللہ کریم کے محبوب ہیں۔

☆مُعاف کرنے والوں کو بخشش کی خوشخبری عطا کی جاتی ہے۔

☆مُعاف کرنے والوں کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔

☆مُعاف کرنے والے بِلا حساب داخلِ جنّت ہوں گے۔

☆لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے والوں کی خطائیں بروزِ قیامت مُعاف کی جائیں گی۔

☆اللہ والے نَفْس کی خاطِر غُصّہ نہیں کرتے۔

☆اللہ والے تکلیف دینے والوں کو بھی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

☆اللہ والے اپنے حُقوق معاف کر دیا کرتے ہیں۔

☆بندوں کے حُقوق ضائع کرنے والے بروزِ قیامت اپنی نیکیوں سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

☆تکبّر اور غُصّہ معاف کرنے میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

☆حُصولِ عِلْم اور اچھے ماحول کی بَرَکت سے مُعاف کرنے کا ذہن نصیب ہوتا ہے۔

اللہ کریم اپنے ولیوں کے طُفیل ہمیں بھی مُعاف کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں　　　نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے ناخُن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (درمختار، ۹/۶۶۸) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَولٰنا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۲۲۶،۲۲۵) ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰۔ احیاء العلوم، ۱/۱۹۳) ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹۔احیاءالعلوم، ۱/ ۱۹۳)☆جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیه، ۵ /۳۵۸)☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔(فتاویٰ ھندیة، ۳۵۸/۵)☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (فتاویٰ ھندیه، ۳۵۸/۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)،120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، **اَلبتَّہ** اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدنا طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نُمایاں تھے، میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آج آپ بڑے خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جبرِیلِ امین نے مجھے آکر خبر دی کہ یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر 10 بار رحمتیں بھیجتا ہے، 10 گناہ معاف فرماتا ہے، 10 درجات بلند فرماتا ہے۔

(مسند احمد،۵/۵۰۹،حدیث:۱۶۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک بار دُرود شریف پڑھنے والے پر10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ایک دُرود شریف پڑھنے سے10 گناہ معاف ہوتے ہیں، ایک دُرود شریف پڑھنے سے10 درجات کی بُلندی ہوتی ہے، مرحبا! مکی مدنی، نبی اُمّی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں سے کتنا پیار کرتے ہیں کہ اُمّتیوں پر رحمت نازل ہوتی ہے، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں، اُمّتی کے گناہ معاف ہوتے ہیں، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں، اُمّتی کے درجے بُلند ہوتے ہیں، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں۔ برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبّت

ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۱۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی بڑی عظیم رات ہے، رحمتوں والی عظیم رات ہے، کیونکہ اس رات اللہ پاک اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، حدیثِ پاک کے مطابق اس رات اللہ پاک کی طرف سے بندوں کو اپنی حاجتیں پوری ہونے کی دُعائیں مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے، آج بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے کیونکہ اس رات رِزْق میں برکت کی دُعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں اور لوگوں کے سال بھر کے رِزْق کا فیصلہ بھی کر دیا جاتا ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے کیونکہ اس رات بنی کَلْب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر یعنی بے شمار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرت سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا لکھا جائے گا؟۔

اے کاش!ہم موت سے عبرت حاصل کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ **موت** کا وَقْت یقیناً مُعَیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب **موت** سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال ظاہر ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈَھلان گویا موت کا پیغام دیتی ہے۔ آج اپنے **اعمال کا جائزہ** لینے کی رات ہے، اپنے گریبان میں جھانک کر، مکمل توجہ کے ساتھ اپنے اعمال پر غور کرنا ہو گا کہ اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی انمول نعمت "زندگی" کے قیمتی ایّام کو کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح و شام گُناہوں کا ہی سلسلہ جاری ہے، اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ کیا رمضان المبارک کے عِلاوہ بھی قرآنِ کریم کی تِلاوت وزِیارت کی سعادت ملتی ہے یا نہیں؟ اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ میرے نیک اعمال میں اِضافہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟

قُربان جائیے! ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مدنی سوچ پر! جو ہر دم نیکیاں کرنے کے باوجود بھی اللہ پاک کے خوف سے تھر تھر کانپتے اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہتے، گویا ہر شب کو شبِ قدر کی طرح سمجھتے یعنی رات بھر عِبادت میں گزار کر اُس رات کی قدر کرتے، اِسی طرح ہر شب کو شبِ براءت کی طرح سمجھتے۔ **اے کاش!** ہمیں حقیقی معنوں میں **"موت سے عِبرت"** حاصل ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان بسا اوقات موت سے غافل ہو کر اپنے دنیاوی روشن مستقبل کی فکر میں مگن ہو جاتا ہے اور ساری زندگی اسی سوچ و فکر میں لگا رہتا ہے کہ کبھی میرا کاروبار بھی وسیع پیمانے پر ہو گا، کبھی میں بھی عالیشان مکانات اور مہنگی ترین گاڑیوں کا مالک بنوں گا، میرے

پاس بھی مال و دولت کا انبار ہو گا، نت نئے علوم و فنون کی ڈگریاں حاصل کروں گا، میرے بچے بھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے مگر وہ اس سے غافل ہو جاتا ہے کہ ایک دن موت میری ان تمام خواہشات کے خوابوں کو چکنا چُور کر دے گی اور میرا رشتۂ حیات ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے کاٹ کر رکھ دے گی، موت سے نہ پہلے کوئی بچ سکا ہے نہ ہی آئندہ اس سے بچ نکلنے کی کوئی صورت ہے۔ آیئے! آج ہم موت سے پہلے اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے گزرے ہوئے لوگوں کی عبرتناک اموات کے بارے میں سُنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے نصیحت کے مدنی پھولوں کو چُن کر موت کی تیاری کرنے کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عیون الحکایات (حِصّہ اَوّل)"** کے صَفْحہ نمبر 330 پر ہے: حضرت سیدنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ہِقْل بن زِیاد اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ وعظ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ پاک کی ان نعمتوں کا بہت شکر ادا کرو، جن کی وجہ سے تم اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی اُس آگ سے دُور کر دیئے گئے جو دلوں تک چڑھ جاتی ہے۔ تم ایسے گھر میں ہو، جس میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرنا ہے اور تم بہت ہی قلیل عرصہ کے لئے ان لوگوں کے نائب (Deputy) بن کر آئے ہو، جن کی عمریں تم سے زیادہ تھیں، ان کے جسم تم سے زیادہ لمبے تھے، انہوں نے پہاڑوں کو کھود کر پھاڑ ڈالا اور چٹانیں توڑ ڈالیں۔ وہ ایسے جنگجو اور بہادر (Brave) تھے کہ شہروں میں پہنچ کر شدید حملہ کرتے، ان کے اجسام ستونوں کی مانند تھے۔ انہوں نے اس فانی دنیا میں بہت کم وقت گزارا۔ گردشِ ایام نے ان کی طویل عمریں گھٹا دیں، ان کے نشانات

مٹادیئے، ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ ان کے ذکر کو بُھلا دیا، ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔ جو لوگ بہت گرجدار آواز میں باتیں کرتے تھے، مرنے کے بعد کبھی ان کی دِھیمی سی آواز بھی سنائی نہ دی۔ وہ فضول امیدوں میں پڑے عیش و عشرت سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل نہ کی اور غفلت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے۔ اچانک رات کے وقت ان پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا تو ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں سوئے ہی رہ گئے (یعنی موت کے منہ میں اُتر گئے) جو باقی رہ گئے تھے، وہ عذاب کے آثار و نشانات، زوالِ نعمت اور تباہ و برباد گھروں کو دیکھنے لگے، ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے عبرت و نشانیاں ہیں جو دَرد ناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے بعد تمہاری عمریں کم ہو گئی ہیں۔ دنیا فنا کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اب ہر طرف بُرائیوں کا دور دورہ ہے۔ عفوو درگزر پیٹھ پھیر گیا، خیر خواہی اور نرمی رخصت ہو گئی۔ اب عبرتناک ہولناکیاں، مختلف قسم کی سزائیں، فتنہ و فساد، لغزشوں کی بھرمار اور گزرے ہوئے ان لوگوں کی بُری باتیں باقی رہ گئیں، جن کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوا۔ اے لوگو! تم ان غافلوں کی طرح نہ ہو جانا، جنہیں طویل عمری کی جھوٹی امیدوں نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۰۸)

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے ‏ ‏ ‏ ‏ مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے ‏ ‏ ‏ ‏ زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ‏ ‏ ‏ ‏ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
اَجل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا ‏ ‏ ‏ ‏ اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سدھارا ‏ ‏ ‏ ‏ پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کہ فی زمانہ ہم بھی مال و دولت کمانے، بیہودہ فیشن اپنانے اور دنیا کی رنگینیوں میں دل لگانے میں مشغول ہیں۔ روزانہ نہ جانے کتنے لوگوں کی موت کے واقعات سنتے ہیں، مثلاً فُلاں شخص کینسر کا مریض تھا، انتقال کر گیا، فُلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہو گیا، فُلاں اچھا بھلا نوجوان موٹر سائیکل حادثے میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، فُلاں کو گولی لگی اور وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اسی طرح ہم آئے دن جنازوں میں شریک ہوتے ہیں، کسی کو اپنے ہاتھوں غسل و کفن دیتے ہیں، کسی کو قبر میں بھی اُتارتے ہیں، لیکن وقتی طور پر غمزدہ ہونے کے بعد پھر وہی لوگوں کو دھوکا دینا، کسی کا حق مارنا، بِلاوجہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور دُنیا کی رنگینیوں میں ملوث ہونا ہماری زندگی کا معمول بن جاتا ہے اور ہم موت کو بُھول کر اپنے رَبِّ کریم کی نافرمانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جس طرح آج ہم کسی کو غسل دے کر، کفن پہنا کر قبر میں اُتار رہے ہیں، ایک دن ہمارے ساتھ بھی یہی معاملات کئے جائیں گے کیونکہ موت برحق ہے اور ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے اور اچھے بُرے عمل کی جزا کے طور پر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے: پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ(۳۵)

(پ ۱۷، الانبیآء: ۳۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس جاندار نے زِندگی کا جام پی لیا ہے اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیر عالِم، مُسلم ہو یا غیر مُسلم اسے ضرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور اپنے طور پر موت سے بچنے کیلئے چاہے کتنے ہی انتظامات کرلیں، لیکن موت بہر صورت آکر رہے گی جیسا کہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 78 میں ارشادِ باری ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ

(پ ۵، النسآء: ۷۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر (Plan) اور کسی حِیْلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، پارہ ۵، النسآء تحت الآیۃ: ۷۸، ۵/ ۲۴۲)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے　　بن تُو مت انجان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے

موت کی جگہ مُعَیَّن ہے:

حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچادے۔ حکم سنتے ہی ہوا نے اسے ہند پہنچادیا، حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ انہوں نے عرض کی: مجھے اس پر حیرانگی ہورہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۵۵/۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا دن مُقَرَّر ہے ہر ایک کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے، ہم چاہے کیسے ہی مَضْبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کتنے ہی بلند ترین مقام پر جا بیٹھیں لیکن اپنی موت سے کسی صورت نہیں بچ سکتے۔ جب کسی کے جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ مرحلہ

اِنتہائی دُشوار ہوتا ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کے بارے میں پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اورآئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶،قٓ:۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی سختیاں وہی محسوس کر سکتا ہے جس پر نزع کا عالم طاری ہو۔ موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا انتہائی دشوار عمل ہے۔ موت کی اس تلخی کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

مرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صَفْحہ نمبر 553 پر ہے: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرْض کی: "اے رُوْحُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِنْدہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔" چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سیِّدُنا سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زِنْدہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِنْدہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِسْتِفْسار فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یَا رُوْحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنْتِقال کو کتنا عرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (الروض الفائق، ۲۸۵)

کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے — غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے — سُن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا عِلمی تجھے سمجھا چکے — مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکلیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! روح نکلنے کی تکلیف اور موت کی سختی بہت شدید ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمارے ہاتھ میں ذرا سی چُھری (Knife) کی نوک ہی لگ جائے یا پاؤں میں کانٹا (Thorn) چُبھ جائے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے؟ کیسے کراہتے ہیں؟ ہمارے سامنے کسی کی اُنگلی کٹ جائے اور خون بہنے لگے تو ہمارے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جاتی ہے اور ہم سے دوسرے کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی حالانکہ موت کی تکلیف تو چُھری سے کاٹنے، آروں کے چیرنے اور تلواروں کے وار سے بھی زیادہ شدید تر ہے، ہم وہ کیسے برداشت کرپائیں گے، منقول ہے: موت کی تکلیف تلوار کے وار سے زیادہ دشوار ہے، اس کا درد قینچیوں سے کاٹے جانے اور آروں سے چیرے جانے سے بھی زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ تلوار سے کٹ جانے کی تکلیف بدن میں صرف اس وقت تک رہتی ہے

جب تک اس میں قوت (یعنی حیات) باقی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے زخمی چِلّاتا اور فریاد کرتا ہے جبکہ موت کا معاملہ تو اس کے بر عکس ہے، کیونکہ مُردے کے دل پر طاری ہونے والے کَرب واِضْطِراب کی شدّت اس کی آواز کو ختم کر دیتی اور قوت کو کمزور کر دیتی ہے۔ موت جسم کے ہر عضو کو اس طرح بے کارو بے زور کر دیتی ہے کہ اس سے قوتِ فریاد بھی چھین لیتی ہے۔ عقل کو مدہوش اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔(الروض الفائق، ۲۸۱)

غور کیجئے! موت کے سامنے بندہ کس قدر بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے، موت اس کی زبان خاموش کر دیتی ہے اگر مرنے والا کسی کو مدد کیلئے پکارنا چاہے تو نہیں بُلا سکتا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمیں مرنا ہے مگر پھر بھی اس کی تیاری کرنے کے بجائے خود کو جھوٹے دِلاسے دیتے ہیں کہ میں نے پچھلے دنوں ہی تو چیک اپ کروایا ہے مجھے کوئی بیماری نہیں ہے، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے بعد میں توبہ کر کے نیک اعمال کر لوں گا، بڑھاپے میں خوب نمازیں پڑھوں گا، شب بیداری بھی کروں گا بلکہ سارا سارا دن مسجد میں ہی پڑا رہوں گا، روزانہ تلاوتِ قرآن کا معمول بنالوں گا اور اپنے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پاس اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہم بڑھاپے تک زندہ رہیں گے بڑھاپا تو بہت دور کی بات ہے ہمیں تو یہ نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِنْدگی کا آخری دن ہے یا آنے والی رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات ہو گی، ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص ٹھیک ٹھاک بیٹھا باتیں کر رہا تھا، بظاہر کوئی مَرض بھی نہیں تھا لیکن اچانک دل کا دورہ (Heart Attack) پڑا یا دماغ کی رَگ پھٹی اور چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہمیں

ہر وقت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے، کیونکہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی اُمید موت سے غافل کر دیتی ہے اور اس آس پر جیتے جیتے اچانک موت کا وقت آجاتا ہے، ایسے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی زندگی کی امید دل میں باندھ لینا جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہوتا ہے جہالت اور نادانی یہ ہے کہ آدمی اپنی جوانی پر بھروسہ کر بیٹھے اور بڑھاپے سے پہلے مرنے کا خیال ہی دل سے نکال دے، لہٰذا ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ ان باتوں میں غور کرے کیا لاکھوں بچے جوانی کی دہلیز پر پہنچنے سے پہلے ہی موت کے شکار نہیں ہوئے؟ کیا ہزاروں انسان چڑھتی جوانی میں موت سے ہم آغوش نہ ہوئے؟ کیا سینکڑوں نوجوان بھری جوانی میں لقمۂ اَجَل نہ بنے؟ کیا کئی نوجوان بیماریوں کا شکار نہ ہوئے؟ ان باتوں میں غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی دل میں بٹھالے کہ موت اس کے اختیار میں نہیں کہ جب یہ چاہے گا تو اسی وقت آئے گی، اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! غفلت دور ہوگی اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا۔ (کیمیائے سعادت، رکن چہارم، منجیات، اسباب طول امل، ۲/۹۹۵-۹۹۶، ملخصاً)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے
قَبْر میں تنہا قِیامت تک رہے
جب فرشتہ مَوت کا چھا جائے گا

پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلوان بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجوان بھی چل دیئے
کرلے تَوبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سَزا ہوگی کَڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت واقعی ایسی چیز ہے کہ جس کے ہاتھوں ایسے بڑے بڑے پہلوانوں نے شکست کھائی، جو زندگی بھر کسی سے نہیں ہارے تھے، موت کے سامنے ان مغرور بادشاہوں نے بھی اپنا سر خم کرلیا، جو کسی کے سامنے سر جھکانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے، موت کے آگے اُن نامور جنگجو اور بہادر لوگوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے کہ جن کی بہادری کے قصّے زمانے میں مشہور تھے۔ یاد رکھئے! موت کا آنا یقینی ہے مگر ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھوئے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر مرنے سے پہلے موت اور قبر و حشر کی تیاری میں مصروف ہوجائیں اور اپنی نجات کا سامان کریں۔ موت اور قبر و حشر کے معاملات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"شرحُ الصُّدور"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

کتاب "شرحُ الصدور" کا تعارف

یاد رہے! یہ کتاب دراصل مشہور محدث اور شافعی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیوطی

شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عَرَبی تصنیف "شَرۡحُ الصُّدُوۡر بِشَرۡحِ حَالِ الۡمَوۡتٰی وَالۡقُبُوۡر" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں موت کی پیدائش کا بیان ہے، اس کتاب میں موت کی یاد میں مدد گار چیزوں کا بیان ہے، اس کتاب میں اچھے خاتمے کی علامات کا بیان ہے، اس کتاب میں قبر میں حساب و کتاب کا بیان ہے، اس کتاب میں میت کو قبر میں فائدہ دینے والی چیزوں کا بیان ہے، اس کتاب میں موت کے اچھے اوقات کا بیان ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں مُردوں کے احوال کے بارے میں بھی دیگر اہم ترین معلومات کا انمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔ آئیے! اس کتاب سے عبرت و نصیحت سے بھرپور ایک لرزہ خیز حکایت سنئے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

رَقص وسُرود کی محفل اور خوفناک آواز!

حضرت سیِّدُنا سعید بن ہاشِم سُلَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بستی کے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر اپنے گھر میں رقص وسُرود کی محفل برپا کی، اس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبن پر تھی تو اچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوفناک آواز سُنی، جس سے ان کے دل دہل گئے اور وہ ایسے خاموش ہوگئے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے کسی نے یہ اشعار پڑھے:

یَااَھْلَ لَذَّۃِ لَھْوٍ لَاتَدُوْمُ لَھُمْ اِنَّ الْمَنَایَا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ قَدْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ اَمْسٰی فَرِیْدًا مِّنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: اے لہو ولعب کی ناپائیدار لذّتوں میں مُنْہَمِک لوگو! بے شک موت لہو ولعب کو ختم کر دیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اس لذّت میں مست دیکھا مگر وہ اپنے ہمراہیوں سے جدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔

خدا کی قسم! ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دُولہے کا انتقال ہو گیا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، من ھتف من المقبرۃ بموعظۃ، ۶/۵۷، حدیث: ۱۲)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا

جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس عبرت ناک واقعے کو سُن کر ہمیں ڈر جانا چاہیے اور شادی (نکاح) جیسی عظیم سنّت کی ادائیگی میں خلافِ شریعت کاموں سے باز آجانا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر یہ شادی خانہ آبادی کے بجائے خانہ بربادی کا سبب بن جائے۔ آج اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو شادیوں میں کس کس طرح شریعت کی نافرمانیاں کی جاتی ہیں، یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ جیسے جیسے شادی کے ایام قریب آتے ہیں گھر پر رشتے داروں کی آمدورفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، شام ہوتے ہی گھر میں ڈھول تماشے اور طرح طرح کے کھیل شروع ہو جاتے ہیں، رقص و سُرور کی محفلیں سجتی ہیں، جو رات دیر تک جاری رہتی ہیں حالانکہ یہ سب عبرت ناک انجام کا سبب بن سکتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اس اُمّت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کا برسنا ہو

گا۔" مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ کب ہو گا؟" ارشاد فرمایا: جب گانا گانے والی لڑکیاں یا لڑکے اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔ (ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ...الخ، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۹) شادی کے ان فنکشنز میں مخلوط (Mixed) ماحول ہو جاتا ہے (یعنی مرد و عورت ایک ساتھ گھومتے پھرتے) اور پھر بدنگاہیوں، بے پردگیوں اور حرام کاموں کا نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، حالانکہ شریعت میں نامحرموں کے ساتھ میل جول کی مذمّت آئی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا علامہ ابُوالفرج عبد الرّحمن بن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: عورت کے مَحاسن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا اِبلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تِیر ہے، جس نے نامَحْرَم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی، اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحرالدموع، ص ۱۷۱)

اسی طرح ٹیپ ریکارڈر یا اِیکو سسٹم بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ موبائل پر سارا سارا دن گانے چلائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! گانے باجے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آ رہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضروری ہے چُنانچِہ حضرتِ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشِش کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۵۱) گانے باجے سُننے والے نادان اپنی اس بیہودہ حرکت سے بیماروں، ضعیفوں (بوڑھوں) اور سونے والوں کا سکون برباد کر کے ان کی دل آزاری کرتے اور ان کی بد دعائیں لیتے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ان فضول رسموں اور حرام کاموں سے آلُودہ ہونے کے وجہ سے یہ شادیاں باعثِ برکت نہیں بلکہ وبالِ جان بنتی جا رہی ہیں۔ لہٰذا شادی جیسی عظیم سُنَّت کو فضول رسومات، دِکھاوے اور گناہوں کا مجموعہ بنانے کے بجائے خالصۃً اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا و خوشنودی کیلئے کریں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اے لوگو! اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ پاک وہی اعمال قبول فرماتا ہے، جو اس کیلئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ پاک اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔ (دارقطنی، کتاب الطھارۃ، باب النیۃ ، ۷۳/۱، حدیث: ۱۳۰ ملتقطاً)

اللہ کریم ہمیں شادی جیسی عظیم سُنّت کو شریعت کے مطابق ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشی کی تقریب ہو یا غمی کا موقع، تنگدستی ہو یا مال کی فراوانی ہمیں ہر حال میں شریعت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ شریعت کی پیروی کرنے سے ہمیں دنیا میں بھی ڈھیروں برکتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی اس کا اجر و ثواب ملے گا اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے کو آخرت میں تو اس کا عذاب بھگتنا ہو گا مگر بسا اوقات ایسے شخص کو دنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔

سُود خور حکیم کی عبرتناک موت:

مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں ایک حکیم حکمت کی دکان چلاتا تھا، ایک دن وہ حکیم شام کو مطب (دواخانے/Clinic) سے فارغ ہو کر گھر گیا، کھانا کھایا، عشاء کی نماز پڑھی اور معمولاتِ شب سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اچانک وہ حکیم جاگ اٹھا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ

کر بیٹھ گیا۔ اس پر بے چینی کی کیفیت طاری تھی، کچھ دیر کے بعد ایک سنسنی خیز منظر یوں رونما ہوا کہ **اس کا پیٹ پھٹا اور تمام گھر میں گندگی اور بدبو کی شدید آندھی چل پڑی، جو پھیلتے پھیلتے پورے محلہ میں پھیل گئی،** بدبو اتنی شدید تھی کہ کئی افراد بیہوش بھی ہو گئے، اہلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن کے لوگوں کو راتوں رات بلایا اور اس بدبودار لاش کو کوڑا کرکٹ والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر سے باہر پھینکوا دیا۔ اگلی صبح اس سنسنی خیز واقعہ کی خبر تمام علاقے میں پھیل گئی ہر شخص بے چین تھا کہ آخر یہ حکیم ایسا کون سا بُرا کام کیا کرتا تھا کہ اس قدر شدید عذاب کا شکار ہو کر مرا۔ اس بھیانک انجام کی خبر بتاتے ہوئے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حکیم مطب (دواخانے/Clinic) کے علاوہ سُودی لین دَین بھی کیا کرتا تھا اور سانحہ والے دن اس نے ایک مقروض عورت سے سُودی رقم کم ہونے پر بدتمیزی کی، جس پر اس نے بددعا دی اور یوں یہ حکیم سُودی لین دَین کی وجہ سے عبرتناک عذاب سے دوچار ہو گیا۔ (سُود اور اس کا علاج، ص ۳۹-۴۰)

وہ ہے عَیش و عِشرت کا کوئی مَحل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

مُردہ اُٹھ بیٹھا

اسی طرح جوہر آباد (ٹنڈو آدم باب الاسلام سندھ) کے ایک کپڑے کے تاجر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطّلاع کے مطابِق قبرِستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیّت توڑ دی

اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لِٹا دیا۔ 3 مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سُود خور تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحِب نے نَمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قَبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مِٹّی وغیرہ سے دبا کر بِغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مختصر وضاحت: یعنی نہ ہی شاعری سے عشق کرنے والا رہے گا اور نہ ہی شہرت تلاش کرنے والے کا عاشق رہے گا۔ کیونکہ نہ تو پہلے کوئی رہا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی رہے گا البتہ نیکی و بھلائی کا ذکرِ خیر باقی رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ان سُود خوروں کو دنیا میں کیسی عبرت ناک موت آئی، دنیا میں اس طرح کے لرزہ خیز واقعات بندوں کو گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظِر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ اِس لرزہ خیز واقِعہ میں مرنے والے کو "سود خور" ظاہِر کیا گیا ہے۔ واقعی سُود کی بَہُت زیادہ نُحُوست ہوتی ہے۔

آیئے ! اس بارے میں پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 278 اور 279 میں ارشادِ باری تعالیٰ سنئے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ

(پ۳، البقرة:۲۷۸-۲۷۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سُود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا

تفسیر صِراطُ الْجِنَان جلد 1 صفحہ 413 پر اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سُود کی حُرمت نازل ہونے سے قبل سُودی لین دین کرتے تھے اور ان کی کافی بھاری سُودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں، اس میں حکم دیا گیا کہ سُود کی حُرمت نازل ہونے کے بعد سابقہ بقیہ سُود لینے کی بھی اجازت نہیں۔ (خازن، البقرة، تحت الآیة:۲۷۸، ۱/۲۱۷ ملخصاً) (صراط الجنان، ۱/۴۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے مسلمانوں پر سُود کو حرام قرار دیا ہے اور جو بدنصیب یہ جاننے کے باوجود بھی سُودی لین دَین جاری رکھے تو گویا وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ کرنے والا ہے۔ یاد رکھئے! سُود قَطْعِی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کی حُرمَت کا مُنکِر (یعنی اس کے حرام ہونے سے اِنکار کرنے والا)، کافر اور جو حرام سمجھ کر اِس بیماری میں مُبْتَلا ہو، وہ فاسق اور مردُودُ الشَّہَادَۃ ہے۔ (یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔) (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ۲/۷۶۸)

آیئے! سُود کی بیماری سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر احادیثِ مُبارکہ سنتے ہیں:

1. رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی۔(ابن ماجہ،کتاب التجارات،باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۳،حدیث:۲۲۷۷)

2. **ارشاد فرمایا:** شبِ معراج میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: ”یہ کون لوگ ہیں؟“ انہوں نے عرض کی: ”یہ سُود خور ہیں۔“ (ابن ماجہ،کتاب التجارات،باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۱،حدیث:۲۲۷۳)

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی مختصر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، اس کا کوئی بھروسا نہیں، آئے دن رُونُما ہونے والے یہ عبرت ناک واقعات ہمیں جھنجھوڑ کر موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جاننے کی صَدا دیتے ہیں، مگر اِن پر وہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ موت سے ہمکَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت نہ تو کسی کم عُمْر کو دیکھتی ہے نہ کسی کے دنیوی مقام و مرتَبے کا لحاظ رکھتی ہے، کوئی نادار ہو یا مالدار موت کسی کی پروا نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں لاتی ہے، کتنوں کے ڈاکٹر بننے کے سپنے ادھورے رہ جاتے ہیں، کتنوں کے بزنس میں ترقی کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو پاتے، کتنے ہی دنیاوی امتحانات میں کامیابی کیلئے شب و روز کوششیں کرنے والے قبر کے امتحان کی تیاری کئے بغیر ہی رخصت ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن

ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے گی اور ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، اچھی سے اچھی گاڑی گھر میں کھڑی رہ جائے گی، اعلیٰ سے اعلیٰ ڈِگریاں بھی دھری کی دھری رہ جائیں گی، آہ! انسان دنیا کے جس مکان کو نہایت مضبوط و مُستحکم بناتا اور عمدہ سے عمدہ انداز میں سجاتا ہے، وہ اُس کے پاس ہمیشہ نہیں رہتا، بِالآخِر دوسرے لوگ اُس کے اندر آباد ہو جاتے ہیں، اس کی خون پسینہ کی کمائی اور جَمع شُدہ پُونجی اور "بینک بَیلنس" پر بھی دوسرے ہی لوگ قبضہ جماتے ہیں۔ آیئے! دنیا کی رنگینیوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ارشادِ خداوندی سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان آیت 25 تا 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ (پ۲۵، الدخان: ۲۵ تا ۲۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! قرآنِ کریم بھی ہمیں آخرت کے متعلق فکر دِلا رہا ہے کہ تم سے پہلے عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثوں کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے ختم ہو گئے، بس اب قبر میں وہ ہیں اور ان کے اعمال، اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی ورنہ بُرے اعمال کی صورت میں انجام بھی بُرا ہو گا۔ لہٰذا ہمیں ان عبرت ناک واقعات سے درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ جو لوگ موت کو یاد رکھتے ہیں وہ دنیا کی رنگینیوں سے بچنے میں کامیاب ہوتے ہیں، گناہوں سے دور رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں موت کو یاد کرنے کے بڑے فضائل بیان

ہوئے ہیں، آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے عرض کی گئی: اس کی صفائی کیسے ہو گی؟ فرمایا: موت کو یاد کرنے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے۔(شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۲/۳۵۲، حدیث:۲۰۱۴ ملتقطاً)
2. ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں (20) مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہید کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (قوت القلوب، ذکر التداوی...الخ، ۲/۴۳)
3. ارشاد فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعدادلہ، ۵/۴۳۸، حدیث:۱۴۸ ملتقطاً)
4. ارشاد فرمایا: جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قَبْر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔(جمع الجوامع، قسم الأقوال، حرف الھمزۃ، ۲/۱۴، حدیث:۳۵۱۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ احادیثِ مبارکہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کو یاد کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے موت کو یاد کرنے کے فضائل ارشاد فرمائے ہیں کہ موت کو یاد کرنے سے دل کا زنگ دُور ہوتا ہے۔ موت کو یاد کرنے والے کو بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ موت کو یاد کرنے والے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ موت کو یاد کرنے والے کی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے اور موت کو یاد کرنے والے کے دل سے دُنیا کی محبت ختم ہو جاتی ہے اور جو لوگ موت کو بھول کر دنیا کی رونقوں میں مست رہتے ہیں اور اپنی آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں تو ایسوں کی موت لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتی ہے، چُنانچِہ

لہو ولعب میں مست بادشاہ کی موت

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے سیر کا ارادہ کیا تو پہننے کے لئے اچھے کپڑے منگوائے مگر پسند نہ آئے، دوسرے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، آخر کار ایک لباس پسند کیا، اسی طرح سواری منگوائی مگر پسند نہ آئی، پھر کئی سواریاں لائی گئیں بالآخر بڑی مشکل سے ایک سواری پسند آئی، ابھی سوار ہوا ہی تھا کہ شیطان نے وسوسہ ڈال کر اسے غرور میں مُبتلا کر دیا، پھر بادشاہ نے اپنے لشکر کے ساتھ چلنا شروع کیا اور غرور کے سبب لوگوں کی طرف بالکل نہ دیکھا، اچانک بادشاہ کے قریب ایک خَستہ حال شخص آیا اور اسے سلام کیا مگر بادشاہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، اس شخص نے سواری کی لگام پکڑ لی، بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑو! تم بہت بڑا خطرہ مَول لے رہے ہو، اس شخص نے کہا: مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے، بادشاہ نے کہا: ابھی ٹھہر جاؤ! جب سواری سے اُتروں تو بتانا۔ اس نے کہا: نہیں! ابھی بتاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر لگام پر گرفت سخت کر دی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا: کام بتاؤ؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سَر جھکایا تو اس شخص نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: میں مَلَکُ الموت ہوں۔ یہ سُن کر بادشاہ کا رنگ اُڑ گیا، پھر ہَکلاتے ہوئے کہنے لگا: مجھے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو، تاکہ گھر والوں کے پاس جا کر کچھ ضروری کام نمٹاؤں اور انہیں اَلوداع کہہ سکوں۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! اب تم کبھی اپنے گھر والوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھ سکو گے۔ یہ کہہ کر اس کی روح قبض کی تو وہ ایک لکڑی کی طرح نیچے گر پڑا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت۔۔۔الخ، ۵/۲۱۴، ملخصاً)

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے　　بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر　　یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھُول کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک مغرور بادشاہ جو یادِ خُدا و یادِ مُصْطَفٰے سے غافِل اور اپنی موت کو بُھلا کر سیر و تفریح اور دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کیلئے نکلا تھا، لیکن اچانک موت کا شکار ہو کر اس کی ہنستی بستی دنیا ویران ہو گئی اور وہ اپنا مال و دولت، تاج و عزّت، خُدّام کی خوشامدانہ خدمت، والدین بہن بھائیوں کی شفقت و محبت کو چھوڑ کر اندھیری قبر میں پہنچ گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان بہُت لمبے لمبے منصوبے (Planings) بناتا ہے مگر اُس کی اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے، جب یکایک لگام کِھنچے گی اور مرنا پڑ جائے گا تو سب کیا کرایا دھرے کا دھرا رہ جائے گا چُنانچِہ،

مدینۃُ الاولیاء ملتان کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے عالیشان کوٹھی بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہو گیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا اِنتقال ہو گیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان مکان کے بجائے گُھپ اندھیری قبر میں منتقل ہو گیا۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نمونے مگر تُجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

یہ عِبرت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے ۔۔۔ جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان اپنی دنیا کو بہتر بنانے کیلئے بہت کچھ سوچتا ہے کہ بہت سارا مال جمع کروں گا، فلاں کمپنی کی نئی گاڑی خریدوں گا، بہترین کوالٹی کا لباس زیبِ تن کروں گا، عالیشان مکان بناؤں گا اور اسے طرح طرح کی سہولیات سے آراستہ کروں گا مگر آہ! موت اس کی ان تمام خواہشات کو ملیا میٹ کر دیتی ہے۔ لہٰذا ابھی وقت ہے، ہوش میں آجانا چاہئے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنا چاہئے اور مرنے سے پہلے پہلے اپنی موت و قبر اور آخرت کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ موت کو یاد رکھنے اور قبر و حشر کے معاملات کی تیاری کے معاملے میں بزرگانِ دِین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، یہ حضرات خوفِ خدا کی دولت سے مالا مال تھے، جو دنیا کی لذّتوں میں مشغول رہنے کے بجائے ہر وقت فکرِ آخرت میں مگن رہتے اور دوسروں کو بھی اس ناپائیدار دنیا کے دھوکے سے بچانے کی کوشش کرتے۔ آیئے! اس بارے میں ایک فکر انگیز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

فکرِ آخرت کا انداز

حضرت سَیِّدُنا اِبنُ الصِّمَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار اپنی عمر شُمار کی تو وہ 60 برس بنی۔ ان 60 برسوں کو 12 سے ضَرب دینے پر 720 مہینے بنے۔ 720 کو مزید 30 سے ضرب کیا تو حاصِلِ ضَرب اکیس ہزار چھ سو (21600) آیا۔ جو آپ کی مُبارَک عمر کے ایّام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے، اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اِکّیس ہزار چھ سو (21600) گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایّام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ (Daily) ایک ہزار تک بھی گناہ

ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا سے لرزنے لگے، پھر یکا یک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فَضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی اور آپ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا تو رُوح پرواز کر چکی تھی۔(کیمیائے سعادت، رکنِ چهارم، منجیات، مقامِ سیم، ۸۹۱/۲)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار
عُمر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار ہوشِیار اے مَحوِ غفلت ہوشِیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے کر لے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین خوفِ خُدا سے کس طرح لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے۔ یہ حضرات بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور گُناہوں سے دُوری کے باوجود بھی اپنے آپ کو گُناہگار تصور کرتے، حالانکہ اللہ کریم کی بارگاہ میں ان کا مقام و مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہوتا ہے۔ یادرہے! خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کی یہ مدنی سوچ صرف انہی تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اصلاحِ اُمّت کے یہ علمبردار معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے بھی بہت کوشش کرتے تھے۔ آیئے! نیکی کی دعوت سے مالامال 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) اصلاحِ اُمّت کا جذبہ

حضرت سیّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب ملکِ شام کے شہر دِمَشْق پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ نازو نعم (عیش و عشرت) کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آسائش و آرام کے دِلدادہ ہیں۔ آپ ان کے اندازِ زندگی کو دیکھ کر کہ وہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں، بہت پریشان ہوئے۔ ایک بار آپ نے ایسے ہی

ایک اجتماع میں فرمایا: اے اہلِ دِمَشْق! تم سب دِین میں اسلامی بھائی، گھروں میں ایک دوسرے کے پڑوسی اور دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ میری محنت ومشقت تمہارے علاوہ دوسروں پر صرف ہو رہی ہے، میں تمہارے علما کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بے علم، علم حاصل نہیں کرتے۔ تم رزق کی تلاش میں اپنی آخرت بُھولے بیٹھے ہو۔ سُنو! ایک قوم نے مضبوط محلات تعمیر کئے، کثیر مال اکٹھا کیا اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھیں مگر وہی محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہو گئے، ان کی اُمیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈالا اور ان کا مال ضائع ہو گیا، خبردار! علم حاصل کرو کیونکہ علم سکھانے اور سیکھنے والا اجر میں برابر ہیں اور ان دونوں کے علاوہ کسی شخص میں بھلائی نہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ابو الدرداء، ۱/۲۷۳، حدیث: ۶۹۵ بتغیر قلیل)

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اِک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تیری جوانی کہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے

مشہور وَلِیُّ اللہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نوجوان پر انفِرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کردی، لمبی اُمّید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کرلوں گا، وہ توبہ سے غافِل

رہے۔ آخرِ قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نفع نہ دیا، جیسا کہ پارہ 19 سُورَۃُ الشُّعراء کی آیت نمبر 88 اور 89 میں ارشاد ہوتا ہے:

یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنۡ اَتَی اللّٰہَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ﴿۸۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(پ ۱۹، الشعرآء: ۸۸-۸۹)

(نیکی کی دعوت، ص ۵۸)

(3) عبرت انگیز کتبہ:

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوزکرِیَّا تیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "خلیفہ سُلیمان بن عبدالملِک مسجدِ حَرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک پتّھر لایا گیا جس پر کوئی تحریر کندہ تھی۔ اُس نے اَیسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچِہ، مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا: "اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمیدوں سے کنارہ کشی اِختیار کرکے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حِرص ولالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کر دے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہو گا۔ تیرے اَہل وعیال تجھ سے بے زار ہو جائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتَلا چھوڑ دیں گے۔ تیرے ماں باپ اور عزیز واَحباب بھی تجھ سے جُدا ہو جائیں گے۔ تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لوٹ کر دنیا میں آسکے گا نہ ہی نیکیوں میں اِضافہ کرسکے گا۔ پس اُس حسرت ونَدامت کی ساعت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کرلے۔"

(ذم الھوی، الباب الخمسون، حدیث:۱۲۷۰، ص۴۳۶)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی　　جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی　　یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم پر کیا گزرے گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، ہمارے دِلوں میں دنیا کی محبت اپنی جڑیں مضبوط کرتی جارہی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کو آرام پہنچانے اور انہیں پُر سکون ماحول فراہم کرنے کیلئے شب وروز کوشش کرتے ہیں، اندھیرے کو ختم کرنے کیلئے جگہ جگہ روشنی کا انتظام کرتے ہیں، گرمی میں ٹھنڈک کیلئے اے، سی(A C) اور سردیوں میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے ہیٹر لگواتے ہیں، بجلی چلی جائے تو متبادِل کے طور پر جنریٹر یا یو.پی.ایس(UPS) تیار رکھتے ہیں۔ ہر عقل مند شخص اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ ایک دن یہ سب چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ قَبر میں منتقل ہونا ہے، مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جس دنیا میں عارضی رہنا ہے، اس کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے تو اتنے انتظامات کئے جائیں اور جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہو اس آخرت کو بالکل فراموش کر دیا جائے۔ ذرا سوچئے! اس وقت ہم پر کیا گزرے گی، جب قَبر کی وحشتوں، تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اُداسیوں میں ہم تنہا ہوں گے، وہاں نہ کوئی ہمدرد ہوگا اور نہ ہی کوئی مددگار، کسی کو بُلا سکیں گے نہ ہی خُود کہیں جاسکیں گے، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہوگی! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ قبر کے معاملات کے بارے میں کس قدر فکر

مندر رہتے ہیں اس کا اندازہ آپ کے فکر انگیز ان اشعار سے لگائیے، آیئے! ہم بھی وہ دلسوز اشعار سنتے ہیں اور اپنی موت و قبر کو یاد کرتے ہیں۔

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللہ

نکیرین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں
جوابات اُن کو آقا کیسے دُوں گا یارسولَ اللہ

برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے
عذابِ قبر کیسے سہہ سکوں گا یارسولَ اللہ

یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر
میں کیونکر ڈنک بِچّھو کے سہوں گا یارسولَ اللہ

یہاں معمولی گرمی بھی سہی جاتی نہیں مجھ سے
تو گرمی حشر کی کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

سرِ محشر بلا کی دھوپ ہے آقا کرم کر دو
میں کیا محروم کوثر سے رہوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۲،۳۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں اور ہر انسان کو ایک دن موت آنی ہے، انسان جب دنیا میں آتا ہے تو ایک ترتیب سے آتا ہے مگر دنیا سے جانے کی کوئی ترتیب نہیں ہوتی، مثلاً بسا اوقات پوتے اور نواسے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں مگر ان کے دادا اور نانا زندہ ہوتے ہیں۔ بسا اوقات کسی کے بارے میں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ بس اب یہ چند دنوں، گھنٹوں یا منٹوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب اس کا نام بھی مُردوں کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا لیکن اس شخص کو پھر سے ایک نئی زندگی مل جاتی ہے اور وہ مزید کچھ عرصہ جینے میں کامیاب ہو جاتا ہے، جبکہ جس کے بارے میں گمان تک نہیں ہوتا کہ یہ اتنی جلدی مر جائے گا مگر آہ! وہی شخص اچانک کسی بیماری یا حادثے کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے موت کے منہ میں جا پہنچتا ہے۔ آیئے! اب دل تھام کر ایسے ہی

ایک نوجوان کی عبرت ناک موت کا واقعہ سنئے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کیجئے، چنانچہ

آہ! مستقبل کا ڈاکٹر!

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر (Final Year) کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک (Picnic) منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈُوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خُود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہوگیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈُوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہوگیا، ماں باپ کے سہانے سپنے پورے نہ ہوسکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر کے امتحان میں مبتلا ہوگیا۔ (پُراسرار خزانہ، ص۱۰-۱۱)

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر — اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر

یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر — یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ والدین کا اکلوتا سہارا جس کو والدین نے بھوک و پیاس برداشت کر کے انتہائی محنت و مشقت کے ساتھ اس امید پر ڈاکٹر بنایا ہوگا کہ وہ ہمارے بُڑھاپے کا سہارا بنے گا، لیکن آہ! موت نے ڈاکٹر کی سند ہاتھ میں آنے سے پہلے ہی اسے قبر میں پہنچا دیا۔ ذرا سوچئے!

ہم میں سے کسی کی عمر 20 کسی کی 30 کسی کی 40 کسی کی 50، کسی کی 60 اور کسی کی اس سے بھی زائد زندگی گزر چکی ہوگی، مگر ہم اب بھی موت سے غافل ہو کر مزید جینے کی امیدیں لئے نت نئے منصوبے بنانے میں مشغول ہیں، حالانکہ ہم میں سے کسی کو بھی نہیں معلوم کہ آئندہ سال بھی ہم زندہ رہ پائیں گے بھی یا نہیں، ہمارے وہ رشتہ دار یا دوست واحباب جو پچھلے سال ہمارے ساتھ تھے، مگر اب وہ اس فانی دنیا میں نہیں رہے، ممکن ہے کہ آج کی رات ہمارا نام بھی مُردوں کی فہرست میں شامل کر دیا جائے اور یہ سال ہماری زندگی کا آخری سال ثابت ہو کیونکہ آج کی رات وہ رات ہے جس میں آئندہ سال مرنے والوں کے نام مُردوں کی فہرست میں لکھ دیئے جاتے ہیں، چنانچہ

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اللہ پاک (خاص طور پر) چار (4) راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے (۱) بَقَر عید کی رات (۲) عیدُ الفِطْر کی رات (۳) شعبان کی پندرَہْویں (15 ویں) رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزْق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں (۴) عَرَفہ (9 ذُوالحجّہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔ (دُرِّ منثور، ۷/ ۴۰۲)

دولہا کا نام مُردوں کی فہرس میں

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: (لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں ختم ہوتی ہیں، حتّٰی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔ (کنز العمال، قسم الأقوال، کتاب الموت، الجزء ۱۵، ۸/ ۲۹۲، حدیث: ۴۲۷۷۳)

مکان بنانے والا مُردوں کی فہرس میں

حضرت سیِّدُنا امام **اِبنِ اَبِی الدُّنیا** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یسار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نِصف شعبان کی رات (یعنی شبِ بَرَاءَت) آتی ہے تو مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام کو ایک صَحِیفَہ (صَ۔حِیْ۔فَہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اِس صَحِیفَہ کو پکڑلو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہو گا اور عورتوں سے نِکاح کریگا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہو گا۔ (دُرِّ منثور، ۷/۴۰۲)

بڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی ... نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی ... جنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ... یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نازک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی 15 ویں رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قِسْمت میں کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غَفْلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہوچکا ہوتا ہے۔ چُنانچہ

بَہُت سے لوگوں کے کَفَن دُھل کر تیّار ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدَّد اَفراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبْریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہَلاکت کا وَقْت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمَّل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالِکِ مکان کی مَوت کا

وَقْت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔(الغنية، ۱/۳۴۸)

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا　　نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا　　رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قابلِ توجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض بد نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر اس بابرکت رات میں بھی اللہ کریم نہ تو نظرِ رحمت فرماتا ہے، نہ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور نہ ہی ان کی بخشش و مغفرت فرماتا ہے۔ آیئے! سنتے ہیں وہ بد نصیب کون ہیں، چنانچہ

رحمتِ خداوندی سے محروم لوگ

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''میرے پاس حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ پاک اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ پاک اس رات میں بُغْض رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے اور تکبر کی وَجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔(الترغيب والترهيب، كتاب الصوم، الترغيب في صوم شعبان...الخ، ۲/۳۵، حديث: ۱۵۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جائیے! اور جھٹ پٹ گھبرا کر گناہوں سے توبہ کرلیجئے ورنہ یاد رکھئے! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سِوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ ہم اپنے عزیزواقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تارِیک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا سو جائیں ان گناہوں سے بچنے کی کوئی تدبیر کریں، ان گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا ایک بہترین حل ایسے لوگوں کی صحبت حاصل کرنا بھی ہے جن کی زندگی شب و روز خوفِ خدا اور عبادت و رِیاضت میں گزرتی ہو، جن کو دیکھ ہمیں اللہ کریم کی یاد آجائے، جن کی باتیں ہمارے دل میں فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار کریں، جن کا عمل ہمارے نیک اعمال میں اضافے کا سبب بنے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول میں یہ خوبیاں نظر آتی ہیں، لہٰذا ہم بھی ان کی صحبت اختیار کریں، ان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات ومدنی مذاکروں میں شرکت کا معمول بنالیں اور سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا اور موت کے وقت کلمۂ طیبہ بھی نصیب ہو گا۔ آیئے! اس بارے میں ایک مدنی بہار سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

مغفرت کا سبب

مرکزُ الاولیاء لاہور (پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے والدِ محترم دعوتِ اسلامی کے مبلغ تھے۔ ایک بار شدتِ مرض کی وجہ سے ان کے حواس سلامت نہ رہے۔ کچھ دیر بعد اچانک ہی آنکھیں کھول کر بڑے جوش وخروش کے ساتھ دُرُودِ پاک اور کلمہ طیبہ کا وِرد کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی

دیر پڑھنے کے بعد سکون سے لیٹ گئے۔ اُس اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کے دیکھا تو ان کے والد کی روح قیدِ جسم سے آزاد ہو چکی تھی۔ انتقال کے کچھ دن بعد انہوں نے خواب میں اپنے والدِ محترم کو دیکھا تو پوچھا: آپ کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا: دُنیا میں بے عملی کی وجہ سے قبر میں مجھے کچھ گھبراہٹ تھی مگر اللہ کریم نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں شمولیت کے سبب مجھے بخش دیا۔ یہ مدنی خواب دیکھنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ خُوش نصیب اسلامی بھائی بھی داڑھی منڈانے سے توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے اور سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سر پر سجا لیا۔

چلے جان اس شان سے کاش یہ سر		درِ مصطفٰے پر ہو خم یاالٰہی
مجھے دیدے ایمان پر استقامت		پئے سیّدِ محتشم یاالٰہی
خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا		پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی
تو عطّارؔ کو بے سبب بخش مولیٰ		کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے، خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف** بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ

روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعۡتَکَفَ اِیۡمَانًا وَّاِحۡتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص۵۱۶ الحدیث:۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمضان المبارَک** کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف** فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا شان ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اوران تمام دنیوی مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے، جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اوراعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اوران کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج۱ص۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دورانِ اِعتکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰے** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات کا ڈھیروں خزانہ** ہاتھ آتا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارک صحبت ملتی ہے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی اور شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہو گا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے شہر کے متعلقہ ذمہ داران سے اس کی معلومات حاصل کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو　مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم　مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں　مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی　مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے　مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص،639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات(چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔دعوت اسلامی کے شعبوں میں سے **چند شعبہ جات** کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

جامعۃُ المَدینہ (عالم دین و عالمہ بنانے والا شعبہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام اور ضروری سہولیات(مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات(چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	546 (پانچ سو چھیالیس)
طلبہ کرام وطالبات کی تعداد	تقریباً 40109 (چالیس ہزار ایک سو نو)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 4124 (چار ہزار ایک سو چوبیس)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	6871(چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صَدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔(المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)

مدرسۃُ المدینہ ﴿تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ان مدارس المدینہ میں پڑھنے والوں کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے ان کی مدنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اور ان میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد مدارس المدینہ (ملک و بیرونِ ملک)	2761 (دو ہزار سات سو اِکسٹھ)
تعداد مدنی منّے اور مدنی منّیاں (ملک و بیرونِ ملک)	تقریباً 128413 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 7198 (سات ہزار ایک سو اٹھانوے)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً 74329 (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس)
ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً 215822 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بائیس)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دُور کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱)

خُدّامُ المساجد ﴿مسجدیں بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی، **مسجد بھرو تحریک** کے ساتھ ساتھ **"مسجد بناؤ تحریک"** بھی ہے۔ **ملک و بیرونِ ملک** اس وقت کم و بیش **589 مساجد زیرِ تعمیر** ہیں۔ سینکڑوں **مساجد، مدنی مراکز** (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور

بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقہ کے سائے میں ہو گا۔(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث:۳۳۴۷)

فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ مدنی مراکز "**فیضانِ مدینہ**" بنائے جاتے ہیں، **ملک وبیرونِ ملک** تقریباً **407 فیضانِ مدینہ** قائم ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بیشک** صَدقہ ربّ کے **غضب** کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث:۶۶۴)

مدرسۃ المَدِینہ بالغان ﴿بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ(بڑی عمر کے)اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ **ملک وبیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً 13853(تیرہ ہزار آٹھ سو ترپّن)اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 89043(نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک **مسلمان کا** صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور **اللہ** پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے تکبُّر وتَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کر دیتا ہے۔ المعجم الکبیر، ۱۷/۲۲، حدیث:۳۱

مدرسۃ المَدِینہ بالغات ﴿بالغہ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ﴿اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں، صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ وار اِجتماعات ہورہے ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔

ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے، چنانچہ

15 شَعبان کا روزہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ

اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ للبنین** (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات میں **خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز و اقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم و عالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1439ھ (11 جولائی 2018ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے ۔

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net: jamiapak@dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشكاة المصابيح،كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة،الفصل الثانی، ۱/۵۵،حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا　　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قبرستان کی حاضری کے مدنی پھول!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ" 163 مدنی پھول" سے قبرستان کی حاضری کے مُتعلق مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ چنانچہ

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاددلاتی ہے۔(اِبن ماجه، ۲/۲۵۲،حدیث: ۱۵۷۱) قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شُہَداءِ عظام کی حاضری سعادت بَرسعادت اور نہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) ہے،(فتاوٰی رضویہ مخرّجہ،۹/۵۳۲) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفل پڑھے، ہر رَکعت میں سُورَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُورۂ اِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پُہنچائے، اللہ پاک اس فوت شدہ بندے

کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا، (عالمگیری، ۵/۳۵۰) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو (ایضاً) قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں، (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/ ۵۲۲، ۵۲۶) بلکہ قبر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں، قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نِیّت ہو تو کفر ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳) قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّ الْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/ ۶۱۲) کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے زیارتِ قبرِ میّت کے مُواجَہہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تِی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/ ۵۳۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَاحت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لالچ بُری بلا ہے!

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بَنِی اِسْرائِیل میں بہت سے عجائبات(Wonders) تھے، لہٰذا لوگوں کو اُن کے

بارے میں بتایا کرو کہ اِس میں کوئی حَرَج نہیں، اگر میں تمہارے سامنے دو بُوڑھی عورتوں کا قِصّہ بیان کروں تو ضَرور تمہیں تَعَجُّب ہو گا۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِرشاد فرمائیے، تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَنِی اِسۡرَائِیل کا ایک شخص اپنی بیوی سے بہت مَحَبَّت کیا کرتا تھا، اُن دونوں کے ساتھ اُن کی نابینا اور بُوڑھی مائیں بھی رہتی تھیں، شوہر کی ماں ایک نیک سیرت اور سچّی خاتون تھی جبکہ بیوی کی ماں کا کِردار اِنتہائی بُرا تھا، وہ اپنی بیٹی کو اُس کے شوہر کی ماں کے خِلاف بھَڑکایا کرتی تھی، بالآخر ایک دن بیوی نے اپنے شوہر سے کہہ ڈالا کہ میں تم سے اُس وَقت تک خوش نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم اپنی ماں کو مجھ سے دُور نہ کر دو!، چونکہ اُس کا شوہر بیوی کی مَحَبَّت میں اَندھا ہوچکا تھا لہٰذا اُس نالائق نے بیوی کے کہنے پر اپنی ماں کو اُٹھایا اور دُور کسی جنگل میں چھوڑ آیا تاکہ درندے اُسے کھاجائیں اور خود واپس آگیا۔ جب شام ہوئی تو اُس کی بُوڑھی ماں کو دَرِندوں نے گھیر لیا، اِتنے میں ایک فِرِشتہ تشریف لایا اور اُس بُڑھیا سے سُوال کیا: یہ کیسی آوازیں ہیں جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بُڑھیا نے کہا: بہت اچّھی، یہ تو گائے، اُونٹ اور بکری کی آوازیں ہیں۔ فِرِشتے نے دُعا دی: اچّھا ہی ہو۔ اِتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔ جب صُبح ہوئی تو پُوری وادی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں سے بھَری ہوئی تھی۔ دُوسری طرف اُس کے بیٹے کو خیال آیا کہ (آج) ماں کے پاس جاکر دیکھتا ہوں کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ جب وہ اُس جنگل میں پہنچا تو اُونٹ، بکریوں اور گائیں سے بھری وادی دیکھ کر حَیرت زدہ ہو گیا۔ اُس نے اپنی ماں سے پوچھا! اے میری ماں! یہ کیا ماجرا ہے؟ ماں نے کہا! اے میرے بیٹے! یہ سب اللہ کی طرف سے رِزق اور اُس کی عطا ہے جبکہ تُو نے میری نافرمانی کرکے میرے مُعاملے میں اپنی بیوی کو راضی کیا تھا۔ یہ سُن کر نالائق بیٹے نے اپنی نابینا ماں کو اُٹھایا اور اللہ پاک کی طرف سے اُسے عطا کردہ نعمتوں یعنی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں کو ہانکتا ہوا خوشی خوشی گھر لے آیا۔ یہ منظر دیکھ کر لالچی بیوی کے مُنہ

میں پانی آگیا، اُس نے کہا: میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم میری ماں کو بھی اُسی جگہ نہ چھوڑ آؤ جہاں اپنی ماں کو چھوڑ آئے تھے تاکہ اُسے بھی وہی نعمتیں مِل جائیں جو تمہاری ماں کو مِلی ہیں۔ چنانچہ شوہر، بیوی کی بُوڑھی ماں (یعنی اپنی ساس) کو بھی وَہیں چھوڑ آیا جہاں اپنی ماں کو چھوڑا تھا اور پھر واپس پلٹ آیا۔ جب شام ہوئی تو دَرِندوں نے اُسے گھیر لیا اور اُس کے پاس وہی فِرِشْتہ تشریف لایا، جسے اللہ پاک نے اِس سے پہلے ایک بُوڑھی عورت یعنی شوہر کی ماں کی طرف بھیجا تھا۔ فِرِشْتے نے پوچھا: اے بُڑھیا! یہ آوازیں کیسی ہیں؟ جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بولی: بہت بُری، اللہ پاک کی قسم! بہت ڈر لگ رہا ہے۔ یہ دَرِندوں کی آوازیں ہیں، یہ تو مجھے کھا ہی ڈالیں گے۔ فِرِشْتے نے کہا: بُرا ہی ہو! یہ کہہ کر فِرِشْتہ چلا گیا۔ دَرِندے اُس پر جھپٹے اور اُسے چیر پھاڑ کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔ جب صُبْح ہوئی تو اُس کی لالچی بیوی نے شوہر سے کہا: جایئے اور جا کر خَبَر لیجئے کہ میری ماں کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ اُس کا شوہر بیوی کی ماں کی خَبَر لینے کے لئے جنگل کی جانب روانہ ہو گیا۔ جب وہ جنگل میں پہنچا تو وہاں اُسے اپنی بُوڑھی ساس (Mother-in-Law) کی ہڈیاں ملیں۔ وہ (ہڈیاں اُٹھا کر) گھر آگیا، جب اُس نے اپنی لالچی بیوی کو اُس کی ماں کا حال سُنایا تو اُسے شدید رَنْج ہوا۔ شوہر نے بُڑھیا کی ہڈیوں کو ایک چادر میں اُٹھایا اور اُنہیں اُس کی بیٹی کے آگے رکھ دیا، لالچی عَورت اپنی بُوڑھی ماں کی جُدائی کا صَدْمہ برداشت نہ کر سکی اور وہ بھی مَوْت سے ہم آغوش ہو گئی۔ (المنتظم، ذکر اقوام من القدماء، ۲/۱۶۸، ملخصاً)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت　　شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　　سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۹۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **لالچ** بُری بَلا ہے، **لالچ** اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، **لالچ** عَقْل پر پَردہ ڈال دیتی ہے، **لالچ** کی نُحوست کے سبب دِل سے خَوفِ خُدا نکل جاتا ہے، **لالچ** کی وجہ سے اِنسان اَپنوں کا دُشمن بن جاتا ہے، **لالچ** کے سبب بندہ لوگوں کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے، **لالچ** انسان کو غِیبَت، چُغْلْخوری، دل آزاری اور اِلزام تَراشی پر اُبھارتی ہے، **لالچ** فتنوں کو جَگاتی ہے، **لالچ** اچّھے بُرے کی تمیز بُھلا دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو ظُلْم پر اُبھارتی ہے، **لالچ** بڑوں کے ادب سے مَحروم کر دیتی ہے، **لالچ** بَھلائی اور خَیر خواہی کا جذبہ خَتم کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو مَفاد پَرَستی سکھاتی ہے، **لالچ** اِنسان کے دل سے ہمدردی کا جذبہ نکال دیتی ہے، **لالچ** دُنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنتی ہے، **لالچ** اِنسان کو بے سُکونی میں مُبتَلا کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو اَکیلا کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی اور **لالچ** کا اَنجام اِنتہائی بَھیانک ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض **لالچ** کی تباہ کاریاں اِس قَدر زِیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

لہٰذا عقلمندی اِسی میں ہے کہ ہم لالچ اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے سے بچتے ہوئے قَناعت اور سادَگی کو اپنائیں، یُوں ہماری زندگی (Life) بھی پر سُکون گزرے گی اور دنیا و آخرت میں بھی ہمیں اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ بَیان کردہ حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی مِلا کہ کسی کے خِلاف سازِش کرنے کا اَنجام بہت بُرا ہوتا ہے کیونکہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے، بالآخر ایک دن وہ خود ہی اُس گڑھے میں گِر جاتا ہے، چنانچہ

جو کسی کیلئے گڑھا کھودے تو خود ہی اُس میں گرتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک مَرتَبہ حضرت کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے کہا: "تورات شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اُس

میں گِر جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ”اِسی طرح کا مضمون تو قرآنِ کریم میں بھی مَوجود ہے۔ حضرت کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: کہاں ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: یہ آیت پڑھ لو:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر: ۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۴۳، ۷/ ۲۶۱ ملخصاً)

کسی کے خلاف سازش نہ کرو

امام زُہری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تم کسی کے خلاف سازِش نہ کرو اور نہ ہی کسی سازِش کرنے والے کی مدد کرو کیونکہ اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر: ۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۴۳، ۷/ ۲۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حِرْص اور لالچ آپس میں مُتَرادِف یعنی دو ایسے الفاظ ہیں جن کا معنیٰ ایک ہی ہے، لالچ اُردو زبان کا جبکہ حِرْص عَرَبی زبان کا لفظ ہے۔ حِرْص و لالچ کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور یہ کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے، جیسا کہ

حِرص کی تعریف

حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادَتی کی خَواہِش رکھنے کو حِرص اور حِرص رکھنے والے کو حَرِیص (Greedy) کہتے ہیں۔[1] لہٰذا مزید مال کی خَواہش رکھنے والے کو **"مال کا حَرِیص"** کہیں گے، مزید کھانے کی خَواہش رکھنے والے کو **"کھانے کا حَرِیص"** کہا جائے گا، نیکیوں میں اِضافے کے تمنّائی کو **"نیکیوں کا حَرِیص"** جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو **"گناہوں کا حَرِیص"** کہیں گے۔ شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت علّامہ عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دَولت، عِزّت، شُہرت اَلْغَرَض ہر نعمت میں ہُوا کرتا ہے۔[2]

مگر آج ہم جس حِرص ولالچ کے بارے میں سُنیں گے اِس سے مراد بُری لالچ ہے۔ لالچی انسان نہایت قابلِ رَحم ہوتا ہے، اِس لئے کہ ہوشیار لوگ طرح طرح سے لالچ دلا کر اِسے بیوقوف بنا کر اپنے کام نکلواتے ہیں، مثلاً کبھی کوئی نوکری کا جھانسہ دے کر اِس سے پیسے بٹورتا ہے، کبھی یہ مُختلِف اِداروں اور کمپنیوں کے پُرکشش پیکیجز کے جال میں پھنس جاتا ہے، کبھی اِنعام کا لالچ اِسے زندگی بھر کی جمع پُونجی سے محروم کروا دیتا ہے، کبھی یہ مزید اچّھی نوکری کے چکر میں لگی بندھی نوکری (Job) سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، کبھی راتوں رات اَمیر وکبیر بننے کا لالچ اِسے لے ڈُوبتا ہے، دَولت کا لالچ کبھی اِسے مُختلِف مُقدَّمات میں پھنسوا دیتا ہے، کبھی یہ عُہدہ ومَنْصَب کے لالچ میں رِشوت خوری کے گناہ میں جا پڑتا ہے مگر جب آنکھ کُھلتی ہے تو اِسے اپنے کئے پر بہت پچھتاوا ہوتا ہے لیکن **"اب پچھتائے کیا ہُوت جب چِڑیاں چُگ**

1 ... مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶ بتغیر

2 ... جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصًا۔ فیضان ریاض الصالحین، ص ۲۷۸

گئیں کھیت۔" آیئے! ایسے ہی ایک بیوقوف اور لالچی شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچّھا کھانے کی حِرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دِیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مَجرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت و رُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا ، چنانچہ

دَولت کے لالچ میں دوستی کرنے کا اَنجام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حِرص"** کے صَفْحہ نمبر 218 پر ہے کہ ایک غریب آدَمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچّھا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہو گئی۔ دَولت مند نے اپنی اَمیری کے غُرور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں تَوبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَرنِوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی حِرص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔ (حرص، ص۲۱۸)

مال کی حِرص مت کرو اِس میں
دو جہاں کا وبال رکھا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول ہیں کہ جو مال و دَولت یا جاہ ومَنصَب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک نے جس کا جتنا رِزْق مُقَدَّر فرمادِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جتنا اللہ پاک نے ہمیں نوازا ہے ہم اُسی پر قناعت کرنا سیکھیں، بقدرِ کِفایت ہی روزی کمائیں اور زِیادہ کی لالچ کا خیال بھی اپنے دل و دماغ سے نکال دیں، کیونکہ اِنسانی فِطرَت میں یہ بات شامِل ہے کہ اگر اُس کے پاس مال و دَولت کا ڈھیر سارا خزانہ بھی ہاتھ لگ جائے تب بھی اُس کی حِرْص پُوری نہیں ہوسکتی اور مَزید مال و دَولت کی تَمَنَّا اُس کے دل میں باقی رہے گی ، چنانچہ

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بُوڑھے کا دل دو(2) چیزوں کی مَحبَّت میں جوان ہی رہتا ہے: (1) زندگی اور (2) مال کی مَحبَّت۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ الحرص... الخ، ص ۴۰۳ ، حدیث: ۱۰۴۶) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادِی ہو تو چاہے گا کہ اُس کے پاس دو(2) وادیاں ہوں اور اُس کے مُنہ کو مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے توبہ کرے تو اللہ کریم اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو أن لابن آدم... الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۱۰۴۹)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس قدر بہترین

اَنداز میں حِرْص کے بارے میں ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہرگز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں۔ بہرحال ہمیں چاہئے کہ ہم مال سے دل لگانے کے بجائے اسے اچھی جگہوں پر خرچ کرکے اپنے لئے نجات کا سامان کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن مال کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ تھے، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات ساری زندگی مال کی مَذمَّت اور اس کی تباہ کاریوں کو بَیان فرماتے رہے۔ آیئے! عبرت کے لئے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے چند اَقوال سُنئے اور مال کی مَحبَّت کو ہمیشہ کے لئے اپنے دل و دماغ سے نکال پھینکئے، چنانچہ

مال کی مَذمَّت کے بارے میں اَقوالِ بُزرگانِ دِین

☆حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بَصْری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو دِرہَم (یعنی دَولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ پاک اُسے ذِلّت دیتا ہے۔ ☆منقول ہے، سب سے پہلے دِرہَم و دِینار بنے تو شیطان نے اُن کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر اُن کو چُوما اور بولا: جس نے اِن سے مَحبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا سُمَیْط بن عَجلان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: دِرہَم و دِینار (مال و دَولت) مُنافِقوں کی لگامیں ہیں، وہ اِن کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا یَحْییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: دِرہَم بِچّھو ہیں، اگر تم اِس کے زہر کا اُتار نہیں جانتے تو اِسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اِس نے ڈس لیا تو اِس کا زہر تمہیں ہلاک کردے گا۔ عَرْض کی، اِس کا اُتار (علاج) کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اِس کے حُقُوقِ واجِبہ (زکوۃ وغیرہ) ادا کرنا۔ ☆حضرت سَیِّدُنا علاء بن زِیاد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے

ہیں: دنیا خوب بناؤ سِنگھار کر کے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا: میں تیرے شَر سے اللہ کریم کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی: اگر آپ مجھ سے محفوظ (Safe) رہنا چاہتے ہیں تو دِرہَم و دینار (مال و دولت) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرہَم و دِینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذَرِیعے آدمی ہر قسم کی دنیا حاصِل کرتا ہے لہٰذا جو اِن دونوں سے صَبْر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صَبْر کر لے گا۔ ☆ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عَرَبی اَشعار نَقْل کئے ہیں، جن کا ترجَمہ کچھ یوں ہے: میں نے تو (یہ راز) پا لیا ہے، لہٰذا تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گُمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اِس دِرہَم (مال و دَولت) کے پاس ہے۔ تو جب تم اِس (مال و دَولت) پر قادِر ہونے کے باوُجُود اِسے چھوڑ دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قمیص پر لگے ہوئے پَیوند یا پِنڈلی سے اُوپر کی ہوئی شلوار یا اُس کی پیشانی جس پر (سجدے کے) نِشانات ہوں، اُنہیں دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا بلکہ یہ دیکھنا کہ وہ دِرہَم (مال و دَولت) سے مَحبَّت کرتا ہے یا اُس سے دُور رہتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، ۲۸۸/۳)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یاربّ عاشِقِ مُصْطَفٰے بنا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! مال کی مَحبَّت کیسی منحوس آفت ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارا مُعاشَرہ مال کی مَحبَّت کے پھندے میں بُری طرح پھنس چُکا ہے، جسے دیکھو اُس پر مال و دَولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جُنون سُوار ہے، **"پیسہ ہو چاہے جیسا ہو"** جیسی بُری سوچ نے حلال و حرام کی تمیز ہی ختم کر کے رکھ دی ہے، اِتنا جمع کر لیا کہ ساتوں نسلیں کھائیں جب بھی ختم نہ ہو مگر مال جمع کرنے کا نشہ ہے کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا، کثیر جائیدادیں (Properties) اور کمپنیاں

بنالیں،ڈیکوریشن سے آراستہ مکانات تعمیر کرلئے،بہترین مَلْبُوسات سے اَلماریاں بھری پڑی ہیں، دوکانوں، فیکٹریوں، پیٹرول پمپس، ہوٹلز اور مارکیٹس سے لاکھوں لاکھ کرایہ آرہا ہے، عالیشان کاریں، جدید ترین لیپ ٹاپ، آئی پیڈ، موبائلز اور جدید مشینیں مَوجود ہیں، مگر لالچ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جارہی ہے، لالچ کی خاطِر ملاوٹ شدہ چیزیں خالص جبکہ دو نمبر چیزیں ایک نمبر ظاہر کرکے بیچ کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسے خُدا کے فَضْل کا نام دیا جارہا ہے، عزّت و شہرت اور مَنْصب کے حُصول کی لالچ میں رِشوت دینے اور دوسروں کا حق مارنے سے بھی گریز نہیں کیا جارہا۔ پُر آسائش زندگی گزارنے کے باوجود بھی کچھ اِس طرح کی خواہشات دل میں مچلتی رہتی ہیں کہ

اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح سیٹھ ہوتا، اے کاش!فُلاں کی طرح میرا بھی عالیشان بنگلہ ہوتا، اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح مُختلف مُلکوں اور شہروں کی سیر و سِیاحَت پر قُدرت پاتا، اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح ٹھاٹ باٹ سے زندگی گُزارتا، اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح مَنْصَب و وَزارت کے مزے لُوٹتا، اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح جائیدادوں کا مالک ہوتا، اے کاش!میرے پاس بھی فُلاں کی طرح جدید ترین کاریں، اسکوٹریں اور دیگر سَہُولیات ہوتیں، اے کاش!فُلاں کی طرح میری شُہرت کے بھی ڈَنکے بجنے لگ جائیں وغیرہ وغیرہ۔

ہم غور کریں کہ کبھی نیک لوگوں اور سُنّتوں پر عمل کرنے والوں کو دیکھ کر بھی کیا ہمارے دل میں سنّتوں پر عمل اور نیکیاں کرنے کی حِرْص پیدا ہوئی؟، عاشِقانِ رسول کو خَوفِ خدا و عِشْقِ مُصْطَفٰے میں روتا دیکھ کر کیا ہم نے بھی اُن جیسا بننے کی تمنّا کی؟ زائرینِ مکّہ و مدینہ کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی زِیارتِ حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کے لئے بے قَراری پیدا ہوئی؟، کسی کو فَرْض نمازوں، تَہَجُّد، اِشراق وچاشت، اَوّابِین اور صَلٰوۃُ التَّوبَہ پڑھتا دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن نمازوں کے اِہتمام کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی کو تلاوتِ

قُرآن کرتا دیکھ کر کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قُرآن کی حِرص پیدا ہوئی؟، حُفّاظِ قرآن اور طُلَبائے عِلْمِ دِین کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی حِفْظِ قُرآن اور عِلْمِ دِین کے حُصول کی تڑپ پیدا ہوئی؟ مَدَنی اِنعامات کے عامِلِیْن اور مَدَنی قافلوں کے مسافِروں کو دیکھ کر کیا ہمارے دل میں مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنے کی کُڑھن پیدا ہوئی، 12 مَدَنی کام کرنے، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مُذاکروں میں شرکت کرنے والے عاشِقانِ رسول کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن مَدَنی کاموں کو کرنے کی حِرص پیدا ہوئی۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے بعض وہ خوش نصیب ہیں جو مختلف تنظیمی ذِمہ داریوں پر خدمتِ دِین کی سعادت پا رہے ہیں، ہم سب غور کریں کہ جو میری ذمہ داری ہے، اُس کے مطابق کیا میں وقت دے پا رہا ہوں کہ نہیں؟ اپنی ذِمہ داری کے تقاضے پورے کر پا رہا ہوں کہ نہیں؟ میرے شہر / علاقے / گاؤں میں 12 مدنی کاموں کی دُھوم دھام ہے کہ نہیں؟ نئے نئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے ان کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کرکے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے والا بنانے کا جذبہ ہے کہ نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو ہمیں اِس کی بھی حِرص ہونی چاہئے کہ **اے کاش!** میری ذِمہ داری کے عرصے میں ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں، ہر طرف مدنی قافلوں کی رَیل پَیل ہو جائے، میرے ذِمّے جو جو اہداف ہیں، وہ پورے کرنے میں کامیاب ہو جاؤں، اللہ کرے ہمیں مدنی کاموں کو آگے سے آگے بڑھانے کی **حِرص** نصیب ہو جائے۔ اٰمین

کروں بے لَوث خدمت سُنّتوں کی شہا گر لُطف مجھ پر آپ کا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کی حِرْص میں دنیا و آخرت کی کامیابی جبکہ مال کی مَحَبَّت و لالچ میں دِین و دُنیا کی تباہی و بَربادی ہے، بندہ مال کی لالچ میں مُبْتَلا ہو کر بسا اوقات جُھوٹ جیسی بُری بیماری میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے، دُنیوی لالچ کا نَشہ اِنسان کو اچھی صحبت سے محروم کروادیتا ہے اور بالآخر اُسے تباہی کے کَنارے لا کھڑا کرتا ہے۔ آیئے! اب دل تھام کر مالِ دنیا سے مَحَبَّت اور دُنیوی لالچ میں مُبْتَلا لالچیوں کے اَنجام پر مُشْتَمِل ایک نہایت عبرت ناک حکایت سُنئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی، یا رُوْحَ اللہ! میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہ کر آپ کی خدمت اور عِلْمِ شَرِیْعَت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کو اِجازت عطا فرمادی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس تین (3) روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چُکے تو حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی مَوجود نہ پا کر پوچھا: **"تیسری روٹی کہاں گئی؟"** اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ راستے میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ذَبح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھا چکنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہڈّیوں کو جَمع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ (اللہ کریم کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہَرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص

سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا، مجھے نہیں معلوم!۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے رَیت کی ڈھیری! اللہ پاک کے حکم سے سونا بن جا۔ وہ فوراً سونا (Gold) بن گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کے تین (3) حِصّے کئے پھر فرمایا: یہ ایک حِصّہ میرا ہے اور ایک حِصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا! یارُوحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ اتنا فرما کر اُسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ وہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اُسے دو (2) شخص مِلے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اُس کے پاس سونا ہے تو اُسے قَتْل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تاکہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا، تم مجھے قَتْل کیوں کرتے ہو! ہم اِس سونے کے تین (3) حِصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حِصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اِس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا، بہتر ہو گا کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تاکہ کھا، پی کر سونا تقسیم کر لیں۔ چُنانچِہ اُن میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اُس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زہر مِلا دُوں تاکہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میرا ہو جائے۔ یہ سوچ کر اُس نے زَہر خرید کر کھانے میں مِلا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا

لے کر آئے گا ہم دونوں مل کر اُسے مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لے کر آیا تو دونوں اُس پر ٹُوٹ پڑے اور اُس کو قَتْل کر دیا۔ اِس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زہر نے اپنا کام کر دکھایا، وہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہوگئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ جب حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام واپَس تشریف لائے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہمراہ تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سونے اور تینوں لاشوں (Dead Bodes) کی طرف اِشارہ کرکے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے! لہٰذا تم پر لازِم ہے کہ اِس سے بچتے رہو۔ (اِتحافُ السَّادَةِ، کتاب ذم البخل...الخ، ۹/۸۳۵ ملخصاً)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دُنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکّار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ مال وزر کی حِرْص گناہوں پر اُکساتی ہے، مال وزر کی حِرْص قَتْل و غارت گری پر اُبھارتی ہے، لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، مال وزر، جاہ و منصب اور گناہوں کی حرص سے پیچھا چھڑایئے اور نیکیوں کا حریص بننے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوَاریئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صَدائے مدینہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مَرکَزی مَجْلِسِ شُوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کا رِسالہ بنام **"صَدائے مدینہ"** بھی مَنْظَرِ عام پر آچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔

☆"صدائے مدینہ "میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہو گی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو "صَدائے مدینہ "لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفےٰ، سُنّتِ داوٗدی (یعنی حضرت سیدنا داوٗد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانے کی حِرْص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! جس طرح مال و دَولت کی حِرْص ہمارے مُعاشَرے کو دِیمک کی طرح چاٹ رہی ہے، اِسی طرح کھانے پینے کی حِرْص نے بھی اب ہر جگہ ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ چنانچہ بچّہ ہو یا بڑا، جوان ہو یا بُوڑھا، مَرد ہو یا عَوْرت، اَمیر ہو یا غریب اَلْغَرَض کھانے کی حِرْص نے ہر ایک کو اپنا شیدائی بنا رکھا ہے۔ لوگ پیسے دے کر بازاری چیزوں اور کھانوں کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے **"اَمراض"** بھی خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دُھوم ہے، فُوڈ کلچر کا دَور دَورہ ہے، ایک ایک محلّے میں کئی کئی ہوٹلز کُھلے ہوئے ہیں، ہر طرف کباب سَموسے، رول، حَلوہ پُوری، تِلّی، کلیجی، بَٹ، فِش فَرائی، فِنگر چِپْس (Finger Chips)، دَہی بَھلّے اور آلو چھولے کے ٹھیے نظر آرہے ہیں، چاروں طرف بِریانی، پلاؤ، نہاری، پائے، سَجّی، تافتان، شِیرمال، بَرگر، پزّے، پراٹھے، سیخ کباب، بروسٹ، چِکن تِکّوں اور باربِی کیو کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، چائے، کافی، آئسکریم، رَبڑی، دُودھ دُلاری، لَبِ شِیریں، لَسّی، فُروٹ چاٹ اور کولڈ رنکس کی دکانوں کی بہاریں ہیں۔ ضَرورت مند خریداروں کے ساتھ ساتھ کئی لوگ فَقَط نَفْس کی لذّت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر بے تابانہ منڈلا رہے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو مِلا ہڑپ کر رہے ہیں۔ عُموماً شادی بیاہ اور وَلیمے وغیرہ کی تقریبات پر اِس طرح کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ کھانا کُھلتے ہی کھانے کے حَرِیْص اِس زوردار طریقے سے کھانے پر ٹُوٹ پڑتے ہیں جیسے بِپھرے ہوئے دَرِندے اپنے شِکار

پر حملہ کرتے ہیں۔ اِس دَوران کھانے کا وُضو کرنا تو دُور کی بات ہے، بِسْمِ اللہ شریف اور کھانے کی دُعا بھی اگر کوئی پڑھ لے تب بھی غَنِیْمَت ہے۔ ایسوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ شاید یہ اُن کی زندگی کا آخری کھانا ہے، اِس کے بعد اُنہیں عُمر بھر کبھی ایسا عمدہ و لذیذ کھانا نصیب ہی نہیں ہو سکے گا۔ چونکہ لالچی شخص پر کھانا خَتْم ہو جانے کا خَوف غالِب رہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی پلیٹ کو ضرورت سے زیادہ کھانے سے بھر لیتا، بہت سا کھانا ضائع کرتا، اچھی طرح چبائے بغیر ہی نگل جاتا اور بعد میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکر لگاتا ہے۔ آہ! کھانے کی لالچ اِس قدر غالِب آچکی ہے کہ نہ دُنیوی نقصان کی فِکْر ہوتی ہے، نہ نماز، روزوں کی ادائیگی کا ہوش، نہ نیک کاموں میں خَرْچ کرنے کا ذِہن، نہ غریب رِشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کی پروا اور نہ ہی حسابِ آخِرت کا خیال۔ کھانے کے حَرِیص کی بس یہی آرزو رہتی ہے کہ کھاؤں، کھاؤں، بس کھاؤں اور کھاتا ہی چلا جاؤں۔ گویا آج ہر طرف سے یہ صدائیں بُلند ہو رہی ہیں کہ

کھاؤ پیو، جان بناؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جَو کی سُوکھی روٹی ہو یا گرما گرم چٹخارے دار کھانے، پیٹ میں جانے کے بعد سب ایک ہو جاتے ہیں۔ جُوں ہی نوالہ حلْق سے نیچے اُترا اُس کا ذائِقہ خَتْم۔ جو ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈَٹ کر کھانے کے بے شُمار دِینی و دُنیوی نقصانات ہیں۔ آیئے! بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اِرْشادات کی روشنی میں زیادہ کھانے کے نقصانات سُنئے اور کھانے کی حِرْص سے اپنے آپ کو بچانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سَیِّدُنا یَحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشْت بڑھ جاتا ہے، جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شَہوت پرست ہو جاتا ہے، جو شَہوت پرست ہو جاتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرَق ہو جاتا ہے۔

(اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسْقَلانی، بابُ الخَماسی ص ۵۹)

مجھے بھوک کی دے سعادت اِلٰہی پئے غوث دے استِقامت اِلٰہی

(فیضانِ سُنّت)

پیٹو پر گناہوں کی یلغار

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اَعضاء میں فِتْنہ پیدا ہوتا ہے، اَعضاء میں فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رغبت جَنَم لیتی ہے۔ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تو اُس کے جِسْم میں تَکَبُّر اور آنکھوں میں بد نِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شَرْمگاہ شَہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدَن (Body Parts) پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو جَعْفَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِرْشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بُھوکا ہو تو جِسْم کے باقی اَعضاء پُر سُکون ہوتے ہیں، کسی شَے کا مطالَبہ نہیں کرتے۔ ہاں! اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو پھر دوسرے

اَعضاء بھوکے رہ جانے کے باعِث مُختلِف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔(مِنہاجُ العابِدین،الفصل الخامس فی البطن...الخ،ص ۸۲-۸۳)

حِرْصِ دنیا نکال دے دل سے　بس رہوں طالبِ رضا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی چینل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! کھانے کی حِرْص بھی اِنسان کو کئی بُرائیوں اور نقصانات کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے، لہٰذا حتّی الاِمکان سُنّت کے مطابق بُھوک سے کم کھانے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں حاصِل کیجئے اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مدنی چینل"** بھی ہے۔

امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، لہٰذا ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غَفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں،

موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام ہونا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اِس کے حَیرت اَنگیز مَدَنی نتائج آنے لگے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عصیاں کے سبب ہو گا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆لالچ کے سبب انسان آفتوں، پریشانیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ☆لالچ کی وجہ سے انسان کئی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ☆لالچ بڑھاپے تک بھی جان نہیں چھوڑتی۔ ☆لالچ کی گندگی سے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا دامن کبھی داغ دار نہ ہوا۔ ☆لالچ کی وجہ سے بندہ کئی بُرائیوں میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔ ☆ لالچ خون خرابے کرواتی ہے۔ ☆لالچ کی وجہ سے انسان دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے۔ ☆لالچ اللہ پاک کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔ ☆لالچ اچھی صحبت سے محروم کروا دیتی ہے۔ ☆لالچ حلال و حرام کی تمیز بھلا دیتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں لالچ جیسی بُری آفت سے محفوظ فرما کر نیکیوں کی حِرص کی لازوال نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوَکُّل و قناعت کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تَوَکُّل و قَناعت کے چند مَدَنی پُھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) قَناعت کبھی خَتْم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔(الزهد الکبیر،ص۸۸،حدیث:۱۰۴) (2) بے شک کامیاب ہوگیا وہ شخص جو اِسلام لایا، اُسے بَقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ کریم نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قَناعت بھی عطا فرمائی۔(مسلم،کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعة،ص۴۰۶، حدیث:۱۰۵۴) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اُس پر راضی ہو کر زندگی گزارتے ہوئے حِرْص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قَناعت کہتے ہیں۔(جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصًا) ☆ روزمَرّہ اِسْتِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قَناعت ہے۔(التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ:القناعة، ص۱۲۶) ☆ شیخ ابو علی دَقَّاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کے تین (3) دَرَجے ہیں: (1) اللہ پاک کی ذات پر بَھروسہ کرنا، (2) اُس کے حکم کے سامنے سَرِ تسلیم خَم کرنا اور (3) اپنا ہر مُعامَلہ اُسی کے سِپُرد کر دینا۔(رسالہ قشیریة،ص۲۰۳) ☆ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجے پر پہنچ کر قَناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔(مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۲) ☆ لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا عِزّت و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضِی ہو کر قَناعت کرلینی چاہئے۔(جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصًا) ☆ جس کی للچائی نظریں لوگوں کے مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔(رسالہ قشیریة،۱۹۸) ☆ بَلْعَم بن باعُوراء جو بہت بڑا عالِم اور مُسْتَجَابُ الدَّعوات تھا، حِرْص و لالچ نے اُسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ ماخوذاً) ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قَناعت

کرنے والا ہے۔(ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قاھث، ۱۳۹/۶۱ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر شَبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ سو (100) بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ کریم اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتَّر (70) آخِرت کی اور تیس (30) دنیا کی۔ (تاریخ دِمشق لابن عَساکِر، ۵۴/۳۰۱)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ رَمضان پر اِہتمام کا انداز

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف ''**فَیضانِ سُنّت (جلد اوّل)**'' کے صَفْحہ نمبر 1434 پر نَقْل فرماتے ہیں: رَمَضَانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کچھ نہ تھا۔

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آپ نے اپنے ایک عَلَوِی دوست کی طرف یہ رُقعہ(Letter) بھیجا:''رَمضان شریف کا مہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کیلئے کچھ بھی نہیں، مجھے قَرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار(1000)دِرْہم بھیجئے۔'' چنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار(1000) دِرْہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دوست کا رُقعہ(Letter) حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف آگیا:''رَمضان شریف کے مہینے میں خَرْچ کیلئے مجھے ایک ہزار(1000)دِرْہم کی ضرورت ہے۔''حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی عَلَوِی دوست جن سے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَرض(Loan)لیا تھااور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قَرض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر آئے۔عَلَوِی کہنے لگا: رَمضانُ الْمُبارَک کا مہینا آرہا ہے اور میرے پاس اِن ہزار(1000)دِرْہموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار(1000)دِرْہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِس دوست کو رُقعہ(Letter) لکھا کہ مجھے ایک ہزار(1000)دِرْہم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرض مانگا، میں نے اپنے اِس دوست سے قَرض مانگا اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اِسے بھیج دی اور اِس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر اِن تینوں حضرات نے اِتفاقِ رائے سے اِس رقم کے تین(3) حِصّے کرکے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اُسی رات حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیر یَحیٰی بَرمَکِی نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا:''میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟''حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سارا قِصّہ سنایا۔ تو یَحیٰی بَرمَکِی نے کہا:''میں یہ نہیں کہہ

سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الِاحترام ہیں۔ پھر اُس نے تیس ہزار (30,000) دِرْہم حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اور 20،20 ہزار اُن دونوں کو دیئے اور حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بھی مُقرّر کر دیا۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین، ص۵۷۷ مُلَخَّصاً)

کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا ایمان ہے ‏ مرحبا صَد مرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے

یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے ‏ زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمضان ہے

فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے ‏ اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا۔۔۔سحری کی آمد مرحبا۔۔۔اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مَدَنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً سچّے مسلمان سَخی ہوتے ہیں، سچّے مسلمان اِیثار کے پیکر ہوتے ہیں۔ سچّے مسلمان دُکھ تکلیف میں گِھرے مسلمانوں کے مشکل وقت میں کام آتے ہیں، سچّے مسلمان اپنی مشکِلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں کرتے۔ مگر افسوس! اب ہمارے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے خالی ہوتے جارہے ہیں، ہم خود تو اچھا کھاتے، کماتے، اچھا پہنتے اور عالیشان زندگی گزارتے ہیں، ماہِ رمضان میں سحری واِفطاری میں بھی قسم قسم کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہوتے ہیں مگر آہ! غریب و نادار رشتے داروں، پڑوسیوں اور دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اب ہم کسی بُھولی ہوئی چیز کی طرح بُھلا چکے ہیں۔ بہر حال ہمیں چاہیے کہ ہم اِن پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَمضان و غیرِ رَمضان میں عَمَلی طور پر مسلمانوں کے خَیر خواہ بن کر اُن کے کام آنے والے بن جائیں۔ مسلمانوں کو اِفطاری کروانا اور اُنہیں پانی پِلانا بھی خَیر خَواہی کی ایک صورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضان میں اِفطار کروانے اور پانی پلانے کے فضائل کے بھی کیا کہنے کہ

اِفطار کروانے کے فضائل

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفطار کروایا، فِرشتے ماہِ رَمضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں اور جِبرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) شَبِ قَدْر میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ (معجم کبیر، ۶/۲۶۲، حدیث: ۶۱۶۲)

ایک اور مقام پر فرمایا: جو روزہ دار کو پانی پِلائے گا اللّٰہ کریم اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ (صحیح ابن خُزَیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان ۔۔الخ، ۳/۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷)

جب گرمیِ حَشر ہو زوروں پر، اُس وَقْت تمنّا ہے سَرور!
ہم پیاس کے ماروں کو کوثر، کے جام پہ جام پِلاتا رہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی یعنی قَمَری مہینوں میں رَمضان المبارَک کو جو اَہَمِّیَّت و فضیلت حاصِل ہے وہ کسی بھی عقلمند سے ڈَھکی چُھپی نہیں، یہی وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے، جس کا عاشقانِ رمضان کو پُورا سال اِنتظار رہتا ہے۔ اِس مبارَک مہینے کے آتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مسلمانوں میں عبادت و رِیاضت کا ذَوق و شَوق پہلے سے بڑھ جاتا اور گناہوں کا زور کَم ہو جاتا ہے، مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں، سَحَری و اِفطاری کی رونقوں کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے، خوش نصیب مسلمان ربِّ کریم کا کلام، قرآنِ عظیم سُنْنے اور سُنّت کی ادائیگی کی نِیَّت سے تراویح کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں، ذِکر و دُرُود

کی کثرت کی جاتی ہے، راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے، غُرباء و مساکین کی مالی مدد (Help) کی جاتی ہے اور اِس کے عِلاوہ بہت سے نیک کام سَر انجام دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ بابَرَکت مہینا ہے جس کے فضائل و بَرَکات ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ تَرجُمان سے بَیان فرمائے ہیں، چنانچہ

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ اِرْشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت وبَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سُنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اِس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صَبر کا مہینا ہے اور صَبر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اِس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی ابتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی

ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھونٹ پِلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان۔۔الخ، ۱۹۱/۳، حدیث: ۱۸۸۷)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت و اُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرما کر اِس کی اَہَمِّیَّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی مسلمانوں کو اس ماہِ مبارک کی مبارک باد پیش کریں، خود بھی اس ماہِ مقدس میں عبادات بجالائیں اور دوسروں کو بھی اس ماہ کی اہمیت، اس کے فضائل اور اس کی برکتوں سے آگاہ کر کے انہیں بھی نیکیاں جمع کرنے کے لئے کمربستہ ہونے کا ذہن دیتے رہیں۔ اللہ کریم ہمیں ماہِ رمضان کی حقیقی برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں

فَیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے
آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو

جُھوم جاؤ مُجرِمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے
عاصِیوں کی مَغفِرت کا لیکر آیا ہے پَیام

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا ۔۔۔ سحری کی آمد مرحبا ۔۔۔ اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینے اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر ماہِ رَمضان ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے، جس پر ہم اُس کا جس قدر شُکر بجالائیں وہ کم، کم اور کم ہے، اِس ماہ کی اِبتدا سے اِنتہا تک مغفِرت و رِضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، یہی وہ عظمتوں اور رِفعتوں والا مہینا ہے جس میں ربِّ کریم نے اُمّتِ محمّدیہ کو 5 خُصوصی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

پانچ (5) خُصوصی کرم

حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِی شان ہے: میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں پانچ (5) چیزیں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رَمَضانُ الْمبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک اُن کی طرف رَحمت کی نَظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نَظرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (2) شام کے وَقت اُن کے مُنہ کی بُو (جو بُھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (3) فِرِشتے ہر رات اور دن اُن کے لئے مغفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ پاک جنّت کو حکم فرماتا ہے، میرے (نیک) بندوں کیلئے آراستہ ہو جا، عنقریب وہ دنیا کی مَشَقَّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔ (5) جب ماہِ رَمَضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شَخص نے کھڑے ہو کر عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کیا یہ "لَیْلَۃُ الْقَدْر" ہے؟ اِرشاد فرمایا: نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں اُجرت دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب، الترغیب فی صیام رمضان۔۔الخ، ۲/۵۶، حدیث:۷)

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں　　پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو　　خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ماہِ رَمضان کی شان و عظمت کس قدر بُلند وبالا ہے کہ اس میں اللہ کریم کی رَحمت اپنے عُروج پر ہوتی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمان ماہِ رَجَب سے ہی اِس کی تیّاری شُروع کر دیتے اور عبادت وریاضت کرکے ربِّ کریم کو راضی کرنے کا سامان کرتے، مگر آہ! مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت دیگر مہینوں کی طرح اِس مہینے کو بھی غفلتوں میں گزار دیتی ہے۔ رَمضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان محلّے میں کِرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیلتے، خُوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے مَحروم رَہتے ہی ہیں، ساتھ ساتھ دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس طرح کے کھیل اللہ پاک کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس طرح کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (Commentary) بھی نہیں سُنتے۔ لہٰذا اِن حَرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمضانُ الْمبارَک کے بابَرکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وقت "پاس" کرنا

بعض نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر اِن بے چاروں کا وَقت "پاس" نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی اِحترامِ رَمضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام وناجائز کاموں کا سَہارا لے کر

وَقت "پاس" کرتے ہیں اور یُوں رَمضان شریف میں شَطرَنج، تاش، لُڈو، گانے باجے وغیرہ کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَطرنج اور تاش وغیرہ پر کسی طرح کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حرام لکھا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں: **گَنجِفَہ** (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والا ایک کھیل اور) تاش حرامِ مُطلَق ہیں کہ اِن میں علاوہ لَھو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۴۱)

افضل عبادت کون سی ہے؟

اے جنَّت کے طَلَبگارو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مُختَصَر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈیوں، موبائل و سوشل میڈیا (Social Media) کے غلط اِستعمال (Missuse)، گلیوں میں ساری ساری رات کرکٹ اور مختلف کھیلوں اور فِلمی گانوں کے ذرِیعے وَقت "پاس" (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکرو دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشِش فرمایئے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے: اَفۡضَلُ الۡعِبَادَاتِ اَحۡمَزُھَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہو۔ (تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶۸۵/۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المبارَک کی حقیقی بَرکتوں کو پانے اور فَیضانِ قرآن سے

مالامال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ (Associated) ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆ چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆ چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے۔

آیئے! بطورِ تَرغیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر "چوک دَرْس" ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شِرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے درسِ فَیضانِ سُنَّت میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُننے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُننے والوں نے باآوازِ بلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے

ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گِر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطاؔر یاربّ! اُن کے جلووں میں یُوں مَوت آئے
جھُوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمضان اور تلاوتِ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ رَمَضانُ المبارَک کے اِبتدائی دِنوں میں تو بڑے ذَوق وشَوق سے تلاوت کی جاتی ہے مگر بعد میں کئی لوگ اِس عظیم سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں، ہمیں اِس مُعاملے میں بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اُن کے نَقْشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ بعض حضرات اِس مُقدَّس مہینے میں ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصِل کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن سعد زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِماجِد حضرت سَیِّدُنا سعد زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَمَضانُ المبارَک میں اِکیسویں (21ویں)، تئیسویں (23ویں)، پچیسویں (25ویں)، ستائیسویں (27ویں) اور اُنتیسوِیں (29ویں) کو اُس وَقْت تک اِفطار نہ فرماتے جب تک قرآنِ کریم ختم نہ

کرلیتے، مغرب وعشاء کے درمیان اُخروی مُعاملے میں غَور وفِکر کرتے رہتے اور اکثر اِفطار کے وَقْت مجھے مساکین کو بُلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھائیں۔(حلیۃ الاولیاء،سعد بن ابراھیم الزھری، ۱۹۹/۳،رقم:۳۶۹۵)

فلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی　　بس شَوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائل بخشش مرمم،ص۱۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! قُرآن سے مَحَبَّت،ذَوقِ تلاوت اور رَمضان کی قدردانی تو کوئی اِن اللہ والوں سے سیکھے جو ماہِ غُفران یعنی بخشش کے مہینے میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کے عادی تھے،ہمیں چاہئے کہ ہم ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نِیَّت کریں اور ربِّ کریم کے اِس مہمان کا اِحترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اِس کا اِستِقْبال کریں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! تلاوتِ قرآن کے چند فضائل سنئے اور جھومئے،چنانچہ

☆تلاوت کرنے والوں کی تعریف وتوصیف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔(پ ۱،البقرۃ،آیت ۱۲۱)☆قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرنا(یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا) اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کا ذریعہ ہے۔(معجم کبیر، ۱۳۲/۹ ،حدیث:۸۶۵۷ ماخوذا) ☆قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے☆جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے،☆اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے،☆اس میں فِرشتے حاضر ہوتے ہیں،اس گھر سے شَیاطین نکل جاتے ہیں۔(احیاء العلوم،۱/۸۲۶)☆قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی

شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔(مسلم،کتاب فضائل القرآن، ص ۴۰۳، حدیث:۸۰۴) ☆تلاوتِ قرآن کرنے والوں کو اللہ پاک شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرمائے گا۔"(کنزالعمال ج ۱ص ۲۷۳،ح: ۲۴۳۷ماخوذاً) ☆اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔(ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۰ ح: ۲۱۵۔اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۱۳) ☆ تلاوتِ قرآن اس اُمَّت کی افضل عبادت ہے۔"(شعب الایمان للبیہقی ج ۲ص ۳۵۴ح ۲۰۲۲) ☆جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں ☆جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں ☆ جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔(احیاالعلوم، ج ۱، ص ۳۶۶) ☆ تلاوتِ قرآن دِلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی ادمان تلاوته، ۲/۳۵۲، الحدیث: ۲۰۱۴ ماخوذا)

اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے   تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے
کم ہُوا زورِ گُنہ اور مسجدیں آباد ہیں   ماہِ رَمَضَانُ المبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزے کے تین (3) دَرَجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کے تین (3) دَرَجے ہیں: (1) عوام کا روزہ، (2) خَواص کا روزہ اور (3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ۔ آیئے! اب اِن میں سے ہر ایک کی وضاحت مُلاحظہ کیجئے:

(1) عوام کا روزہ: روزہ کے لُغوی معنٰی ہیں: **"رُکنا"**۔ شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قَصداً کھانے پینے اور جِماع سے **"رُکے رہنے"** کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔ **(2) خواص کا روزہ:** کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسم کے تمام اَعضاء کو بُرائیوں سے **"روکنا"** خَواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔ **(3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ:** اپنے آپ کو تمام تَرکاموں سے **"روک"** کر صِرف اور صِرف اللہ کریم کی طرف مُتَوَجِّہ ہو جانا، یہ اَخَصُّ الْخَواص یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (الجوهرة النيرة، كتاب الصوم، ص ۱۷۵ مفهوماً) (فیضانِ رمضان، ص ۹۰ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی حالت میں ہمیں جس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ کہ ہم کھانے پینے وغیرہ سے **"رُکے رہنے"** کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اَعضائے بَدَن (Body Parts) کو بھی روزے کا پابند بنائیں اور خود کو ہر قسم کی بُرائیوں سے بچائیں۔ کیونکہ جب ہم ماہِ رَمضانُ المبارَک میں روزہ رکھ کر دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائِز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مقَدَّس دِنوں میں منع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمضانُ المبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چغلی، بدگمانی، گالَم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی منڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ اب غور فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تَو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

یادرکھئے ! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ پاک کو کچھ حاجت نہیں۔(بُخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور۔۔الخ، ۱/۶۲۸، حدیث:۱۹۰۳)

روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! بعض مسلمانوں کی حالت اِس قدر بُری ہو چکی ہے کہ ماہِ رَمَضان المبارَک میں بھی دوسروں کو ستانے، تکلیف دینے اور لڑائی جھگڑا کرنے کے گویا بہانے ڈُھونڈتے ہیں۔ اگر کوئی ہمیں گالی دے یا کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچائے اگرچہ ہم حق پر ہی کیوں نہ ہوں تو اُسے رضائے الٰہی کی خاطر معاف کرنے کے بجائے اُس سے لڑائی (Fight) کرنے کو تیّار رہتے ہیں۔ بلکہ کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کر یُوں گویا ہوتا ہے، "چُپ ہو جا! ورنہ یاد رکھ! میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔" یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔(مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

یاد رکھیے! اِس طرح کی بات ہر گز زَبان سے نہیں نکالنی چاہئے جو کسی مسلمان کی دِل آزاری و تکلیف کا باعث بنتی ہو، بلکہ عاجِزی کا مظاہَرہ کرنا چاہئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اَعضاء کو بھی گناہوں سے بچاتے ہوئے روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لَغْوْ اور بے ہُودہ باتوں (یعنی وہ بات جس کے کرنے میں اللہ پاک کی نافرمانی ہے اُس) سے بچا جائے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو کہہ دو **"میں روزے سے ہوں"**۔(مُستَدرَک، کتاب الصوم، باب من افطر فی رمضان ناسیا۔۔۔الخ، ۲/۶۷، حدیث:۱۶۱۱)

آیئے! اب اَعضاء کے ذریعے گناہوں کی چند مثالیں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

آنکھ کا گناہ

آنکھ کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے سے بچائے اور آنکھ کا روزہ رکھے، اِس طرح کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف وصِرف جائز کاموں ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قرآنِ کریم دیکھئے، مزاراتِ اَولیا کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کِرام، مَشائخِ عُظّام اور اللہ کریم کے نیک بندوں کا دِیدار کیجئے، کعبے شریف کے اَنوار دیکھئے، مکّے شریف کی مہکی مہکی گلیاں (Streets) دیکھئے، گنبدِ خضریٰ کا جلوۂ نور بار دیکھئے، بیابانِ عرب کا حسین گلزار دیکھئے۔

کان کا گناہ

کانوں کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اُن باتوں کو سُننا جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہرگز ہرگز کانوں سے گانے باجے اور موسیقی نہ سُنئے، جھوٹے چُٹکلے نہ سُنئے، کسی کی غِیبَت و چُغلی اور کسی کے عیب نہ سُنئے، جب دو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ کانوں کا روزہ رکھئے! وہ یوں کہ صرف وصرف جائز باتیں سُنئے، مَثَلاً کانوں سے تلاوت، حمد و نعت اور بزرگوں کی منقبتیں، سُنّتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرے اور اچھی اچھی باتیں سُنئے، اَذان واِقامت سُنئے اور سُن کر جواب بھی دیجئے وغیرہ۔

زبان کا گناہ

زبان کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے ایسی باتیں کرنا جو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بنے، اِس لئے گالی گلوچ، جھوٹ، غِیبَت، چُغلی وغیرہ سے زبان کو ناپاک ہونے سے بچایئے۔ اے کاش! زَبان صِرف وصِرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرَکت میں آئے، مَثَلاً زبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذِکر و دُرُود کا وِرد کیجئے۔ حَمد ونعت شریف پڑھئے، دَرس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے وغیرہ۔

ہاتھ کا گناہ

ہاتھوں کو ربِّ کریم کی نافرمانی میں استعمال کرنا ہاتھوں کا گناہ ہے، لہٰذا ہماری یہی کوشش ہو کہ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کریں۔ (بلکہ لذّت آتی ہو تو اَمرد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں)۔ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مَثَلاً باوُضو قرآنِ کریم کو ہاتھ لگایئے، نیک لوگوں سے مصافحہ کیجئے وغیرہ۔

پاؤں کا گناہ

پاؤں کا گناہ یہ ہے کہ اِن سے ایسی جگہوں پر جانا کہ جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، مَثَلاً ہمیں چاہیے کہ ہم ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شطرنج ، لُڈو، تاش، کرکٹ، فٹ بال، وِڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں اُٹھیں تو صِرف وصِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں، مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجد، مزاراتِ اَوْلیا، عُلَما و صُلَحا کی زِیارت، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر (Travel) کیلئے چلیں۔

اللہ کریم ہمیں رَمَضان وغیر رَمَضان میں اپنے اَعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اِن کے ذریعے نیک و جائز کام کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفْلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماعی اِعتکاف کی دعوت عام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المبارَک کو نیکیوں میں گزارنے اور اِسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اِس ماہِ مبارَک میں بالخُصوص مَدَنی قافلوں میں سَفَر کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، رَمَضان المبارَک کے فضائل بتا کر اُنہیں فَرض روزے رکھنے کا مَدَنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اِجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے **"اِستقبالِ رمضان"** کی ایسی بَرکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں۔ مَدَنی قافِلے کے جَدْوَل میں **"فَیضانِ رَمَضان"** سے مَدَنی دَرْس وچوک دَرْس وغیرہ کا سِلسِلہ ہو، مکتبۃُ المدینہ کا پمفلٹ **"رَمَضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر پہنچانے کی کوشش کیجئے، زہے نصیب! ہاتھوں ہاتھ اِن عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رَمضان اور آخری عَشَرے کے اِعتکاف کی دعوت کا سلسلہ بھی جاری رہے، بالخصوص عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشِقانِ رَمَضان کے عظیمُ الشّان **"پُورے ماہِ رَمَضان کے اِعتکاف"** کی دعوت بھی عام کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک اور شہروں میں پُورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشَرے کے اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق اِعتکاف کرنے والے عاشقانِ رَمَضان کی مَدَنی تَربِیَت کی کوشِش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِجتماعی اِعتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے

ہیں، کئی مُعْتَکِفِیْن اِخْتِتامِ رَمَضانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رَمَضان، اِس اِعتکاف کی بَرَکتوں اور مَدَنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کورسز (Courses) مثلاً (12 مَدَنی کام کورس، اِصلاحِ اَعمال کورس، فَیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مدنی تربیتی کورس وغیرہ) کرنے کی بھی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
عمر آیندہ گزرے گی سُنّت بھری مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اَئِمَّۂ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ اَئِمَّۂ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آباد کاری کے لئے ائِمَّہ و مُؤَذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنْجام دیتی ہے اوران کی خَیرْ خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ ائمہ کرام مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اَئِمَّۂ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، مَدَنی درس، چوک درس،

بعد نمازِ فجر مدنی حلقے میں شرکت اور سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی برکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ پاک مجلس ائمّہ مساجد کو مزید برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب　　سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصْطَفٰے

اَحکامِ شَرْع کا مجھے دے دے عمل کا شوق　　پیکر خُلُوص کا بَنا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا بابرکت مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے پھر جلد ہی رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد ہو گی۔ 10 رَمَضانُ المبارَک کو اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عُرس بھی ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُخْتَصَر ذِکْرِ خَیْر سُنتے ہیں، چنانچہ

سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عامُ الْفِیْل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطِمہ ہے۔ آپ کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ہِند ہے۔ آپ کے القابات طاہِرہ، سَیِّدہ، صِدِّیْقَہ اور ”الکُبریٰ“ ہیں، آپ کا یہ آخری لَقَب نام کے ساتھ اِس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حِصّہ ہو۔ آپ نے عورتوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا، آپ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدۂ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنّت کے سردار حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں، آپ نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کردی اور اپنی تمام عُمر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی حَیاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا تقریباً 25سال حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں، اِعلانِ نُبُوّت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارَک میں وِصال فرمایا، بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عمرِ مبارک 65 سال تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا جَنَّتُ الْمَعْلٰی (مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ) میں آرام فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ اُمَّہاتُ الْمُؤمِنین"** صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ **"فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ"** کا مطالعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب اور رسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆ رَمَضانُ المبارَک کی مبارَک باد دینا سُنّتِ رسول ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں روزہ داروں کو روزہ اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کی بہت فضیلت ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں عبادت کا جذبہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں زورِ گُناہ کم ہو جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک صَبْر کا مہینا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک رَحمتوں اور بَرَکتوں والا مہینا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں اَعضاء کو بُرائیوں سے بچانا بہت ضروری ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کثرت سے خَتْمِ قرآن فرمایا کرتے

تھے۔

اللہ پاک رَمَضان المبارک کے صَدقے میں ہمیں بھی اِس ماہ میں خوب خوب عبادت و رِیاضت بجالانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتِکاف کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اِعتکاف کی چند سُنّتیں اور آداب سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصِل کرنے کی نِیَّت سے اِعتِکاف کیا اُس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رَمَضانُ المبارک میں 10 دن اِعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۴۲۵/۳، حدیث: ۳۹۶۶)☆

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

رَمضانُ المبارَک کے آخِری عَشرے کا اِعتِکاف سُنّتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الْکِفَایہ ہے، (یعنی) اگر سب ترک کر یں تو سب سے مُطالَبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُ الذِّمَّہ ہو جائیں گے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۳۵) ☆نَفْلی اِعتِکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقْت کی قید جب بھی مسجد میں داخِل ہوں اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیجئے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۳۵ ملخصًا) ☆سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اِعتِکاف ہے پھر مسجدِ نَبَوِی میں پھر مسجدِ اَقصیٰ (یعنی بَیْتُ الْمُقَدَّس) میں پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۴۰) ☆مُعْتَکِف اِعتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قُبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مِزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضِری اُسے اِن سب نیکیوں کا ثواب اُسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۷) ☆اسلامی بہنیں مسجدِ بَیْت میں اِعتِکاف کریں، مسجدِ بَیْت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عَورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۸۹) ☆اِعتِکاف کے دوران دو وُجوہات کی بِنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ (1) حاجتِ شرعی مَثَلاً نمازِ جُمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔ (2) حاجتِ طبعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بِغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۶۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ہر ماہ مَدَنی قافلے میں سب کریں سفر اللہ! جذبہ کر عطا یاربِّ مُصطفےٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرخت کا پھل صِرف وُہی کھا سکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔

(الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کائنات کا نظام آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُجودِ مسعود کی بَرَکتوں سے ہی قائم و دائم ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں سلام ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں بار تعریف و توصیف کے پھول نچھاور ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درودِ پاک نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل مذہب ہے، دینِ اسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب رہا ہے اور غالب ہی رہے گا، دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کی دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی اور معاشرتی مثلاً مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، ان کے دکھ درد میں شریک ہونے، ان کی خیر خواہی اور دل جوئی کرنے کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ آج کے بیان میں **دل جُوئی کے فضائل** کے بارے میں سُنیں گے۔ دل جوئی کی فضیلت پر احادیثِ طیبہ اور بزرگوں کے اقوال بھی پیش کئے جائیں گے۔ ہمارے بزرگانِ دین کسی کی کیسی دِلجوئی کیا کرتے تھے، اس کے بھی کچھ واقعات پیش کئے جائیں گے۔ کن کن امور سے ہم مسلمانوں کی دل جوئی کر سکتے ہیں، یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کی برکت سے کلمہ نصیب ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 649 صفحات پر مشتمل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 455 پر ہے کہ ایک فقیر نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر روزہ رکھا۔ اس کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا، افطاری کے لیے خوراک کی تلاش میں وہ گھر سے نکلا، لیکن افطاری کے لیے اسے کچھ بھی نہ ملا۔ پھر وہ سُناروں (Goldsmiths) کے بازار میں داخل ہوا، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی دُکان میں قیمتی چمڑے کے ٹکڑے بچھا کر ان پر سونے چاندی کے ڈھیر اُلٹ رہا ہے۔ یہ فقیر اس کے پاس گیا اور سلام کر کے کہا: جناب! میں حاجت مند ہوں، ممکن ہو تو مجھے ایک درہم قرض دے دیجئے، مجھے اپنے گھر والوں کے لیے افطاری کا سامان خریدنا ہے، میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ یہ سب سنتے

ہی اس سُنار نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور اس فقیر کو کچھ نہ دیا، فقیر کا دل ٹوٹ گیا، اس کے آنسو بہنے لگے، وہ واپس آرہا تھا تو ایک غیر مسلم پڑوسی نے اسے دیکھ لیا اور دُکان سے نکل کر اس فقیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تُو میرے فلاں پڑوسی سُنار سے کچھ بات کر رہا تھا؟ فقیر نے بتایا: ہاں! میں نے اس سے ایک درہم مانگا تھا تاکہ اپنے گھر والوں کی افطاری کا بندوبست کر سکوں، لیکن اس نے مجھے خالی لوٹا دیا، میں نے اسے کہا تھا کہ میں تمہارے حق میں دعا کروں گا۔ یہ سُن کر غیر مسلم نے فقیر کو دس(10) درہم دیئے اور کہا: اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ فقیر وہاں سے روانہ ہوا تو بڑا خوش تھا۔ جب رات ہوئی تو اس مسلمان سُنار نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ پیاس اور مصائب شدت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر اس نے اچانک ایک سفید موتیوں کا محل دیکھا جس کے دروازے یاقُوت کے تھے۔ اس نے سر اُٹھا کر کہا: اے اس محل کے مالک! مجھے تھوڑا سا پانی پِلا دے۔ تو اسے ایک آواز سُنائی دی: کل شام تک یہ محل تیرا تھا لیکن جب تُو نے فقیر کا دل توڑا اور اسے کچھ نہ دیا تو اس محل سے تیرا نام مٹا کر تیرے غیر مسلم پڑوسی کا نام لکھ دیا گیا ہے، جس نے اس فقیر کی حاجت پوری کی اور اس کو دس(10) درہم دیئے۔ چنانچہ

بیدار ہونے کے بعد سُنار گھبراتے ہوئے اپنے اس غیر مسلم پڑوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم میرے پڑوسی ہو، میرا تم پر حق ہے اور مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ غیر مسلم نے پوچھا: بتاؤ! کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: کل شام تم نے جو دس(10) درہم فقیر کو دیئے تھے، ان کا ثواب سو (100) درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ایک لاکھ دِینار کے بدلے بھی وہ ثواب نہ دوں گا بلکہ اگر آپ نے اس محل کے دروازے میں بھی داخل ہونے کی خواہش کی جو آپ نے کل رات خواب میں دیکھا تھا تو میں اس کی بھی اجازت نہ دوں گا۔ مسلمان سُنار نے

پوچھا: آپ کو اس راز کی خبر کیسے ہوئی؟ تو غیر مسلم نے جواب دیا: اس کی خبر مجھے اس ذات نے دی ہے جو کسی بھی چیز کو کہتی ہے: "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (حاشیۃ اعانۃ الطالبین، باب الصوم، فصل فی صوم التطوع، ۲/۴۴۵، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دل جوئی کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دل جوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ دولتِ ایمان جیسی عظیم الشان نعمت نصیب فرمادی، غور کیجئے! جب دل جوئی پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے تو دنیا و آخرت کی دوسری نعمتیں کیوں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دل جوئی کی عادت بنانی چاہیے۔

دل جوئی کی تعریف اور اس کے فضائل!

دل جُوئی، دلداری، غم خواری، غم گساری، یہ تمام الفاظ ہم معنی ہیں، ان سب کا مطلب ہوتا ہے دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا، ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے دین میں دل جوئی کی بڑی اہمیت ہے۔ محلِ فتنہ سے بچتے ہوئے جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی محرمات اور بچوں کی امی کی، اسی طرح مسلمان عورت کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہو گی، وہیں معاشرے میں بھی محبت بھری بہترین فضا قائم ہو گی۔ دوسروں کی دل جوئی کرنے کا کتنا بڑا اجر ہے، آیئے اس بارے میں کچھ احادیثِ کریمہ سنتے ہیں:

1. فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں

خوشی داخل کرنا ہے۔(معجم کبیر، ۵۹/۱۱، حدیث:۱۱۰۷۹)

2. فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔(معجم اوسط، ۱۲۹/۶، حدیث:۸۲۴۵)

3. فرمایا: مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّ اللہَ یعنی جس نے کسی مسلمان کو خوش کیا اس نے اللہ کو راضی کیا۔

(حلیۃ الاولیاء، ہارون بن رئاب الاسدی، ۶۶/۳، حدیث:۳۱۸۸، کتاب المجروحین لابن حبان، ۲۹۷/۲، رقم:۹۷۷)

4. فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، ۲۱۳/۴، حدیث:۱۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل جوئی کرنا اور دوسروں کے دلوں میں خوشی داخل کرنا ایسا کام ہے کہ جس سے اللہ پاک اپنے بندے کو مشکلات سے بچانے کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ آیئے دل جوئی سے مُتَعَلِّق بزرگوں کے کچھ اقوال بھی سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان کا دل خوش کرنا سو(100) (نفل) حج سے بہتر ہے۔(کیمیائے سعادت، ۷۵۱/۲)

2. حضرت خواجہ نظامُ الدِّین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے بازار میں کسی سودے کی اتنی قیمت نہ ہو گی جتنی دل کا خیال رکھنے اور دل خوش کرنے کی ہو گی۔ (محبوب الٰہی، ص ۲۳۷)

3. حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص کسی کی دل جوئی کرتے ہوئے فوت ہوا وہ شہید ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵/۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے واقعات:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دل جوئی کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں دوسروں کی دل جوئی اور دلداری کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ مُقدَّس ہستیاں لوگوں کی دل جوئی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت (Comfort) پہنچاتے تھے۔ آیئے اللہ والوں کے دل جوئی کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک خاندان کی دادرسی

ایک رات اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ مدینۂ منورہ کا دورہ فرمارہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ نے سلام کے بعد اس سے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے، البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ

حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم بنت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ عرض کیا: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے تم ضروری سامان وغیرہ لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اس نے آگ جلائی تو آپ نے ہانڈی اس کے اوپر رکھ دی۔ جب ہانڈی پک گئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ کی زوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اس شخص نے لفظ ''امیر المؤمنین'' سُنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔ پھر آپ نے ہانڈی اٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کر دوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے بچے کا وظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (التبصرۃ، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔الخ، ۱/۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حَضْرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کس طرح ایک پریشان حال کی دستگیری (دَسْت۔گِیری) فرمائی اور ان کی دل جوئی کا

سامان کیا۔ اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانے کی ترکیب بنائی، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زوجۂ محترمہ کے ذریعے اس عورت کیلئے بھیجا۔ غور کیجئے! ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳ مفہوماً) ☆ **جی ہاں یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کو حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ (بُخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹ مفہوماً) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما! (ابن ماجه، کتاب السنة، فضل عمر، ۱/۷۷، حدیث: ۱۰۵) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔ ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں**، جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کا فرمان ہے **لَوْ مَاتَتْ شَاةٌ عَلٰى شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَةً** اگر نہرِ فُرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مر گئی **لَظَنَنْتُ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى سَائِلِي عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ** تو مجھے اندیشہ ہے کہ بروزِ قیامت اللہ پاک مجھ سے اُس کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔ (حلیة الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۹، حدیث: ۱۴۱) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جو اکیلے ہزاروں میل طویل سلطنت کے تنہا حکمران تھے، ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کا نام سُن کر قیصر و کسریٰ (یعنی رُوم اور ایران کے بادشاہوں) پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔

کردارِ فاروقی پر عمل کیجئے!

اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ

دوسروں کی کیسی دل جوئی فرماتے تھے، اتنے عظیم مقام و مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود بھی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں کی خیر خواہی کرتے تھے۔ اس واقعے میں ہمارے لیے بھی درس ہے کہ اگر ہمارا کوئی مسلمان بھائی کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی معاملے میں اسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اس کی پریشانی دور کرنے کی قدرت رکھتے ہوں تو ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی دل جوئی کرنی چاہیے۔ ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے کردار پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دوسروں کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ آیئے! دل جوئی کی رغبت پانے کے لیے مزید ایک واقعہ سنتے ہیں:

(2) امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور مسکینوں کی دلجوئی

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کچھ ایسے مَساکین کے پاس سے گُزرے جو راستے میں بیٹھے لوگوں سے سُوال کر رہے تھے اور زمین پر بِکھرے ہوئے روٹی کے بچے کھچے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے اُنہیں سَلام کیا، اُنھوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد عرض کی: اے نواسۂ رسول! ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے! جب اُنہوں نے کھانے کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا: اللہ بڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، پھر آپ نے اُن کے ساتھ کچھ تناول فرمایا۔ جاتے ہوئے اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمھاری دَعوت قبُول کی، تم بھی میری دعوت قبُول کرو۔ اُنھوں نے عرض کی: حُضُور! جیسے آپ فرمائیں، آپ نے اُنہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی، جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں عُمدہ کھانا کھلایا اور خود بھی اُن کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ (احیاء العلوم، ۴۵/۲، بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! غور کیجئے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام

حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کتنے عمدہ اخلاق والے تھے، باوجود بلند مرتبہ ہونے کے ان مسکینوں اور غریبوں کی دلجوئی کی خاطر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور بدلے میں انہیں بھی اپنے گھر دعوت پر بُلایا۔ اس واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں بھی صرف امیروں کے ساتھ نہیں بلکہ فقیروں کے ساتھ بھی پیار اور اُلفت و محبت بھرا برتاؤ (Behave) کرنا چاہیے۔

حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، حضرت امام حسن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ اہلِ بیتِ مصطفےٰ میں شامل ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ دونوں جہاں کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے ان غریب اور مسکین لوگوں کی دعوت رد نہیں فرمائی جبکہ آج ہمارے معاشرے میں صورتِ حال کتنی عجیب ہوتی جارہی ہے۔ آج اگر کسی کم ظرف (کم حوصلے والے) کو کوئی دنیاوی منصب مل جائے تو اس کا مزاج آسمان پر چلا جاتا ہے، اس حقیر دنیا کا عارضی عہدہ ملنے کے بعد بعض لوگوں کے زمین پر پاؤں نہیں جمتے، کپڑوں کے ساتھ بعض کی گردنیں بھی اکڑ جاتی ہیں۔ ایسے میں اپنے ساتھ رہنے والوں کو یوں بھلا دیا جاتا ہے جیسے ان کے ساتھ کبھی تعلق رہا ہی نہ ہو، اپنے عزیزوں کو یوں نظر انداز (Ignore) کر دیا جاتا ہے جیسے ان سے کبھی جان پہچان ہی نہ رہی ہو، اپنے دوستوں سے ایسا رویہ رکھا جاتا ہے جیسے ملازم ہوں، صد افسوس! کہ بعض نادان تو اپنے محسنوں (احسان کرنے والوں) کو بھی آنکھیں دکھانے لگتے ہیں۔ سوچنا چاہیے کہ کہیں عہدہ ملنے کے بعد تکبر کی سیڑھی جہنم میں نہ گِرادے۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی

دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر
سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۹۵)

لہٰذا عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے **عاجزی وانکساری** اختیار کرنی چاہئے۔ **یاد رہے!** اگر کوئی شخص کسی **دُنیوی منصب و دولت** ملنے کے بعد **قیمتی لباس** پہنتا ہے، کسی وجہ سے لوگوں سے **میل جول** کم رکھتا ہے، تب بھی ہمیں اُس کے بارے میں ہمیشہ **حُسنِ ظن** (اچھا گُمان) ہی رکھنا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ فُلاں شخص تو کوئی منصب ملنے کی وجہ سے بڑا مغرور ہو گیا ہے، سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا، وغیرہ۔ کسی مسلمان کے بارے میں **بدگمانی** کی ہمیں اجازت نہیں، **بدگمانی گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم** میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک ہمیں بدگمانی سے بچنے اور ہمیشہ عاجزی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آیئے! ترغیب کے لیے **عاجزی کی فضیلت** پر دو **فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ پاک اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم اوسط، ۵/۳۹۰، حدیث: ۷۷۱۱)
2. فرمایا: اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، حدیث: ۵۷۳۱، الجزء الثالث)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم دِلجوئی کے واقعات سُن رہے تھے۔ ان کے واقعات کو سُن کر یوں لگتا ہے کہ وہ دوسروں کی دل جوئی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

چنانچہ غزالیِ زماں، رازیِ دوراں، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی دل جوئی کے عادی تھے، آپ زبردست عالمِ دین اور اللہ کے ولی تھے، آپ صحیح معنوں میں اخلاقِ نبوی کا عملی نمونہ تھے، غریب پروری، رحمدلی، ہمدردی، خیر خواہی اور مہربانی سمیت کئی عمدہ اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔

دل جوئی کا حَسِین انداز!

منقول ہے کہ ایک بار ایک صاحب نے اپنے بھانجے کی شادی میں کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مدعو (Invite) کیا اور نکاح پڑھانے کی درخواست کی۔ آپ نے منظور فرمالی۔ نکاح کے لیے عصر اور مغرب کا درمیانی وقت طے کیا گیا۔ بارات آنے میں کچھ دیر ہو گئی، وہ صاحب مغرب کے بعد آپ کو لینے پہنچے تو آپ نے فرمایا: حاجی صاحب! آپ نے تو عصر کے بعد نکاح کا فرمایا تھا، اب تو مغرب بھی ہو چکی ؟ اب میرے پوتے کا عقیقہ ہے اور مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: عالی جاہ! کچھ دیر ہو گئی ہے۔ (آپ کرم فرمائیں!) آپ نے فرمایا: اچھا چلو، ابھی آپ نے کپڑے بھی تبدیل نہیں کئے تھے، صاحبزادوں نے عرض کی: ابا جان! کپڑے تبدیل فرمالیں، آپ نے

فرمایا: ابھی آجاتا ہوں۔ آپ نے اطمینان سے نکاح پڑھایا، طویل دعا مانگی۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جلدی واپس جانا تھا کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے تھے، اس کے باوجود اتنا وقت عطا فرمایا کہ ہم سب کا دل بے حد خوش ہو گیا۔ (حیاتِ غزالیِ زماں، ص ۲۴۴ بتصرف)

غزالیِ زماں کی غریب پروری:

اسی طرح ایک عالم صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ (مدینۃ الاولیا) ملتان شریف شہر کے اندرونی علاقے سے ایک غریب آدمی حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے حصولِ برکت کے لیے گھر میں محفلِ میلاد کا اہتمام کیا ہے، آپ تشریف لایئے اور اپنا پیارا بیان ہمیں سنایئے، علامہ کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے عشا کے بعد کا وعدہ فرمالیا، میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، ہم عشا کی نماز کے بعد اس شخص کے مکان پر پہنچے تو وہ ہمیں اپنے گھر کی دوسری منزل پر لے گیا، اس وقت صرف چار پانچ افراد جمع تھے۔ یہ تھا وہ اجتماع جس سے غزالیِ زماں نے بیان فرمانا تھا۔ حضرت غزالیِ زماں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی، آپ نے تقریباً ایک گھنٹہ بیان فرمایا۔ وہ شخص غربت کی وجہ سے کچھ بھی نہ دے سکا، لیکن آپ مکمل اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس تشریف لائے اور راستے میں مجھ سے فرمایا: اگر میں اس وقت تقریر نہ کرتا تو اس شخص کی کتنی دل شکنی ہوتی اور اب وہ کتنا خوش (Happy) تھا۔

(حیاتِ غزالیِ زماں، ص ۳۹۶ بتصرف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غزالیِ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کا دل جوئی کرنے کا جذبہ مرحبا! آج بھی اگر ہمارے اندر مسلمانوں کی دل جوئی کو اپنانے کا جذبہ بیدار ہو جائے تو اس کے کئی طریقے ذہن میں آسکتے ہیں۔ مثلاً☆ کسی مسلمان مریض کی عیادت، ☆تعزیت کرنا ☆جنازے وغیرہ میں شرکت کرنا، ☆کسی مسلمان کا نقصان ہو جانے پر اس سے ہمدردی کے دو بول بولنا، ☆وقتاً فوقتاً اپنے مسلمان دوستوں اور عزیزوں سے رِضائے الٰہی اور نیکی کی دعوت کے لیے رابطہ رکھنا، ☆مسلمان سے نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ☆مسلمان ضرورت مندوں کی مالی مدد کرنا، ☆مسلمان پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرنا، ☆مسلمان کو دعوتیں دینا اور کھانا کھلانا، ☆اپنے آرام و سکون کی قربانی دے کر مسلمان کو آرام و سکون مہیا کرنا وغیرہ، اَلْغَرَض! کسی بھی جائز طریقے سے، شرعی احکامات کے مطابق اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا یہ سب دل جوئی میں شمار ہوتا ہے۔

افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ہمارے جاننے والوں میں کتنے مسلمان بیمار ہو جاتے ہیں پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا۔ ☆ہمارے اڑوس پڑوس میں کس مسلمان کا انتقال ہو گیا ہے، بعض اوقات تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ ☆وہ مسلمان جن سے ہمارا روزانہ کا واسطہ ہے، ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، کیا اس پر ہم نے کبھی غور کیا؟ ☆ہمارے جاننے والے مسلمانوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ہمارے مسلمان پڑوسیوں (Neighbours) کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆کتنے بیمار مسلمانوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون

پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے، جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی دل جوئی اور خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (2) فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

- ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳ ملتقطاً)
- ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے، جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، غمزدوں، دکھیاروں، بیماروں کی عیادت اور دل جوئی کا جذبہ پانے اور دیگر اچھی صفات کا عامل بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ چوک درس کی کئی برکتیں ہیں، جیسے ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حلیة الاولیاء، ابراھیم الھروی، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

12 مدنی کاموں میں سے اِس مدنی کام **"چوک دَرْس"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"چوک دَرْس"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆کوہِ صفا پر پہلی نیکی کی دعوت۔ ☆بزرگانِ دین کا عمل۔ ☆چوک درس کیا ہے؟ ☆چوک درس کے دس (10) فوائد۔ ☆مساجد کی آباد کاری کا ذریعہ۔ ☆ چوک درس دینے کا طریقہ۔ ☆چوک درس دینے کے انیس (19) مدنی پھول۔ ☆دعوت اسلامی کا تعارف و تشہیر۔ ☆اور امیر اہلسنت کی دعائیں لینے کا طریقہ وغیرہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! بطورِ تَرغِیب چوک دَرس کی ایک مَدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسبِ مَعمول چوک دَرس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرس میں شِرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے درس (درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے دُعا سے قبل دَرس سُننے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرس سُننے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقت وہ اپنے خالِقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

جھوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ
ہے تمنّائے عطّاؔر یاربّ! اُن کے جلووں میں یُوں موت آئے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم دل جوئی سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، یقیناً شرعی احکام کے مطابق عاشقانِ رسول کی دل جوئی ایک بہت ہی اچھا کام ہے۔ ☆ عاشقانِ رسول کی <u>دل جوئی</u>

سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے۔ ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے معاشرے میں خوشگوار فضا قائم ہوتی ہے۔ ☆ شرعی احکام کے مطابق عاشقانِ رسول کی دل جوئی جنت میں لے جانے والا کام ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے دنیا بہتر ہوتی ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے قبر بھی سنور سکتی ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی کرنے والا ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ☆ یقیناً شرعی احکامات کے مطابق عاشقانِ رسول کی دل جوئی کرنے والا اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس لیے دل جوئی کی عادت (Habit) بنانی چاہیے۔

دل جوئی کے طریقے اور فضائل:

کئی ایسے کام ہیں جو اچھی نیت ہونے کی صورت میں دل جوئی میں شمار ہو سکتے ہیں، آئیے! ایسے چند کام اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ان کے فضائل سنتے ہیں۔

☆**مریض کی عیادت** ایک ایسا کام ہے جو دل جوئی کا بہترین ذریعہ ہے۔ عیادت کرنے کی دو فضیلتیں سنئے۔ (1) فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی (اعلان کرنے والا) اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ "خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے" (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، ۴۰۶/۳، حدیث: ۲۰۱۵)

(2) فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند جابر بن

عبداللہ ۵/۳۰، حدیث: ۱۴۲۶۴)

☆**تعزیت** بھی دل جوئی والے کاموں میں سے ایک ہے۔ کوئی فوت ہو جائے یا کسی کو کچھ نقصان ہو جائے تو اس سے تعزیت کرنا کتنے بڑے اجر کا باعث ہے، آیئے اس کی دو فضیلتیں سنئے،

(1) فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔ (ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۳۳۸/۲، حدیث: ۱۰۷۵)

(2) فرمایا: جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲۶۸/۲، حدیث: ۱۶۰۱)

☆**مسکرا کر ملنا** بھی دل جوئی کی ایک صورت ہے۔ دوسروں کو تسکین دینے والے آقا، ہمیشہ تبسم فرمانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کرسکتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۲۵۴/۶، حدیث: ۸۰۵۴)

☆**دوسروں کی پریشانی دور کرنا** بھی دل جوئی کا ذریعہ ہے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دُور کرے گا، اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۸۰ ملتقطاً)

☆**ضرورت مند کو قرض** دینے سے بھی دل جوئی ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ہر قرض صدقہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاة، ۲۸۴/۳، حدیث: ۳۵۶۳)

☆**تنگ دست مقروض کو مہلت دینا** جہاں ثواب کا کام ہے، وہیں دل جوئی کے کاموں میں سے بھی ہے، شفقت و مہربانی فرمانے والے آقا، کرم و عنایت کی بارشیں کرنے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے، جس دن اس (عرش) کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا تو اسے چاہیے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی التیسیر علی المعسر، ۲/۲۴، حدیث: ۱۸)

☆**حاجت پوری کرنا** بھی دل جوئی کا سبب ہے۔ گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، پیاسوں کو جامِ کوثر سے سیراب فرمانے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/۳۵۳، حدیث: ۱۳۸۲۳)

اللہ کریم ہمیں اِن تمام مدنی پھولوں سمیت دل جوئی کی دِیگر تمام جائز صورتوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دل جوئی کے لیے ایک چیز کا ہونا بہت ضروری ہے اور وہ ہے **"نرمی"**، نرمی دل جوئی کے لیے کتنی اہم ہے، اس کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ نرمی کے بغیر کی جانے والی دل جوئی **"دل آزاری"** میں بھی مبتلا کر سکتی ہے۔ لہٰذا دل جوئی کرنے والے کا نرم مزاج، نرم زبان، نرم انداز و نرم طور طریقے والا ہونا بہت ضروری ہے۔ دل جوئی کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ دوسروں کے دلوں میں خوشی داخل کی جائے جبکہ نرمی کو اپنائے بغیر دوسروں کو ناراض تو کیا جاسکتا ہے انہیں خوش نہیں کیا جاسکتا۔ یاد رکھئے! نرم زبان میں خرچ کچھ نہیں ہوتا ہے مگر اس سے نفع بہت ہوتا ہے، جبکہ تیکھی زبان استعمال کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ یقین کیجئے! اگر بندے میں نرمی پیدا ہو

جائے تو وہ ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔ اللہ والوں کے ہر دلعزیز بننے کی ایک وجہ یہی ہے کہ ان کا کردار اور عادات واطوار نرمی کے سانچے میں ڈھل چکے ہوتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی مسلمانوں کی دل جوئی کرنے اور نرمی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈُوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں
جس کی کَشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "اِزدِیادِ حُب"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نرمی اور دل جوئی کا عادی بننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ نرمی اور دل جوئی ہماری عادات میں شامل ہو جائیں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں اِسْلام کی مدنی بہاریں لُٹانے کے لئے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلس اِزدِیادِ حُب"** (یعنی محبتیں بڑھانے والا شعبہ) بھی ہے۔ ☆ **"مَدَنی انعام نمبر 55"** "کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو (جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (مگر جس پر تنظیمی پابندی ہو اسے نہ چھیڑیں)" کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعال

کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرانا وغیرہ، اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔

اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں　　نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

آیئے! حُسنِ سلوک کے مدنی پھول سنتے ہیں: چنانچہ

حُسنِ سلوک کے مدنی پھول

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: (1) ہر حُسنِ سُلُوک (یعنی اچھا برتاؤ) صدقہ ہے، غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقة، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرے۔ (بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن واحادیث میں ہمیں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں اور مسافروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ☆ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سنت ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔ (ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً) ☆ حُسنِ سُلُوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ (Gift) دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ۱/۳۲۳ ملخصاً) ☆ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یادرکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے، اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵) ☆ اولیاءاللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذاً) ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضاحاصل ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے

سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلُوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

ہر عیب سے پاک محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِسْتِغْفار (دُعائے مغفرت) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

---

[1] ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں دُرود　　گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

مختصر وضاحت: ہم ایسے نکمّے اور ناکارہ ہیں کہ کوڑی کے تین حصے بھی ہم سے مہنگے ہوں گے مگر اس کے باوجود اے میرے آقا! آپ نے ہم جیسے نکمّوں کو بھی اپنے دامنِ کرم سے وابستہ فرمالیا، آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم **"قبر میں کام آنے والے اعمال"** سے مُتَعَلِّق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک روایت میں آٹھ (8) اعمال کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چار (4) اعمال وہ ہیں جن پر عمل قبر میں راحت و سکون کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ 4 اعمال ایسے ہیں جن سے بچنا قبر کی وحشت سے بچاتا ہے۔ آج کے بیان میں ہم اِنہی اعمال سے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کے سفر کا زادِ راہ کیا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"احیاء العلوم"** جلد 1 صفحہ 1053 پر ہے کہ ایک بار اُمّت پر مہربان نبی، کائنات کی جان نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! یہ بتاؤ اگر تم سفر کا ارادہ کرو تو اس کے لئے کوئی تیاری بھی کرو گے؟ حضرت سَیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: جی ہاں! یَا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ سفر کے لیے اس کی تیاری ضرور کروں گا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے سفر کا کیا حال ہے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس (قیامت کے) دن نفع پہنچائیں گی؟ عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتلائیے۔ اِرشاد فرمایا: ☆ قِیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو! ☆ قبر کی وحشت کے لئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، ☆ بڑے بڑے (پیش آنے والے) امور کے لئے حج کرو اور ☆ کسی مسکین (Poor) کو کوئی چیز دے کر ☆ یا حق

بات کہہ کر☆ یا کسی بُرے کلمے سے خاموش رہ کر صدقہ کرو۔(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، التہجد وقیام اللیل، ۱/۲۴۷، حدیث:۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں شفیق و کریم آقا، رحم دل و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے پیارے انداز میں سفر قیامت کی تیاری کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ اس روایت میں کئی مدنی پھول ایک عقلمند کے لیے اپنے اندر رنگ برنگی خُوشبو لیے ہوئے ہیں، **ایک مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ سخت گرمی میں رکھے جانے والے **روزے** قیامت کے دن کی گرمی سے بچاتے ہیں۔ جبکہ رات کے اندھیرے میں پڑھی جانے والی **نماز**(یعنی نمازِ تہجد) **قبر** کے اندھیرے اور وحشت کو دُور کرتی ہے، **حج** بھی پریشانیاں دُور کرتا ہے جبکہ **مسکین** کی مدد، **حق گوئی** اور بُری باتوں سے بچنا بھی مسلمان کو فائدہ دیتا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی ایسے نیک اعمال ہیں جن پر عمل سفر آخرت بالخصوص قبر میں فائدہ دیتا ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ ہمیں اپنے سفر آخرت کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس کی تیاری کرنی چاہیے۔ دنیا کا معمول ہے جب بھی سفر کیا جاتا ہے تو پہلے سے اس کی تیاری کی جاتی ہے، سفر جتنا زیادہ اہم ہوتا ہے، اس کی تیاری بھی اتنے ہی اہتمام سے کی جاتی ہے، سفر جتنا لمبا ہوتا ہے اس کی تیاری کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جاتی ہے، سازوسامان کا انتظام بھی اُسی حساب سے کیا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول سفر مدینہ کی سعادت پاتے ہیں، ممکن ہے کئی عاشقانِ رسول یہاں موجود ہوں جو اس سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہوں، سوچئے! جب اس مبارک سفر کی سعادت ملتی ہے تو گھر میں تیاری کا کیسا سماں ہوتا ہے، کتنے دن پہلے سے ہی تیاری کا سلسلہ شروع

ہو جاتا ہے، جیسے جیسے اس سفر کا وقت قریب آتا جاتا ہے، تیاری میں تیزی آتی جاتی ہے۔

اسی طرح اگر مقدر یاوری کرے اور سفرِ حج کی سعادتیں مل جائیں تو چونکہ حج کے دن زیادہ ہوتے ہیں تو تیاری بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے، بعض لوگ تو مہینوں پہلے ہی اس کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے اور سفروں کا معاملہ ہے کہ پہلے سے ہی اس کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔

ذرا سوچئے! جب دنیا کے ان چند دنوں کے سفروں کے لیے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے تو وہ سفر جو سب سے طویل ہے، وہ سفر جو **یقینی** ہونا ہے، وہ سفر جس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے، وہ سفر جس پر نجات کا مدار ہے، وہ سفر جو یا تو کامیابیوں یا پھر طویل غم کا باعث بنے گا، وہ سفر جو یا تو سعادتوں کی معراج بنے گا یا پھر ہولناک سزاؤں اور عذابات میں گرفتار کرے گا، اَلْغَرَض! وہ سفر جو جنت یا دوزخ میں سے کسی طرف لے جائے گا، اتنے اہم اور ضروری سفر کے لیے کتنی تیاری کی ضرورت ہے۔ افسوس! صد افسوس! ایک تعداد ہے جسے دنیا کے سفر کی تیاری تو یاد رہتی ہے مگر سفرِ آخرت کی تیاری سے غفلت برتی جاتی ہے۔ دُنیا کے سفر بسا اوقات کسی وجہ سے مُلتوی (Postponed) یا کینسل بھی ہو جاتے ہیں، مثلاً اچانک کسی **بیماری** کی وجہ سے سفر نہ ہو سکا، کسی عزیز کے **اِنتقال** کی وجہ سے سفر نہ کر سکا، ٹرین، **گاڑی / فلائٹ**(جہاز) بروقت نہ مل سکنے کی وجہ سے سفر سے رہ گیا، لیکن **یاد رکھئے! سفرِ آخرت 100 فیصد یقینی** ہے۔

مشاہدہ ہے کہ جو شخص جس شے میں رغبت رکھتا ہے، ہمیشہ اُسی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے اور اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم" جلد 1 صفحہ 438 پر امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کپڑے کا تاجر، بڑھئی (لکڑی کا کام کرنے والا)، معمار (تعمیرات کا کام

کرنے والا) اور جولاہا(کپڑا بُننے والا) جب کسی آباد مکان میں جائیں جس میں قالین بچھا ہوا ہو، گھر سجا سنورا ہو اور یہ وہاں غور و فکر میں ڈُوب جائیں تو عموماً ان کی سوچ یہ ہو گی کہ کپڑے والا قالین(Carpet) دیکھ کر اس کی قیمت میں غور کر رہا ہو گا۔ جولاہا کپڑے کی بناوٹ میں غور کر رہا ہو گا، بڑھئی چھت بنانے کے طریقے پر غور کر رہا ہو گا اور معمار اس کی دیواروں کو دیکھ کر ان کے مضبوط اور سیدھے ہونے کے متعلق سوچ رہا ہو گا۔

اسی طرح وہ شخص جو راہِ آخرت کے سفر کو یاد رکھتا ہے، وہ آدمی جو فکرِ آخرت میں مبتلا رہتا ہے اس کا بھی یہ حال ہو جاتا ہے کہ جب وہ کوئی بھی چیز دیکھتا ہے تو اللہ پاک اس میں اس کے لئے عبرت کا راستہ کھول دیتا ہے۔ **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر سیاہی کو دیکھتا ہے تو اسے قبر کی تاریکی یاد آتی ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر سانپ کو دیکھتا ہے تو اسے جہنم کے سانپ یاد آتے ہیں، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر خوفناک صورت کو دیکھتا ہے تو منکر نکیر اور زَبانیہ (فرشتوں کا وہ گروہ جو نافرمانوں کو جہنم کی طرف دھکیلنے پر معمور ہے اُن) کو یاد کرتا ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کوئی خوف ناک آواز سنتا ہے تو اُسے صُور پھُونکا جانا یاد آجاتا ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کسی اچھی و خوبصورت چیز کو دیکھتا ہے تو جنت کی نعمتوں کو یاد کرتا ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کہیں سے انکار یا قبولیت کی کوئی بات سنتا ہے تو اُخروی معاملے میں حساب کتاب کے بعد اپنے مقبول یا مَردُود ہونے کو یاد کرتا ہے ۔(احیاء العلوم، ۴۳۸/۱ بتغیرٍ و مخلصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی کسی موقع پر آخرت کو یاد کرتے ہیں؟ ☆ کیا کبھی کسی چیز کا ترازو پر وزن ہوتے دیکھ کر ہمیں بھی **میزان** پر اعمال کا حساب کتاب ہونا یاد آیا ہے؟ ☆ نرم و گرم بستر(Bed) پر سوتے ہوئے کیا کبھی ہمیں بھی قبر کے خاکی (مٹی

کے) بستر کی یاد آئی ہے؟ ☆آج تکیے کے بغیر نیند نہیں آتی، کیا کبھی قبر کا سِرہانا بھی یاد آیا ہے؟ ☆لائٹ (بجلی) چلی جائے تو اندھیرے میں دل گھبراتا ہے، کیا کبھی قبر کی تاریکی کا خیال بھی دل میں پیدا ہوا ہے؟ ☆کھٹمل اور مچھر کے کاٹنے سے بے چین ہو جاتے ہیں، کیا قبر کے سانپ اور بچھو کے کاٹنے کی بھی فکر کبھی پیدا ہوئی ہے؟ ☆سخت گرمی سے تو پریشان ہو جاتے ہیں، کیا کبھی قیامت اور جہنم کی گرمی کا بھی سوچا ہے؟ ☆سخت سردی میں بھی راحت نہیں ملتی جہنم کی وادیِ زَمْہَرِیْر جس میں سردی کا عذاب ہو گا، کیا کبھی اس کے خوف کی طرف بھی توجہ گئی؟ ☆اُبلتا ہوا تیل، کھولتا ہوا گرم پانی ہم اکثر دیکھتے ہیں، انہیں دیکھ کر جہنمیوں کو پلایا جانے والا مائے حمیم بھی کبھی یاد آیا ہے؟ ☆بیماری سے صحت حاصل کرنے کے لیے کڑوی کڑوی گولیاں منہ کا ذائقہ خراب کر دیتی ہیں، کیا کبھی جہنمیوں کو کھلایا جانے والا زَقُّوم بھی یاد کیا ہے؟

دِلا غافل نہ ہو یکدم، یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی، زمین اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بُھول، کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے، اِینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شَغْل میں شاغل، خدا کے ذکر سے غافل کرے دعویٰ کہ یہ دنیا، مِرا دائم ٹھکانا ہے
غلام اک دَم نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غُرَّہ خدا کی یاد کر ہر دم، کہ جس نے کام آنا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! صد افسوس!!! سفرِ آخرت اور آخرت کی تیاری سے غفلت تو اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اب وہ معاملات جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں، ان سے بھی عبرت نہیں پکڑی جاتی۔ آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کر کے بسا اوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں، میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کر کے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی

ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غافلین کا حال یہ ہوتا ہے کہ جنازوں کو دیکھ کر ان کے دل کی سختی مزید بڑھ جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴) پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے! اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔(احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔(احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔(احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)

اے کاش! ان اللہ والوں کے اس پیارے انداز کا ہمیں بھی صدقہ مل جائے، اے کاش! ہم بھی جنازوں سے عبرت حاصل کر کے اپنی موت کی تیاری میں لگ جائیں۔ اے کاش! جیتے جی ہماری بھی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اُٹھ جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی عقل مندی یہی ہے کہ ہمیں اس دنیا کو تماشا نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ یاد رکھئے! **زِندگی موت کی اَمانت ہے** جو دِھیرے دِھیرے گزر رہی ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا دیکھتے ہی دیکھتے موت اپنے پنجے گاڑے گی اور اندھیری قبر کو ٹھکانہ بنانا پڑے گا۔ ☆**آج جبکہ** ہم زندہ ہیں، ☆**آج جبکہ** ہماری سانسیں چل رہی ہیں، ☆**آج جبکہ** ہمارا دل کام کر رہا ہے، ☆**آج جبکہ** ہمارے جسم میں خون دوڑ رہا ہے، ☆**آج جبکہ** ہمارے اعضا سلامت ہیں، ☆**آج جبکہ** ہم اپنی مرضی سے سب کچھ کر سکتے ہیں، ☆**آج جبکہ** ہمیں مہلت ملی ہوئی ہے تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اپنے اعمال پر غور کرنا چاہئے، **مکمل یکسوئی** (توجہ) سے سوچنا چاہیے کہ اللہ پاک کی دی ہوئی عظیم نعمت زندگی کو کس طرح گزار رہا ہوں؟ ☆کیا اسے اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح و شام گناہوں کا سلسلہ جاری ہے؟ ☆کیا میں نیکیوں کی طرف مائل ہوں یا گناہوں سے دامن داغدار کر رہا ہوں؟ ☆کیا میں نیک لوگوں کے طریقے پر چل رہا ہوں یا بدکاروں اور گناہگاروں کے طرزِ عمل پر زندگی گزار رہا ہوں؟ ☆کیا میں فرائض و واجبات و سنّتِ مؤکّدات پورے کرتا ہوں یا غفلت میں زندگی بسر ہو رہی ہے؟ ☆کیا میں نماز روزے کی پابندی کرتا ہوں یا ان کی طرف دھیان ہی نہیں ہے؟ ☆کیا مجھے قرآن، درود و سلام، ذکر و اذکار سے بھی رغبت ہے یا فضولیات میں وقت برباد کر رہا ہوں؟ کیا مجھے دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا آتا ہے کہ نہیں؟ کیا نماز دُرست پڑھنا آتی ہے کہ نہیں؟

اَلْغَرَض! سوچنا چاہیے کہ کیا میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں یا اس فانی دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے دن اور رات کو ضائع کر رہا ہوں؟ اِس دھوکے (Deception) سے ہمیں خبردار کرتے ہوئے ہمارا پاک پَرْوَرْدْگار پارہ 22 سُورۂ فَاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تَرجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۵

(پ ۲۲، اَلْفَاطِر:۵)

وعدہ سچ ہے تو ہر گز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہر گز تمہیں اللہ کے حِلْم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دنیا ایک دھوکہ ہے، عقل مند وہی ہے جو اس دنیا میں رہ کر اپنی قبر کے لیے کچھ کر جائے۔ بہت سے اعمال ایسے ہیں جو اگر کر لیے جائیں تو قبر نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابو اللیث سمر قندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اختیار کر لے اور چار ہی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔ وہ چار چیزیں جنہیں اختیار کرنا ہے ان میں سے سب سے پہلی چیز **نماز** ہے۔ دوسری چیز اللہ پاک کی راہ میں **صدقہ** ہے۔ تیسری چیز **قرآنِ پاک کی تلاوت** ہے۔ جبکہ چوتھی چیز کثرت سے **ذکرِ الٰہی** کرنا ہے۔ اور وہ چار چیزیں جنہیں ترک کرنا ہے ان میں سے پہلی چیز **جھوٹ** ہے۔ دوسری چیز **خیانت** ہے۔ تیسری چیز جس سے بچنا ہے وہ ہے **چغلی**۔ جبکہ چوتھی چیز جس سے ہر دم بچتے رہنا ہے وہ **پیشاب کے چھینٹے** ہیں۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۲۲)

قبر میں کام آنے والا پہلا عمل نماز

وہ اعمال جو قبر میں کام آئیں گے ان میں سے پہلا عمل ہے نماز۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو نمازوں کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ پاک کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرما دے۔ (ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، ۱/۱۸۶، حدیث: ۴۲۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز کے کئی فوائد ہیں۔☆نماز قبر میں کام آنے والا عمل ہے☆**نماز قبر کی گھبراہٹ** سے بچانے والا عمل ہے☆آیئے!سُنیئے نماز کے کیا کیا فائدے ہیں، ☆**نماز** دِین کا سُتون ہے، ☆**نماز** پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، ☆**نماز** مسلم اور غیر مسلم کے درمیان پہچان (Identification) کا ذریعہ ہے، ☆**نماز** بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا ذریعہ ہے، ☆**نماز** مؤمن کی معراج ہے، ☆**نماز** چین و سکون پانے کا سبب ہے، ☆**نماز** بندگی کا پہلا زِینہ (یعنی سیڑھی) ہے، ☆**نماز** مؤمنوں کی عادت ہے، ☆**نماز** ربِّ کریم کی رحمتیں پانے کا سبب ہے، ☆**نماز** قُربِ اِلٰہی پانے کا وسیلہ ہے، ☆**نماز** سے تائیدِ الٰہی (یعنی اللہ پاک کی مدد) ملتی ہے، ☆**نماز** گناہوں کو مٹا دیتی ہے، ☆**نماز** سے برکتیں نصیب ہوتی ہیں، ☆**نماز** ظاہر و باطن کو صاف کرتی ہے، ☆**نماز** روح کو قرار دیتی ہے، ☆**نماز** ظاہری اور باطنی بیماریوں کا خاتمہ کرتی ہے، ☆**نماز** رزق میں برکتیں لاتی ہے، جبکہ ☆**نماز چھوڑنا** دنیا و آخرت میں نقصانات کا سبب ہے، ☆**نماز چھوڑنا** اللہ پاک کی امان سے خود کو محروم کرنا ہے، ☆**نماز چھوڑنا** گویا کہ اللہ پاک کے غضب کو دعوت دینا ہے، ☆**نماز چھوڑنا** مال میں کمی اور خسارے کا باعث ہے، ☆**نماز چھوڑنا** بُرے خاتمے کا باعث ہے، ☆**نماز چھوڑنا** قبر کے امتحانات میں فیل ہونے کا سبب ہے، ☆**نماز میں غفلت کرنا** خود کو جَہَنَّم کا مستحق بنانا ہے۔

آیئے اسی سے متعلق ایک عبرت آمیز حکایت سنئے:

چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کفن چوروں کے انکشافات"** کے صفحہ 20 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب وہ اسے دَفن کرکے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبْر میں گر گئی ہے، چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قَبْر پر آیا اور اُس کو کھودا تا کہ تھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ

بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں۔ چُنانچِہ اس نے جُوں تُوں قَبْر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں آگ کے شعلے (Flames) بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نَماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز کے اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۱۸۹)

اے عاشقانِ رسول! اس عبرت ناک حکایت سے **معلوم** ہوا کہ نماز میں سُستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور عذابِ قبر کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم پانچوں نمازیں ذوق و شوق کے ساتھ مسجد میں، تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں باجماعت ادا کریں اور نماز میں ہرگز سُستی نہ کریں۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا دوسرا عمل صدقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی تاریکی کو روشنی میں اور قبر کی وحشت کو اطمینان و سکون میں بدلنے کا ایک اور عمل اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنا بھی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ ہے: اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ عَلٰی اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ، اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷) لہٰذا صدقہ دینے کی

عادت بنانی چاہئے۔ صدقہ ایک بڑا فضیلت بھرا کام ہے، ☆**صَدَقہ** بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔ ☆**صَدَقہ** قبْر کی گرمی سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** گُناہوں کو ایسے مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ ☆**صَدَقہ** بلاؤں کو روکتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** عُمْر میں بَرَکت کا سبب بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** بُری مَوت اور بُرے خاتمے سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** تکبّر اور غرور کی عادت کا خاتمہ کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** آگ سے رُکاوٹ(Hindrance)بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** رزق میں وسعت اور مال کی کثرت کا باعث بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** غربت و ناداری کو ختم کرتا ہے ☆**صَدَقہ** دل میں اطمینان و قرار داخل کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** کرنے سے رحمتِ الٰہی ملتی ہے۔ ☆**صَدَقہ** آپس میں محبتوں کو فروغ دیتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا روزِ قیامت امان میں رہے گا۔ ☆**صَدَقہ** کرنے والے پر اللہ پاک کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اَلْغَرَض! صدقہ کئی بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور کئی بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں خوب خوب صدقہ و خیرات دے کر اپنی قبر و آخرت کی بہتری کا سامان کرنا چاہیے۔

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **107 شعبہ جات** میں مدنی کام کررہی ہے، ان شعبہ جات میں سے ایک **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) بھی ہے، جس کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات(Departments) میں پیش کرکے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں، اسی طرح ہزاروں اسلامی بہنیں بھی عالمہ کورس(درسِ نظامی) کرکے کئی شعبہ جات میں اپنی خدمات پیش کیے ہوئے ہیں، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) سے

بھی تقریباً 80731 (اَسّی ہزار سات سواِکتیس) **مدنی مُنّے** اور **مدنی مُنّیاں** حفظِ قرآن کی سعادت پا چکے ہیں۔ صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ لہٰذا ہم خود بھی **دعوتِ اسلامی** کو **زکوٰۃ و صدقات** اور **مدنی عطیات** دیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہماری کوششوں سے دیا ہوا یہ صدقہ دونوں جہانوں میں ہمیں کامیاب کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے صَدَقہ کی تَعْرِیف بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب ہے کہ کوئی چیز اللہ پاک کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ سے اجر و ثواب حاصِل کرنے کی نیّت کی جائے۔ (کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۴ ماخوذاً)

یعنی مالی صدقے کے لیے دو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی چیز اللہ کی راہ میں دی جائے۔ دوسرا یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے رِضائے الٰہی مقصود ہو۔ ان دو چیزوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جانے والا کام وہ صدقہ کہلائے گا۔ اس کی کچھ مثالیں بھی سماعت کیجئے۔ جیسے رضائے الٰہی کے لیے مسجد کے کام میں اپنا پیسہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے لیے کسی غریب کو راشن دِلوا دینا صدقہ ہے۔ رِضائے اِلٰہی کے لیے مسجد بنوا دینا صدقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے لیے کسی طالب علمِ دین کے اخراجات اپنے ذِمّے لے لینا صدقہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا تیسرا کام تلاوتِ قرآن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قبر میں کام آنے والے اعمال سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک تلاوتِ قرآن بھی ہے۔ ☆قرآنِ پاک اللہ پاک کا کلام اور واضح ترین حق ہے۔ ☆اس کی فصاحت سے زیادہ فصیح کوئی اور کتاب نہیں، ☆اس کی بلاغت سے زیادہ بلیغ کوئی اور کتاب نہیں، ☆اس سے زیادہ فائدہ مند کوئی اور کتاب نہیں، ☆جو لذّت اور سُرُور اس کتاب کی تلاوت میں ہے وہ لذّت اور سُرُور کہیں اور نہیں۔ لہٰذا ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ اس کے کئی فوائد ہیں۔ ☆**تلاوتِ قرآن** سے اللہ پاک کی رحمتیں ملتی ہیں، ☆**تلاوتِ قرآن** سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆**تلاوتِ قرآن** سے غم دُور ہوتے ہیں، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنے والا گویا خدا سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا خود آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا طریقہ ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قرآن کی شفاعت کا حق دار بناتا ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قیامت کی ہولناک گھبراہٹ سے امن بخشتا ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قیامت کے حساب کتاب سے نجات دلاتا ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنے والوں کی اللہ کریم نے قرآنِ پاک میں تعریف فرمائی ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا پسندیدہ عمل ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** سے دنیا میں بھی راحت ملتی ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنے سے قبر بھی اچھی ہوتی ہے اور ☆**تلاوتِ قرآن** سے آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ آیئے سنتے ہیں کہ بزرگوں کا تلاوتِ قرآن کرنے کا کیا معمول ہوتا تھا اور قبر میں انہیں کیسے کام آیا۔ چنانچہ

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے

تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ و زاری کی ہے۔ نماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُرانوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاً و ملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے، اور دنیا میں بھی تلاوتِ قرآن کرنے کا ایسا معمول بنالیں کہ قبر میں بھی اس عظیم سعادت کو پانے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول (Routine) بنانے اور اس کی مَحبَّت دل میں بڑھانے کے لئے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 21 میں اِرشاد فرماتے ہیں "" کیا آج آپ نے کَنْزُ الْاِیْمان سے کم اَز کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟ " لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُ الْاِیْمان شریف مع تفسیر خزائن العرفان یا صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور و فکر کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں، اس طرح مدنی اِنعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہوں گی اور عمل

کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ۔ جو اسلامی بھائی صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوتِ قرآن نہیں کر پاتے انہیں چاہیے کہ اپنے قریبی مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیں،اِنْ شَآءَ اللہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے بن جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں **فیضانِ قرآن** عام کر رہی ہے۔اس وقت دعوتِ اسلامی کے تحت!3287(تین ہزار دو سو ستاسی)**مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات، جُزوقتی)، **37342**(سینتیس ہزار تین سو بیالیس)**مدرسۃ المدینہ** (بالغان)، **3363**(تین ہزار تین سو تریسٹھ)**مدرسۃ المدینہ** (بالغات)، **30** **مدرسۃ المدینہ** (آن لائن)، **یعنی کل تقریباً44022**(چوالیس ہزار بائیس)**مدارسُ المدینہ** قائم ہیں جن کے ذریعے ہزاروں بچے،جوان، بوڑھے، بچیاں، عورتیں فیضانِ قرآن حاصل کر رہے ہیں۔ہم غور کریں کہ ان برکتوں سے،اِس بٹنے والے عام فیضان سے ہم کتنا حصہ لے رہے ہیں،اگر ہم دُرست قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو دُوسروں کو پڑھائیں،ورنہ خود سیکھیں۔

"کنزالایماں" اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

(تلاوت کی فضیلت،ص۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا چوتھا عمل ذِکرِ الٰہی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کے بیان کردہ قبر میں کام آنے والے اعمال میں سے چوتھا عمل ذِکرِ الٰہی ہے۔ہمارے آقا،مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:جب بھی لوگ اللہ پاک کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے

ڈھانپ لیتے ہیں، رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ...الخ، ص ۱۱۱۱، حدیث: ۲۷۰۰)

اے عاشقانِ رسول! کثرت سے **ذکرِ الٰہی** کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی دل میں نور پیدا کرتا ہے، ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی روح کی صفائی کا سبب بنتا ہے، ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی مؤمن کا بنیادی مقصد ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی اللہ پاک کا قُرب عطا کرتا ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی انسان کی روحانی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی بندے کے گناہوں کو بخشوا دیتا ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی معرفت اور راہِ سلوک کا زینہ ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی دِلی سکون کا باعث بنتا ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی دلوں کے زنگ کو دُور کرتا ہے۔ ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی سے دنیا میں بھی امن نصیب ہوتا ہے، ☆کثرت سے ذکرِ الٰہی قبر میں بھی نور پیدا کرتا ہے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی سے آخرت میں بھی نور حاصل ہوگا۔ **اللہ پاک کا کثرت سے ذِکر کرنے والے مصطفےٰ، رحمتیں بانٹنے والے آقا** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ کریم انہیں جنت کے بلند درجات میں داخل فرمائے گا۔(صحیح ابن حبان، ۱/۳۰۸، حدیث:۳۹۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر طرف ذکرِ الٰہی کی ہی بھینی بھینی مہک رچی بسی ہے، مدنی ماحول میں فجر کے بعد کا مدنی حلقہ، مدنی درس، چوک درس، مدرسۃ المدینہ بالغان، مدنی مذاکرے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع، اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی قافلے کے مدنی حلقے، بڑی راتوں میں ہونے والے اجتماعات یہ سب ذکرِ الٰہی کی ہی بہاریں ہیں۔ اسی طرح مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنا بھی ذکرِ الٰہی کی طرف لے جانے کا ایک ذریعہ (Source) ہے۔ لہٰذا ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیں اور مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ان مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام **روزانہ** صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے پر مشتمل ہے، جس کی برکت سے روزانہ گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت ملتی ہے، جبکہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ لہٰذا ہم بھی اس مدنی انعام پر عمل کرنے کی کوشش کریں، مدنی انعام نمبر 16 یوں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے پہلے) صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر اب تک ہمارا اس مدنی انعام پر عمل نہیں تھا تو اب کوشش کر کے اس مدنی انعام پر بھی عمل کا معمول بنا لینا چاہئے، اللہ کریم ہمیں مدنی انعامات پر عمل اور 12 مدنی کاموں کی خوب خوب دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے! مدنی ماحول سے متعلق ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

شرابی نوجوان کی توبہ

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں بُرے دوستوں کی صحبت میں تھا اور شراب بھی پینے لگا تھا۔ میرے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار آگئے تھے۔ محلے دار دوسروں کو میرے ساتھ بیٹھنے سے روکتے کہ کہیں میری صحبت میں دوسرے بھی شرابی نہ بن جائیں، تنگ آکر گھر والوں نے مجھے گھر سے نکال دیا کہ کہیں میں سدھر جاؤں مگر میں تو شراب کے نشے (Intoxication) میں ایسا کھویا کہ سُدھرنے کا ہوش تک نہ رہا۔ ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ کسی عمامے والے نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے روکا اور بڑی شفقت سے میری خیریت پوچھی۔ اور مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا اور مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دی۔ میں نے سفر

کرنے کی نیت کی اور سفر بھی کیا۔مَدنی قافلے میں سفر کے دوران شرکائے قافلہ کی شفقتوں کی بارش نے میرے دل کی گندگی کو دھو کر اُجلا کر دیا۔ محبت کے مزید جام پینے کے لئے میں وہیں سے 12 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے واپس آیا تو میں مدنی حلیے میں تھا، محلے والے دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس سے پورا محلہ بیزار تھا۔ اب حال یہ ہوا کہ جو اہلِ محلّہ میرے ساتھ کسی کو بیٹھنے نہ دیتے تھے اب میرے ساتھ بیٹھنے کی دوسروں کو ترغیبیں دیتے۔ یہ سب مدنی ماحول کی برکتیں ہیں۔ اللہ پاک مجھے مرتے دم تک نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں نقصان دینے والے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قبر میں کام آنے والے 4 نیک اعمال سے مُتَعلِّق سنا، حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی بیان کردہ روایت کے مطابق 4 بُرے اعمال ایسے بھی ہیں کہ قبر میں سلامتی کے لیے ان سے بچنا از حد ضروری ہے۔

قبر میں سلامتی کے لیے جھوٹ سے بچئے

ان میں سے پہلا عمل جھوٹ ہے۔ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا**

جُھوٹا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالیٰ یا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ...الخ، ۱۲۵/۴، حدیث:۲۰۹۴) یعنی بار بار جھوٹ بولنا بندے کو اللہ پاک کی بارگاہ میں رُسوا کر دیتا ہے، ☆ جھوٹ ایک گناہ ہے۔ ☆ جھوٹ سب سے بڑی خیانت ہے۔ ☆ جھوٹ ہلاکت خیز کام ہے۔ ☆ جھوٹ جہنم کی طرف لے جانے والا عمل ہے۔ ☆ جھوٹ بندے کے باطن کو بگاڑ دیتا ہے۔ ☆ جھوٹ منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ ☆ جھوٹ بولنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ☆ جھوٹ بولنے والا شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ ☆ جھوٹ بولنے والا اللہ پاک کو ناپسند جبکہ شیطان کو پیارا لگتا ہے۔ اَلْغَرَض! جھوٹ دنیا میں بھی رُسوا کرتا ہے، جھوٹ قبر میں بھی پھنسائے گا اور جھوٹ آخرت میں بھی ہلاکت کا باعث بنے گا۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم جھوٹ سے بچیں اور سچ کی عادت بنائیں۔

جھوٹ کے عذابات کی آگاہی سے سچ بولنے کا ذہن بنے گا، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی جھوٹ سے بچ جائے تو اولاد کی بھی مدنی تربیت کرنی ہو گی، مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ بنام "**جھوٹا چور**" بچوں بڑوں سب کے لیے مفید ترین اور بہت **معلوماتی رِسالہ** ہے، اس رِسالے کا ہم خود بھی مطالعہ کریں اور دُوسروں میں بھی اِس رِسالے کو عام کریں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لیے خیانت سے بچیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا وہ عمل جس سے بچنا بندے کو قبر میں فائدہ دے سکتا ہے وہ ہے **خیانت**۔ خیانت معاشرے کو برباد کرنے والا کام ہے۔ خیانت صرف یہی نہیں ہے کہ بندہ کسی کی چیز بطورِ امانت رکھ کر واپس نہ دے، بلکہ خیانت کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ حکیم الامت، مفتی

احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزّت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔(مراۃ المناجیح، ۲۱۲/۱) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔(ابوداؤد،کتاب العلم،باب کراھیة منع العلم، ۴۴۹/۳، حدیث:۳۶۵۷)یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ کرے اور مشورہ دینے والا جان بوجھ کر غلط مشورہ دے تاکہ مشورہ لینے والا مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو ایسا مشیر یعنی مشورہ دینے والا پکا خائن (یعنی خیانت کرنے والا) ہے۔(مراۃ المناجیح، ۲۱۲/۱)

اللہ پاک ہمیں ہر قسم کی خیانت سے محفوظ فرمائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش فرمارہے ہیں کہ

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! کیا اُنہیں زَر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال آئیگا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لیے چغلی سے بچیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اُن اعمال سے متعلق سُن رہے تھے جن سے بچنا قبر میں راحت و سکون کا باعث بنتا ہے، ان میں سے ایک چغلی بھی ہے۔ لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔(شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم

النمیۃ، ۱۱۲/۲) اللہ کے پیارے نبی، اُمّت کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جُدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔(مسند احمد، مسند الشامیین، ۲۹۱/۶، حدیث ۱۸۰۲۰) لہٰذا ہمیں چغل خوری سے بھی بچنا چاہیے۔ چغل خوری میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ بظاہر تو چُغل خور چُغلی لگا کر بہت اُچھلتا اور خوش ہوتا ہے کہ اس نے محبتوں کے رشتے کو نفرتوں میں بدل کر بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے مگر جب حقیقت سے پردہ اُٹھتا ہے کہ فُلاں شخص کی جانب سے کان بھرنے کے سبب نوبت یہاں تک پہنچی تھی تو اس چغل خور کو ہر طرف سے ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ مرنے کے بعد بھی ایسوں کو سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہوتا بلکہ قبر میں جاتے ہی عذابات سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں چغلی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قبر میں سلامتی کے لیے پاکیزہ رہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسے کام جو قبر کے عذاب کا باعث بنتے ہیں، ان میں سے چوتھا کام پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا ہے۔ اپنے کپڑوں اور بدن کی پاکی کا خیال نہ رکھنا یقیناً ایک خراب عادت ہے، جو بندے کو کئی دِینی فوائد سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذابِ قبر میں مبتلا کر سکتی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے مومنین پر رحم و کرم فرمانے والے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث مبارکہ سنئے چنانچہ

ارشاد فرمایا: عذابِ قبر عموماً پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۱۲۰، ج ۱۱، ص ۷۰)

ایک اور روایت میں فرمایا: قبر کا عذاب پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے، لٰہذا اس سے بچو۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب الطہارۃ، باب التشدید فی البول، الحدیث:۳۴۸، ۱/۲۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر قسم کی ناپاکی اور بالخصوص پیشاب کے چھینٹوں سے خود کو بچائیں، اللہ پاک ہمیں نجاست سے بچنے اور پاکیزہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور قبر و دفن کے چند مدنی پھول کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ مُردے بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱/۸۴۶، عالمگیری ۱/۱۶۶) ☆ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحب ہے تاکہ میّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆ حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورَت کی مَیِّت مَحارِمِ اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۶۶) ☆عَورَت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ☆قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ الله۔ (تنویر الابصار، ۳/۱۶۶) ☆قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زَمین نَرْم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆اب مِٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ (جوھرہ، ص ۱۴۱) ☆ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۶۶) قَبْر چَوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۶ مُلَخَّصاً) ☆دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور مَیِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۰ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُجَّةُ الْاِسْلام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمایئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تارکَول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بَیڑیاں ہیں! اُس نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو خواب

سنایا، سُن کر آپ بہُت مغموم (غمگین) ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ پاک نے ہم 550 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ بتغیر قلیل)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆**آج** شبِ بَراءَت ہے، بَراءَت کا مطلب ہوتا ہے چھٹکارا پانا، آزادی حاصل کرنا، نجات پانا۔ تو گویا☆**آج** جہنم سے آزادی حاصل کرنے کی رات ہے، ☆**آج** عذابِ قبر سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، ☆**آج** اللہ کے عذاب سے ہمیشہ کی نجات حاصل کرنے کی رات ہے۔☆**آج** اللہ پاک کی رحمتیں پانے کی رات ہے، ☆**آج** بھلائیوں والی رات ہے، ☆**آج** دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، ☆**آج** بخششیں پانے کی رات ہے، ☆**آج** سعادت مندیاں اپنے نام لکھوانے کی رات ہے، ☆**آج** اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کی رات ہے، ☆**آج** ربِّ کریم کو راضی کرنے کی رات ہے، ☆**آج** سچی اور پکی توبہ کرنے کی رات ہے۔اسی مناسبت سے آج ہم سچی توبہ سے متعلق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے سچی توبہ سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنتے ہیں:

دل کو چوٹ لگ گئی

اللہ کے ولی، حضرت شیخ فریدُ الدین عطّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب ''تذکرۃُ الاولیا'' میں ایک بزرگ کے دنیا سے منہ موڑنے اور ربّ کی عبادت میں متوجہ ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے کہ وہ بزرگ ہیرے اور جواہرات کے ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ اپنا مال و اسباب لے کر بڑے

بڑے بادشاہوں، اُمرا اور وزرا کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اپنی تجارت کے سلسلے میں ملکِ رُوم کے بادشاہ کے پاس گئے، وہاں پہنچے تو بادشاہ اپنے وزیروں اور امیروں کے ساتھ کہیں جارہا تھا، ان بزرگ سے کہا گیا کہ آپ بھی چلیں تو یہ بھی ساتھ چل دیئے۔ تقریب (Function) میں شرکت کے لیے بادشاہ اپنے لشکریوں، سرداروں اور بہت سارے افراد کو لے کر ایک صحرا نما جنگل میں چلا گیا۔ یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک خوبصورت خیمہ لگا ہوا ہے، فوج اس خیمے کے اِرد گرد مَوجود ہے۔ اس خیمہ کے قریب بادشاہ اور اس کے تمام افراد ٹھہر گئے۔(1) تھوڑی دیر میں فوج کے جنگجو بہادر، شجاع سپہ سالاروں پر مشتمل ایک گروہ اس خیمے میں گیا، ان کے کچھ نہ کچھ کہنے کی آواز تو آرہی تھی مگر اس کا مفہوم واضح سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ گروہ خیمے میں تھوڑی دیر ٹھہرا اور باہر نکل آیا۔(2) پھر اس کے بعد بوڑھے بوڑھے لوگوں کا ایک گروہ اندر گیا وہ بھی تھوڑی دیر اندر ٹھہرا اور باہر آگیا۔(3) پھر راہبوں اور پادریوں پر مشتمل ایک گروہ اندر گیا، اس نے بھی وہاں کچھ کہا اور تھوڑی دیر میں باہر آگیا۔(4) پھر حسین وجمیل لڑکیوں کا ایک گروہ آیا، وہ اس خیمے کے اندر گیا اور وہاں کچھ کہنے لگا، تھوڑی دیر بعد لڑکیوں کا وہ گروہ بھی باہر آگیا۔(5) اس کے بعد وزیروں کے ساتھ بادشاہ خود اس خیمے میں گیا اندر جاکر تھوڑی دیر ٹھہرا اور واپس آگیا اور تقریب ختم ہوگئی۔

یہ بزرگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیسی تقریب ہے، نہ کوئی جشن ہے، نہ کوئی شور شرابہ ہے، نہ کوئی کھیل کُود ہے، نہ کوئی تماشا ہے، نہ کوئی محفلِ رنگ ورُباب ہے، نہ کوئی آلاتِ موسیقی ہیں، نہ کوئی ہَلّا گُلّا ہے، اَلْغَرَض! کچھ بھی تو نہیں ہے، یہ کس طرح کی تقریب ہے۔ واپس آکر اِنہوں نے بادشاہ کے کسی وزیر سے پوچھا: یہ کس طرح کی تقریب تھی؟ تو وہ وزیر کہنے لگا: کہ اے بھائی! بات یہ ہے کہ وہ جو خیمہ تھا، اس خیمے میں ایک قبر ہے، وہ قبر اس بادشاہ کے جوان بیٹے کی ہے۔ چند سال پہلے بادشاہ کا

جوان بیٹا فوت ہو گیا تھا، وہ شہزادہ بہت خوبصورت تھا، ہر طرح کے علوم و فنون میں ماہر تھا، میدانِ جنگ کا ماہر، بڑا دلیر اور بہادر تھا، اچانک وہ بیمار ہوا، بڑے بڑے ماہر طبیبوں نے اس کا علاج کیا مگر سب عاجز آگئے اور وہ شہزادہ مر گیا۔ ہر سال میں ایک مرتبہ بادشاہ اس کی قبر پر آتا ہے۔(1)سب سے پہلے بڑے بڑے سپہ سالار اس خیمے کے اندر جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں: ”اے معزز شہزادے! اگر ہماری طاقت کے ذریعے، اگر ہمارے اسلحے کے ذریعے، اگر ہمارے تِیروں اور تلواروں کے ذریعے، اگر ہماری قوت اور طاقت کے ذریعے، اگر ہمارے لشکر اور فوج کے ذریعے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم اپنی ساری طاقت لگا دیتے، اپنا سارا زور لگا دیتے، سارا اسلحہ خرچ کر دیتے اور تمہیں موت کے منہ سے بچا لیتے، **مگر بات یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نہ لشکر کام آتے ہیں، نہ طاقت کام آتی ہے اور نہ اسلحہ کام آتا ہے۔** یہ کہہ کر وہ چلے آتے ہیں۔(2)پھر اس کے بعد بوڑھے جاتے ہیں جو ملک کے چُنے ہوئے طبیب اور ڈاکٹر تھے، وہ بھی جا کر اسی طرح کے جملے کہتے ہیں کہ اے شہزادے! اگر ہماری طِب کے ذریعے، اگر ہماری دواؤں کے ذریعے، اگر ہماری مہارت کے ذریعے، اگر ہماری سمجھ داری کے ذریعے، اگر ہمارے زندگی بھر کے تجربات کے ذریعے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم ساری دوائیاں لگا دیتے، ساری مہارتیں خرچ کر دیتے، زندگی کے تمام تجربات نچوڑ دیتے اور تمہیں موت کے منہ سے بچا لیتے، **مگر بات یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نہ طِب کام آتی ہے نہ طبیب کام آتا ہے، نہ دوا کام آتی ہے نہ دوا بنانے والا کام آتا ہے اور موت زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔**(3)پھر اس کے بعد ہمارے بڑے بڑے علما اس کے پاس جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں اے شہزادے! اگر ہماری دعاؤں کے ذریعے، اگر ہمارے علم کے ذریعے، اگر ہماری سفارش کے ذریعے اور اگر ہماری شفاعت کے ذریعے تمہیں موت سے بچایا جاسکتا تو ہم یہ سب کچھ کرتے اور تمہیں اس حال تک نہ پہنچنے دیتے،

مگر بات یہ ہے کہ موت جب آتی ہے تو نہ شفاعت کام آتی ہے، نہ سفارش فائدہ دیتی ہے اور نہ ہی دعائیں کارگر ہوتی ہیں اور موت اپنا شکار لے کر رہتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ بھی چلے آتے ہیں(4) پھر حسین و جمیل لڑکیوں کا گروہ اندر جاتا ہے اور وہ جا کر اس شہزادے کی قبر پر کہتی ہیں۔ ”اے شہزادے! اگر ہمارے حُسن و جمال کی وجہ سے، اگر ہماری اداؤں کی وجہ سے، اگر ہماری جوانی کی وجہ سے اور اگر ہمارے رنگ و روپ کی وجہ سے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم سب اپنی جوانیاں قربان کر دیتیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو کوئی شے بھی اسے ٹال نہیں سکتی۔ یہ کہہ کر وہ بھی چلی آتی ہیں۔(5) اس کے بعد بادشاہ وزیروں کے ساتھ اندر جاتا ہے، اور بادشاہ بھی یہی جملے کہتا ہے کہ اے بیٹے! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب میں نے تمہیں بتا دیا، سب دکھا دیا، اگر یہ بادشاہت، اگر یہ وزارت، اگر یہ طاقت، اگر یہ شان و شوکت، اگر یہ جاہ و حَشْمت، اگر یہ سب کچھ تمہیں موت کے منہ سے بچا سکتا تو میں ملک تم پہ قربان کر دیتا، بادشاہت تم پہ قربان کر دیتا مگر تمہیں زندہ رکھتا، اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا، تمہیں مرنے نہ دیتا مگر حقیقت یہی ہے کہ جب موت آتی ہے تو بادشاہ کی بادشاہت نہیں بچا سکتی، وزیروں کی وزارت نہیں بچا سکتی، طبیبوں کی طِب نہیں بچا سکتی، طاقتوروں کی طاقت نہیں بچا سکتی، حسینوں کا حُسن و جمال نہیں بچا سکتا، اَلْغَرَض! دنیا کی کوئی بھی چیز موت سے نہیں بچا سکتی۔ بادشاہ یہ جملے کہتا ہے اور پھر دوبارہ ایک سال کے لیے الوداع کہہ کر چلا آتا ہے۔

اُن بزرگ نے جب یہ جملے سُنے تو دل پہ چوٹ لگی اور سوچنے لگے کہ یہ جو مال و دولت جمع کر رہا ہوں، یہ جو دنیا کی آسائشیں سمیٹ رہا ہوں، یہ جو شرق و غرب میں تجارت کر رہا ہوں، یہ جو ہر وقت مال جمع کرنے میں لگا ہوا ہوں، یہ جو ہر وقت تجوریاں بھرے جا رہا ہوں، یہ جو بڑے بڑے سفر کر کے پیسے کماتا ہوں اور ہیرے جواہرات کو دیکھ کے خوش ہوتا رہتا ہوں، ان کی چمک دمک مجھے خوشی سے

دوبالا کر دیتی ہے، اتنا سب کرنے کے بعد بھی اگر موت کا شکار ہونا ہے تو پھر اس غفلت میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ کہا اور سارا مال، تمام ہیرے جواہرات اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کر دیئے اور دنیا سے بے رغبت ہو کر اللہ پاک کی عبادت و ریاضت میں مگن ہو گئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اس کے بعد کبھی آپ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔(تذکرۃ الاولیا، ص ۳۴ تا ۳۶ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقت یہی ہے کہ ☆**موت** کو بادشاہ کی بادشاہت نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو وزیروں کی وزارت نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو دانشوروں کی عقل و دانش نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو حسینوں کا حُسن و جمال نہیں روک سکتا۔ ☆**موت** کو طبیبوں کی طِبّ اور دوا نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو علماء کی سفارش اور دُعا نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو بہادروں کی بہادری نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو طاقتوروں کی طاقت نہیں روک سکتی۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو موت آنے سے پہلے پہلے اس کی تیاری کرلے۔ اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے مِرے بھائیو سب سُنو دھر کے کاں — عیش و عِشرت کی اُڑ جائیں گی دھجیاں
آخِرت کی کرو جلد تیّاریاں — مَوت آ کر رہے گی تمہیں بے گُماں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا — سُوئے گورِ غَریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جِس نے پیا — وہ بھی میری طرح قبْر میں جائیگا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سُنو! — اے ضعیفو سُنو! پہلوانو سُنو!
موت کو ہر گھڑی سَر پہ جانو سُنو — جَلد تَوبہ کرو میری مانو سُنو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بزرگ حضرت سَیِّدُنا خواجہ حسن بصری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ تھے، منقول ہے کہ ابتدا میں آپ ہیروں جواہرات کی تجارت کرتے تھے مگر یہی واقعہ آپ کی دنیا سے بے رغبتی کا سبب بنا اور اس کے بعد آپ نے ایسی عبادت وریاضت کی کہ وقت کے تمام اولیا پر سبقت حاصل کر گئے۔ (تذکرۃ الاولیا، ص ۳۴و۳۶)

موت آکر رہے گی یاد رکھ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوا کہ موت سے فرار ممکن نہیں ہے، موت بَرحق ہے، موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ یقیناً ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیرِ عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیَّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جَتَن کرلیں لیکن موت سے ہرگز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مَقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پ ۴، آلِ عمران: ۱۸۵)

حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص ۱۱۷)

جبکہ قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیْلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِنْدگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص۲۴۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ اور ان کی تفاسیر سے **معلوم** ہوا کہ موت کا دن مُقَرَّر ہے۔ ☆ہم چاہے کیسے ہی مَضْبُوط مکانات میں خُود کو بند کرلیں، موت نے ایک دن آ کر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنی ہی بلند و بالا جگہوں پر چلے جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنی ہی مضبوط سیکیورٹی اور حفاظت کا بندوبست کرلیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنے ہی طاقتور اور دلیر ہو جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنے ہی ہوشیار اور چالاک ہو جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے موت سے بچنے کی جتنی بھی ترکیبیں بنا لیں موت نے ایک دن آکر رہنا ہے، اَلْغَرَض! ☆ہم چاہے موت سے بچنے کے جتنے بھی جتن کرلیں موت نے ایک نہ ایک دن آکر رہنا ہے۔

ذرا سوچئے وہ کیسا منظر ہوگا ☆جب ہماری روح ہمارے بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہوگی، ☆موت کے فِرِشتے رگ رگ سے روح نکال رہے ہوں گے، ☆ہمارے اَوسان خَطا ہو چکے ہوں گے، ☆ہم سب سمجھ رہے ہوں گے مگر بولنے کی طاقت نہیں ہوگی، ☆مال و دَولت، بنگلہ و گاڑی، بینک بیلنس، اہل و

عیال، بیوی و اولاد، دولت اور اسباب سب ایک ایک کر کے چُھوٹ رہے ہوں گے، ☆ ہمارا جسم ٹھنڈا پڑ رہا ہو گا، ☆ ایڑی سے ایڑی ملائی جارہی ہو گی، ☆ زبان تالو سے چِپک رہی ہو گی، ☆ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف چڑھ رہے ہوں گے، ☆ سر ایک طرف ڈھلکنے لگے گا، ☆ ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، ☆ زَبان سُکڑ رہی ہو گی، ☆ اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، ☆ جسم کا سرخ و سفید رنگ مٹیالے رنگ میں بدل رہا ہو گا، اَلْغَرَض! عجیب بے بسی کا سماں ہو گا۔ غور کیجئے! اُس وَقْت ہم پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اس وقت تکلیف تو اتنی شدت کی ہو گی کہ اَلْاَمان وَالْحَفِیْظ!

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَزع کے وَقْت کی تکلیف کو بتاتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ (مَوت کے وَقْت) پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ۵/۲۰۸ ملتقطاً)

نَزع میں ربِّ غفّار تجھ سے ۔۔۔ مَوت سے قَبْل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصْطفٰے ہے ۔۔۔ یاخُدا! تُجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لَب کلمۂ طَیِّبہ ہو ۔۔۔ اور ایمان پر خاتمہ ہو
آگیا ہائے وَقْتِ قضا ہے ۔۔۔ یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

موت سے پہلے سچی توبہ کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ قبل اس کے کہ ہم بھی نَزع کی دَرْدْناک کیفیت میں مبتلا ہو جائیں، ☆ قبل اس کے کہ روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆ قبل اس کے کہ ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆ قبل اس کے کہ وقتِ اجل آن پہنچے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ☆ قبل اس کے کہ حسرت و ندامت ہمیں گھیر لے، ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہیے۔ ہمیں موت آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ آج کی رات تو ویسے بھی اپنے گناہوں کو بخشوانے کی رات ہے، آج کی رات تو ویسے بھی اللہ پاک کو راضی کرنے کی رات ہے، لہٰذا اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے۔ گناہ انسان سے ہی ہوتے ہیں لیکن گناہوں پر ڈَٹے رہنا، ان پر اِصرار کرتے رہنا اور توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سَرزَدْ ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرتا ہے، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر توبہ کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیتے ہیں اللہ پاک ان سے بہت خُوش ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصی فَضل و کرم بھی فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اس پر رُجُوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا

مہربان ہے۔ (پ۶، المائدۃ: ۳۹)

تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ پاک اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔ (صِراط الجنان، ۲/ ۴۳۰)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی تَوفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَوبۃُ النَّصُوح (سچی اور پکّی توبہ) کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر توبہ کی ترغیب کچھ اس طرح سے ارشاد ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیم آیت 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں تَوبۃُ النَّصُوح کا ذکر ہے، حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا مَعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کیا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ اس سے مُراد یہ ہے کہ بندہ اپنے کئے ہوئے گُناہ پر نادِم ہو، پھر اللہ پاک سے مُعافی مانگے اور اس گُناہ کی طرف کبھی نہ لوٹے جیسے دُودھ اپنے تھَن میں دوبارہ نہیں لوٹتا۔

جبکہ اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کے بارے میں پُوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔ (درّ منثور، ۸/۲۲۷)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا **اَلتَّوْبَۃُ النَّصُوْح** ہی سچی توبہ ہے، اے کاش ہمیں بھی یہ توبہ کرنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں "تَوْبَۃً نَصُوْحا" ایسی توبہ ہے جس سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔ (در منثور، ۸/۲۲۷) احادیثِ طیبہ میں بھی توبہ کرنے کی کئی ترغیبات موجود ہیں۔ آیئے! توبہ کرنے کے بارے میں تین (3) احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1. فرمایا: اَلتَّآئِبُ حَبِیْبُ اللہِ توبہ کرنے والا اللہ پاک کا دوست ہے وَالتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ اور گناہ سے توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل السادس والمائتان، ۲/۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰، بتقدم وتاخر)

2. فرمایا: اللہ پاک نے نافرمانی کرنے والے کے لئے رات دن توبہ کے ساتھ اپنا دَستِ رحمت کُشادہ فرما رکھا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے۔(مسلم،کتاب التوبة، باب قبول التوبة...الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹، بتغیر قلیل)

3. فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تمہیں نَدامت ہو تو اللہ پاک تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا۔ (ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸، بتغیر)

توبہ کیسے ہوتی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کتنے ہی بڑے بڑے گناہ ہوں، شرعی تقاضوں کے مطابق کی جانے والی سچی توبہ ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ پاک کی رحمت سے تمام گناہوں کو دھوڈالتی ہے۔ جس طرح ہر کام کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اسی طرح سچی توبہ کے بھی کچھ تقاضے ہیں، اس کی کچھ شرائط ہیں، جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں توبہ سچی توبہ نہیں کہلائے گی۔ عموماً ہمارے ہاں توبہ کا مطلب لیا جاتا ہے کہ بندہ کچھ غلط کام ہو جانے پر فوراً اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھ لے، یا اپنی مادری زبان میں ہی ہنستے مسکراتے بغیر کسی اظہارِ ندامت اور پشیمانی کے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ الفاظ کہہ دے، یا کانوں کو ہاتھ لگائے جائیں اور توبہ توبہ کی صدا بلند کی جائے۔

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

حالانکہ سچی توبہ کے لیے **3 شرائط** کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے، وہ 3 شرائط کون سی ہیں، آیئے سنتے ہیں: (1) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی ہو۔) (2) ترکِ گناہ (یعنی توبہ کرتے وقت اس گناہ کو چھوڑ دینا بھی پایا جائے۔) (3) یہ پکا ارادہ کرنا کہ

آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچّی توبہ کے یہ معنٰی ہیں کہ گُناہ جو کہ اس کے رَبّ کی نافرمانی تھی اسے ربّ کی نافرمانی سمجھ کرنادِم وپریشان ہو اور اسے فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اُس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم(پکّا ارادہ) کرے، جو چارۂ کار (طریقہ) اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱ بتغیرٍ)

ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی (یعنی ازالہ) بھی ضروری ہوتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں **تفسیر صِراطُ الجنان** جلد 4 صفحہ 230 سے چند مدنی پُھول چُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بلکہ مُختلف جُرموں کی توبہ بھی مُختلِف ہے جیسے اگر اللہ پاک کے حُقُوق تَلف کئے ہوں، مثلاً نمازیں قَضا کیں، رمضان کے روزے نہ رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجُود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قَضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت وشرمندگی کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی غلطی کی مُعافی مانگے، اسی طرح اگر اپنے کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں، شرمگاہ اور دیگر اَعضاء سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تعلُّق اللہ کریم کے حُقُوق کے ساتھ ہو، بندوں کے حُقُوق کے ساتھ نہ ہو، جیسے غیر مَحرم عورت کی طرف دیکھنا، جَنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرتے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظہار کرتے اور آئندہ

یہ گُناہ نہ کرنے کا پُختَہ عزم کرتے ہوئے مُعافی طلب کرے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کرے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اور اگر بندوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں تو ان کی تین(3) صُورتیں ہیں۔

(1) ایک صورت یہ کہ اُن حُقُوق کا تعلُّق صرف قَرض کے ساتھ ہو، جیسے خریدی ہوئی چیز کی قیمت، مَزدُور کی اُجرت یا بیوی کا حق مہر وغیرہ۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُقُوق کو اَدا کرے یا صاحبِ حق سے مُعافی حاصل کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ ان حُقُوق کا تعلُّق صرف ظُلم کے ساتھ ہو، جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق سے مُعافی طلب کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔

(3) تیسری صورت یہ کہ اُن کا تَعلُّق قرض اور ظُلم دونوں کے ساتھ ہو، جیسے کسی کا مال چُرایا، چِھینا، لُوٹا، کسی سے رِشوت لی، سُود لیا یا جُوئے میں مال جیتا وغیرہ۔ اس صورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حُقُوق ادا بھی کرے اور صاحبِ حق سے معافی بھی حاصل کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔ اگر توبہ کی شرائط جمع ہوں تو توبہ ضرور قبول ہو گی، کیونکہ یہ ربّ کریم کا وعدہ ہے اور اپنے وعدے کے خلاف کرنا، اللہ کریم کی شانِ کریمی کے لائق نہیں۔ (صراط الجنان، ج۴، ص۲۳۰ بتغیر)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ
عَفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا

گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ کے فائدے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً سچی توبہ تب ہی کہلائے گی جب اس کی شرائط پر بھی عمل کیا جائے، لہٰذا توبہ کے جو بھی تقاضے ہوں ان پر عمل بھی ضروری ہے۔ یقیناً☆ **سچی توبہ** اللہ پاک کی نعمت ہے، ☆ **سچی توبہ** گناہوں کو دھونے کا پانی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆ **سچی توبہ** رحمتِ الٰہی کا مستحق بناتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** جہنم سے بچاتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** غضبِ الٰہی سے امن دلاتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** دنیا کے غموں کو بھی دُور کرتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** آخرت کی مشکلات کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** انسان کے باطن کو ستھرا کر دیتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** رحمتِ الٰہی میں آنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ **سچی توبہ** کرنے والا اللہ پاک کو پیارا لگتا ہے۔ ☆ **سچی توبہ** کرنے والے کے لیے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆ **سچی توبہ** دُنیا و آخرت کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ آیئے! سچی توبہ کرنے والوں کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) بادشاہ کی توبہ

حضرتِ سیِّدُنا عَبَّاد بن عَبَّاد مُھَلَّبِی فرماتے ہیں: بصرہ کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے امورِ سلطنت کو خیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اختیار کرلی مگر پھر دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا

اور دنیا کا عیش و عشرت طلب کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، اس میں اعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے، ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشان محل کو آراستہ کرایا، ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کردیا، وہاں عمدہ بستر بچھائے جاتے، انواع واقسام کے کھانے چُنے جاتے۔ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا تو وہ عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان وشوکت دیکھ کر تعریف وخوشامد کرتے ہوئے واپس چلے جاتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ مکمل طور پر دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے آلاتِ موسیقی اور لہو و لعب (کھیل کُود) کا سامان تھا۔ وہ ہر وقت دنیوی مشاغل میں مگن رہتا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشّان محل میں میری خوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کے لئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلات بنانے کے سلسلے میں مجھے مفید مشورے دو تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔

اس کے خاص وزیر و مشیر اور عزیز اس کے پاس رہنے لگے۔ دن رات لہو ولعب (کھیل کُود) میں مشغول رہتے اور بادشاہ کو مشورے دیتے کہ اس طرح محل بنواؤ، فُلاں چیز اس کی آرائش کے لئے منگواؤ، فُلاں مِعمار سے بنواؤ، اَلْغَرَض! روزانہ اسی طرح مشورے ہوتے اور عظیمُ الشان محلّات بنانے کی ترکیبیں سوچی جاتیں۔ ایک رات وہ تمام لوگ لہو ولعب (کھیل کُود) میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

یَا اَیُّھَا الْبَانِیُّ النَّاسِیُّ مَنِیَّتَہ　　لَا تَاْمُلَنْ فَاِنَّ الْمَوْتَ مَکْتُوْبُ

عَلَی الْخَلَائِقِ اِنْ سَرُّوْا وَاِنْ فَرِحُوْا　　فَالْمَوْتُ حَتْفٌ لِذِی الْآمَالِ مَنْصُوْبُ

لَا تَبْنِيَنَّ دِيَارًا لَسْتَ تَسْكُنُهَا وَرَاجِعِ النُّسُكَ كَيْمَا يُغْفَرُ الْحُوْبُ

ترجمہ:(۱)اے اپنی موت کو بھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی امیدیں چھوڑ دے کیونکہ موت لکھی جاچکی ہے۔

(۲)لوگ خواہ خود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کے لئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زیادہ امید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔

(۳)ایسے مکانات ہرگز نہ بنا جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت و ریاضت اختیار کر، تاکہ تیرے گناہ معاف ہوجائیں۔ ان عربی اشعار کا مفہوم اردو میں کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

دِلا غافل نہ ہو یکدم، یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی، زمین اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول، کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے، اینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شُغل میں شاغل، خدا کے ذکر سے غافل کرے دعویٰ کہ یہ دنیا، مِرا دائم ٹھکانا ہے
غلام اک دَم نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غُرّہ خدا کی یاد کر ہر دم، کہ جس نے کام آنا ہے

اُس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر دراز ہو! آپ کا اقبال بلند ہو! آپ پریشان نہ ہوں۔ پھر بادشاہ نے لوگوں کی طرف توجہ نہ دی، اس کا دل چوٹ کھا چکا تھا۔ غیبی آواز نے اس کا سارا عیش ختم کر دیا تھا، وہ روتے ہوئے کہنے لگا: تم میرے بہترین دوست اور بھائی ہو، تم

میرے لئے کیا کچھ کر سکتے ہو؟لوگوں نے کہا: عالی جاہ! آپ جو چاہیں حکم فرمائیں، آپ کا ہر حکم مانا جائے گا۔ بادشاہ نے شراب کے تمام برتن توڑ ڈالے۔اس کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پَرْوَرْدگار! میں تجھے اور یہاں موجود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رجوع اور اپنے تمام گناہوں اور زیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دنیا میں کچھ مدت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گناہوں کو بخش دے۔ بادشاہ اسی طرح مصروفِ التجا رہا اور اس کا درد بڑھتا گیا۔ پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شروع کر دی: اللہ کی قسم! موت!! اللہ کی قسم! موت!! بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس دور کے فقہائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن فرمایا کرتے تھے: اس بادشاہ کا خاتمہ تَوبہ پر ہوا ہے۔ (عیون الحکایات، ص ۴۰۴ ملخصاً)

یاخُدا میری مغفرت فرما — باغِ فردوس مَرحَمت فرما
تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! — میری مقبول مَعذرت فرما
مُصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر — تُو عنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا اور توبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! وہ بادشاہ جو دنیا کی رنگینیوں میں مست ہو گیا، اپنی آخرت اور قبر کو بُھول بیٹھا، آخر میں اس پر کیسا کرم ہوا اور مرنے سے کچھ دیر قبل ہی اس نے

اپنے گناہوں سے توبہ کی اور رحمتِ الٰہی نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اس بادشاہ کی توبہ کی طرف مائل ہونے کی بنیادی وجہ اس غیبی آواز کا آنا اور اس کے سبب اس کے دل میں خوفِ خدا کا پیدا ہونا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جب بندے کو گناہوں پر شرمندگی ہو اور گناہوں کو یاد کرکے خوفِ الٰہی سے اس کے آنسو بہہ نکلیں تو بندہ توبہ کی طرف مائل ہوتا ہے، یقیناً کوئی ایسی خوش قسمت گھڑی ہوتی ہے جب بندے کا دل چوٹ کھاتا ہے اور اس میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار ہوتا ہے جو اسے سچی توبہ کی طرف لے جاتا ہے۔ لہٰذا سچی توبہ کے لیے ضروری ہے کہ دل میں خوفِ خدا بیدار کیا جائے۔ ☆**خوفِ خدا** ایک بہت بڑی نعمت ہے، ☆**خوفِ خدا** کی وجہ سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ ☆**خوفِ خدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے۔ ☆**خوفِ خدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے، ☆**خوفِ خدا** اللہ پاک کی معرفت اور قُرب پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆**خوفِ خدا** ظاہر بھی صاف کر دیتا ہے اور باطن کو بھی جگمگا دیتا ہے۔ ☆**خوفِ خدا** کی برکت سے شریعت کی پاسداری نصیب ہوتی ہے ☆**خوفِ خدا** اسے قبر میں بھی اُجالے ہوں گے اور ☆**خوفِ خدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ آیئے! یہ بھی سنتے ہیں کہ خوفِ خدا کا معنیٰ کیا ہے، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر تحریر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں **ایمان کی بربادی** وغیرہ سے

خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ یہ نیک صفت بھی اللہ کے نیک بندوں کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جُز ہوتی ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خدا

اَمِیْرُالمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ خوفِ خدا کے سبب اکثر گِریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔ (حلیۃ الاولیا، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم: ۱۳۴)

سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے تھے: اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔ ایک بار آپ نے زمین سے مٹی کا ڈَھیلا اُٹھایا اور فرمایا: "اے کاش! میں مٹی کا ڈَھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا، (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۸/۱۵۲، حدیث: ۳۹)

کاش کہ نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا	قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے	کاش کہ مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ہم سچی توبہ کے واقعات سُن رہے تھے، ابھی ہم نے اَمِیْرُالمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں سنا۔ آیئے! بنی

اسرائیل کے ایک شخص کی سچی توبہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں۔

(2) کِفْل نامی شخص کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْه فرماتے ہیں، میں نے سات سے بھی زیادہ مرتبہ رَسُولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ واقعہ بیان فرماتے سنا۔ ''بنی اسرائیل میں کِفْل نامی ایک شخص تھا جو کسی گناہ سے نہیں بچتا تھا، اس کے پاس ایک (مجبور) عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ (60) دِینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا، پھر جب کِفْل نامی وہی شخص اس عورت سے بدکاری کرنے کے لئے بیٹھا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی، کفل نے اس سے پوچھا: ''تجھے کس چیز نے رُلایا ہے؟ کیا میں نے تجھے مجبور کیا؟'' تو عورت نے جواب دیا: ''ایسی بات نہیں، لیکن میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا بلکہ مجھے صرف حاجت نے اس پر مجبور کیا ہے۔'' تو کفل نے کہا: ''تجھے یہ کام کرنا پڑ رہا ہے حالانکہ تُو نے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا، چلی جا اور یہ دِینار بھی تیرے ہیں۔'' اور اس نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا: ''خدائے پاک کی قسم! میں اس کے بعد کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' پھر یوں ہوا کہ اسی رات ہی کو کِفْل مر گیا۔ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ، صبح اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: ''إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ بے شک الله پاک نے کِفْل کو بخش دیا ہے۔'' (ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب فیه أربعة أحادیث، ۴/۲۲۳، حدیث: ۲۵۰۴ از جھنم میں لے جانے والے اعمال)

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یاربّ! | بنا دے نیک بنا! نیک دے بنا! یاربّ!
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے | ہے تیرے قہر پہ حاوِی تِری عَطا یاربّ!
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے | ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ!

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
مُعاف کر دے نہ سہہ پاؤں گا سزا یاربّ!
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص٧٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بندہ جیسا ہی گناہ گار ہو، کتنا ہی بڑا خطا کار ہو، اگر ایک بار سچی توبہ کرلے اور اپنا سر اپنے کریم ربّ کی بار گاہ میں جھکا دے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اسے معافی عطا فرما دیتا ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہیے کہ مرنے سے پہلے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، ☆دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لیں، ☆گناہوں سے ناتا توڑ لیں، ☆اللہ پاک کی نافرمانیاں کرنے سے باز آجائیں، ☆نمازیں قضا کرنا چھوڑ دیں، ☆اور جو نمازیں چھُوٹ گئیں ان کی قضا کریں، ☆بِلاعُذرِ شرعی جان بوجھ کر رمضان کے روزے نہ رکھنے کی عادت ختم کریں☆اور جو فرض روزے مَعَاذَ اللہ جان بوجھ کر چھوڑے یا قضا ہوئے ان کی توبہ و قضا کریں، ☆جس جس کو تکلیف پہنچائی اس سے معافی مانگیں، ☆جس کی دل آزاری کی اس سے بھی معافی مانگیں، ☆جس کی بے عزّتی کی ہے، اُس سے معافی مانگیں، ☆جس سے بدسلوکی کی ہے، اس سے معافی مانگیں، ☆جس کی حق تلفی کی ہے، اس سے حقوق معاف کروائیں، ☆اگر کسی کا مال دبایا ہے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں، ☆جتنے جھوٹ بولے ان سے توبہ کریں، ☆جن کی غیبتیں و چُغلیاں کی ہیں، ان سے معافی مانگیں، ☆جن کی راہوں میں روڑے اَٹکائے(یعنی جان بوجھ کر کسی تکلیف میں ڈالا) ان سے معافی مانگیں، ☆جن کے عیبوں (کمزوریوں، غلطیوں) کو چھپانے کے بجائے لوگوں میں عام کیا

ہے، ان سے معافی مانگیں، اَلْغَرَض! اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں اور ربِّ کریم کے اطاعت گزار بندے بن جائیں اور ہمیشہ اپنی توبہ پر ثابت قدم رہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات کی ادائیگی اور گُناہ سے بچنے پر اِستِقامَت اختیار کرنا، عُموماً دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دُشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے، جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِستِقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہٰذا! اگر ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے، تو ہمیں کثیر عاشقانِ رسول ایسے بھی نظر آئیں گے جو مدنی انعامات کے عاملین ہوں گے، مدنی قافلوں کے مسافرین ہوں گے، مدنی مذاکروں کے شائقین ہوں گے نیز اجتماعی طور پر عبادات پر اِستِقامت پزیر ہوں گے، ان عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ہم بھی گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

گناہگارو آؤ! سیہ کارو آؤ ... گناہوں کو دیگا چھُڑا مدنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ ... تمہیں عاشقِ مصطفٰے مدنی ماحول
یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر ... جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی ... دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۸، ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچی توبہ کے واقعات سُن رہے تھے۔ سچی توبہ

ایک عظیم نعمت ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سچی توبہ، توبہ کرنے والے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے فائدے کا بھی سبب بن جاتی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق سچی توبہ کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

ایصالِ ثواب نے عذابِ قبر سے بچالیا

چنانچہ، ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ ماں اپنے اس بیٹے کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور بُرے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہو گئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا تو اس کی حالت بہت اچھی تھی اور وہ خوش وخرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، اب یہ مرتبہ ومقام کیسے ملا؟ تو اُس نے جواب دیا: اے میری ماں! ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے مُتَعَلِّق غور وفکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کی اور عہد کیا کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبْحٰنَ اللہ! اس شخص نے اپنے رب کے ساتھ کیا ہی خوب صُلح کی ہے۔ اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول فرمالی۔ پھر ایسا ہوا کہ اس نے کچھ قرآنِ کریم پڑھا اور رحمتیں بانٹنے والے آقا، کرم فرمانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بیس (20) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی،

جس کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۷ بتغیّر قلیل)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ سچی توبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ضرور قبول ہوتی ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مرحومین کے لیے کیا جانے والا ایصالِ ثواب اگر صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے کیا جائے تو گناہگاروں کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ آج شبِ براءت ہے، کثیر عاشقانِ رسول 15 شعبان کو اِہتمام کے ساتھ اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، یقیناً یہ ایک بڑا فائدے مند اور اچھا کام ہے، جس سے زندوں کے ساتھ مُردوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مدینے کے سلطان، اُمت پر مہربان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمّت گناہ سَمیت قَبْر میں داخِل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ موٴمنین کی دعاؤں سے بَخْش دی جاتی ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۱/۵۰۹، حدیث ۱۸۷۹)

اس حدیثِ پاک سے بھی یہ ترغیب مل رہی ہے کہ ہم اپنے مُردوں کے لیے خوب ایصالِ ثواب کریں اور ان کے لیے دعائیں کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اجتماعی طور پر گناہوں کی

کثرت ہو جاتی ہے، جس کی نحوست سے کبھی بارش سے محرومی ہو جاتی ہے تو کبھی قتل و غارت گری بڑھ جاتی ہے۔ کبھی بے برکتی کی کثرت ہو جاتی ہے تو کبھی قحط سالی گھیر لیتی ہے۔ کبھی امن کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو کبھی دشمن کا خوف مسلط ہو جاتا ہے۔ اس سے نجات پانے کا طریقہ یہی ہے کہ اجتماعی طور پر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کی جائے۔ آیئے! اس طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

بارانِ رحمت کا نزول

ایک بار **سیہون شریف** (باب الاسلام سندھ) اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہو گئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہو گیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورتِ حال ہو گئی کہ زندہ بچنے کی کوئی امید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر حضرت لعل شہباز قلندر سیّد عثمان مروندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خانقاہ کے گرد جمع ہوئے اور فریاد کرنے لگے۔ حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے فرمایا: تم سب لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دعا مانگو۔ لوگوں نے فوراً اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ اِسْتِغْفَار کرنے لگے۔ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دعا مانگ کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ پاک نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بُوندیں برسنے لگیں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم اور حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غربا و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ

ذکر و نعت (ذِکْرُ اللہ کی محفل) کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر اللہ پاک کا ذکر کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب درود و سلام پیش کیا۔[1]

لعل شہباز قلندر کا عرس مبارک

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی ہمراہی میں کی جانے والی سچی توبہ کی برکت سے ہاتھوں ہاتھ اُس کی برکات ظاہر ہو جاتی ہیں، جیسا کہ اس حکایت میں ہم نے اللہ پاک کے ایک ولی حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر سید محمد عثمان مروندی کاظمی حنفی قادری رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر سچی توبہ کرنے والوں کا ایمان افروز واقعہ سُنا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک 15 شعبان کو ہوتا ہے، آیئے اسی نسبت سے آپ کا مختصر ذِکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔

ولادت اور سلسلۂ نسب

حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروندی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق ۵۳۸ھ بمطابق 1144ء میں آذر بائیجان کے قصبہ ”مَروَند“ میں ہوئی۔[2] اسی مناسبت سے آپ کو مَروَندِی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام سید محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب ”لعل شہباز“ سے مشہور ہیں۔[3] اللہ پاک نے آپ کو اس قدر حُسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی گویا کہ بے رونق تھی۔ آپ کا سلسلۂ نسب 13 واسطوں سے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔ (فیضانِ عثمان مروندی، ص۵)

---

1 ... شان قلندر، ص ۳۱۱ تا ۳۱۳ ملتقطاً و مُلخّصاً

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۳ مُلخّصاً

3 ... شان قلندر، ص ۲۶۴ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سیہون شریف ضلع داڈو بابُ الاسلام سندھ تشریف لاکر کفروشرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو اسلام کے پاکیزہ اُصولوں سے روشناس کرایا۔ اس ظُلمت کدے میں اسلام کی شمع روشن کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آمد سے بابُ الاسلام سندھ میں اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ لوگ آپ کی پُر تاثیر دعوت پر جُوق در جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے اور اللہ پاک کے احکامات اور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتوں کی روشنی میں زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ نے 21 شعبان المعظم ۶۷۳ (673) ھ کو وصال فرمایا۔ (فیضان عثمان مروندی، ص ۳۴و۳۶)

رسالہ فیضانِ عثمان مَروندی لعل شہباز قلندر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ پر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے ایک رسالہ بنام **"فیضانِ عثمان مَروَندِی لعل شہباز قلندر"** شائع کیا ہے، آپ کی سیرتِ مبارکہ پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ اِس رسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت اچھا رنگ چڑھاتی ہے، لہٰذا اپنے

گناہوں سے پکی سچی توبہ کرنے اور نیک کاموں پر استقامت کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق روزانہ یا ہفتے میں دو (2) دن یا ہفتے میں ایک دن مسجد کے اطراف میں گھر گھر، دکان دکان جاکر وہاں موجود اسلامی بھائیوں سمیت راہ میں کھڑے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے **"مدنی دورہ"** کہا جاتا ہے۔ اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً **"مدنی دورے"** کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، **"مدنی دورے"** کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، **"مدنی دورے"** کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام **"مدنی دورہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"مدنی دورہ"** کا تمام عاشقانِ رسول مطالعہ کیجئے۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆ نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆ نیکی کی دعوت دینے کے 13 **فضائل وفوائد** ☆ **فروغِ علم** کا سبب ☆ **مساجد** کی رونق کا سبب ☆ نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا ☆ **مدنی دورہ** کے مدنی پھول ☆ **مدنی دورے** کا طریقہ ☆ **مدنی دورے** کے آداب ☆ **مدنی دورہ** سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب "**مدنی دورے**" کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی دورہ کی مدنی بہار

خانپور (پنجاب) کے ایک **مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی** کا بیان ہے کہ باب المدینہ کراچی سے سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے **مدنی قافلے** کے ساتھ مجھے بھی **مدنی دورہ** کرنے کا شرف حاصل ہوا، ایک درزی کی دکان کے باہر لوگوں کو اِکٹھا کر کے ہم نیکی کی دعوت دے رہے تھے، جب بیان ختم ہوا تو اسی دکان کے ایک ملازم نوجوان نے کہا: میں غیر مسلم ہوں، آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخل کر لیجئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** وہ مسلمان ہو گیا۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافِلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مالیات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ مالیات**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے لئے جمع ہونے والے صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ، فطرات، عشر اور صدقاتِ نافلہ مثلاً مساجد و مدارس المدینہ، جامعات المدینہ، لنگرِ رضویہ و لنگرِ غوثیہ وغیرہ کی مَد میں جمع ہونے والے مدنی عطیات کو محفوظ بنانے، اُن کا حساب کتاب رکھنے اور ان کو شرعی تقاضوں

کے مطابق خرچ کرنے کے لئے **"مجلس مالیات"** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مدنی عطیات جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی شرعی رہنمائی کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے رسالہ **"چندے کے بارے میں سوال جواب"** اور **"چندہ جمع کرنے کی شرعی احتیاطیں"** بھی شائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا **مدنی عطیات** (چندہ) جمع کرنے والے، خرچ کرنے والے تمام عاشقانِ رسول وذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی ان دو رسائل کا لازمی مطالعہ فرمائیں تاکہ **شرعی اور تنظیمی طریقِ کار** کے مطابق ہم مدنی عطیات (چندہ) جمع کر سکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔

جب **رمضان شریف** کا مہینا اپنی بہاریں لُٹانے تشریف لاتا ہے تو شیخِ طریقت، امیر اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ آپ کے جذبات کی عکاسی آپ ہی کے ان اشعار سے بھی ہوتی ہے:

مرحبا صَد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا اِیمان ہے

یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمَضان ہے

اَبْرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور
فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عنقریب ماہِ رمضان آنے کو ہے، پکی نیت کرلیجئے کہ ہم رمضان المبارک کے **تمام روزے** رکھیں گے۔ جتنی بھی گرمی ہوئی اسے برداشت کرتے ہوئے ایک بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

ہر وہ عبادت جس کے کرنے میں مشقت و پریشانی کا سامنا ہو، اللہ پاک کی رحمت سے اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔ گرمی کی شدت، دھوپ کی تپش اور موسم کی سختی کو سہتے ہوئے رمضان کا روزہ اِنْ شَآءَ اللہ کئی گنا زیادہ اجر و ثواب کا مستحق بنا دے گا۔ لہٰذا پکی نیت کیجئے کہ ہم **رمضان المبارک کے مکمل روزے رکھیں گے**۔اِنْ شَآءَ اللہ

یاد رکھئے! رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے اور اس کا ایک مقصد بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرْشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

(پ ۲، البقرہ: ۱۸۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: روزے کا مقصد **تقویٰ و پرہیز گاری** کا حصول ہے۔ روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے، جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۹۲)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **گناہوں سے بچنا** ہے، روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **شریعت کی پاسداری** ہے۔ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **نیکیوں کی راہ پر گامزن** ہونا ہے۔ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **اللہ پاک اور اس کے رسول** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **فرمانبرداری** ہے۔ اے کاش! کہ ہم روزہ رکھنے کے اصل مقصد کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رکھئے! ماہِ رمضان میں نیکیاں بڑھانے، خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف** بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ

اُمّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رمضان میں دس (10) دن اعتکاف کیا تو یہ اس کے لئے دو (2) حج اور دو (2) عمرے کرنے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمضان المبارک کا اِعتکاف** کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، **اللہ پاک** کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصُوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ

رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف** فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا شان ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکَمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور ان تمام دنیوی مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے، جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دَورانِ اِعتکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَزْکم زندگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰے** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت**، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارک صحبت میں سحری واِفطاری کے ایمان افروز لمحات گزارنے کی سعادت ملتی ہے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہو گا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے شہر کے متعلقہ ذمہ داران سے اس کی **معلومات** حاصل کرکے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ مِلے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص، 639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش **107 شعبہ جات** میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبوں میں سے **چند شعبہ جات** کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

نمبر 1: شعبہ جامعۃُ المدینہ ﴿عالِم دین و عالمہ بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک و بیرونِ ملک)	616 (چھ سو سولہ)
طلبہ کرام وطالبات کی تعداد	تقریباً 52574 (باون ہزار پانچ سو چوہتّر)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 5299 (پانچ ہزار دو سو ننانوے)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	تقریباً 8688 (آٹھ ہزار چھ سو اٹھاسی)

نمبر 2: شعبہ مدرسۃُ المدینہ ﴿تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان مَدارس المدینہ میں پڑھنے والوں کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے ان کی مدنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد مدارس المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	3287(تین ہزار دو سو ستاسی)
تعداد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں (ملک وبیرونِ ملک)	تقریباً152340(ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً8612(آٹھ ہزار چھ سو بارہ)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً80731(اسّی ہزار سات سو اِکتیس)
ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً241028(دو لاکھ اِکتالیس ہزار اٹھائیس)

نمبر3: شعبہ خُدّامُ المَساجد ﴿مسجدیں بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی، مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ "مسجد بناؤ تحریک" بھی ہے۔ ملک وبیرونِ ملک اس وقت کم وبیش 600 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ سینکڑوں مساجد، مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

نمبر4: شعبہ فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ مدنی مراکز "فیضانِ مدینہ" بنائے جاتے ہیں، صرف پاکستان میں تقریباً 322 فیضانِ مدینہ قائم ہیں۔

نمبر5: شعبہ مدرسۃُ المَدِینہ بالغان ﴿بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک وبیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً 37342(سینتیس ہزار تین سو بیالیس) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 174317 (ایک لاکھ چوہتّر ہزار تین سو سترہ) ہے۔

نمبر6: شعبہ مدرسۃُ المَدِینہ بالغات ﴿بالغ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک و بیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغات** کی تعداد تقریباً 3363 (تین ہزار تین سو تریسٹھ) جبکہ پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 39132 (اُنتالیس ہزار ایک سو بتیس) ہے

نمبر 7: شعبہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ﴿اسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور لاکھوں اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں۔ صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 561 جبکہ اسلامی بہنوں کے 7120 (سات ہزار ایک سو بیس) ہفتہ وار اِجتماعات ہو رہے ہیں۔ اسلامی بہنوں کے اجتماعات **شرعی پردے** کے ساتھ ہوتے ہیں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں اسلامی بہنیں ہی تلاوت، نعت، بیان وغیرہ کی ترکیب کرتی ہیں۔

ان شعبوں کے علاوہ مزید کئی شعبہ جات ہیں جو خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔ صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆ (صدقہ دینے سے)

ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں کے لیے) کے لیے واجب ہوگی۔☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!15 شعبان کے روزے کی بھی فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے، چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتوں کے تاج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور **دن میں روزہ رکھو۔** بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: ”ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی

روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (ابن ماجہ، ۱۶۰/۲، حدیث: ۱۳۸۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موقع سے فائدہ اٹھائیے! اللہ پاک کی رحمتیں لُوٹئے اور 15 شعبان کا روزہ رکھنے کا ذہن بنائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ للبنین** (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات میں **خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز و اقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم و عالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم و عالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں دن **10 تا 1** اور اسلامی بہنوں

کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح** 9:00 تا 1:00 رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net: jamiapak@dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوىٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ احمد بن مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب فَوت ہوئے تو اہلِ شِیراز میں سے کِسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شِیراز کی جامِع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بِہترین حُلَّہ (جنّتی لباس) زیبِ تَن کیا ہوا ہے اور سَر پر مَوتیوں والا تاج (Crown) سَجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: "اللہ پاک نے مجھے بَخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنَّت میں داخِل کیا۔" پوچھا: کِس

سبب سے ؟ فرمایا: "میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عَمَل کام آگیا۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ (القولُ البدیع ص ۲۵۴)

قبر میں خُوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مِرا شِعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۴ و ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] . . . معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہت جلد رَمَضانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتوں، مَغْفِرتوں اور جہنّم سے آزادی کے پروانے لئے ہمارے درمیان جَلْوَہ گر ہونے والا ہے۔ یہ وہ مہینا ہے کہ جس میں رحمتیں اور برکتیں اپنے عروج پر ہوتی ہیں، اس ماہِ مقدس کا ہر ہر لمحہ، ہر ہر پل، ہر ہر ساعت اور ہر ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ اِس مہینے میں اَجْر و ثَواب بہُت بڑھ جاتا ہے، نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر (70) گُنا کردیا جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس ماہِ مُبارَک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہم سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و پوری نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہوجائیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہوجائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آج ہم **استقبالِ ماہِ رمضان** سے مُتَعلِّق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہوجائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے رمضان المبارک میں نیکیوں کی ترغیب پر مشتمل اَمیرُ الْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایمان افروز خطبہ سُنتے ہیں اور خُوب خُوب نیکیاں کرکے رمضان المبارک کو **خوش آمدید** (Well Come) کہنے کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

اِسْتِقْبالِ رَمَضان پر نصیحت آموز خطبہ

منقول ہے کہ جب رَمَضانُ المبارک کی آمد ہوتی تو اَمیرُ الْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمضان المبارک کی پہلی شب نمازِ مغرب کے بعد لوگوں کو نصیحت آموز خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے: اے لوگو! بیٹھ جاؤ! بے شک اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں، البتہ اس میں نوافل کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا جو بھی نوافل ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نوافل ادا کرے کیونکہ یہ وہی بہترین نوافل ہیں جن کے بارے میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا ہے اور جو نوافل کی ادائیگی کی اِستطاعت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ اپنے بستر پر سو جائے۔

تم میں سے ہر بندہ یہ کہتے ہوئے ڈرے کہ اگر فُلاں شخص روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا، اور اگر فُلاں شخص نوافل ادا کرے گا تو میں بھی نوافل پڑھوں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا نوافل ادا کرے تو **اللہ پاک کی رِضا کے لیے کرے۔**

تم میں سے ہر شخص کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے در حقیقت نماز ہی میں ہوتا ہے۔

پھر آپ نے دو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک کے گھر میں فضول باتیں کرنے سے بچتے رہو۔ پھر تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: **أَلَا لَا يَتَقَدَّمَنَّ الشَّهْرَ مِنْكُمْ أَحَدٌ** خبر دار! تم میں سے کوئی بھی ہر گز اِس مبارک مہینے کو فضول نہ گزارے۔ (مصنف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب قیام رمضان، ۴/۲۰۴، حدیث: ۷۷۸۰ ملتقطاً)

اَمِیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران (بخشش کے مہینے) کی عظمت واَہمیّت کو اُجاگر کرنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا کلام لکھا ہے:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا اِیمان ہے

یاخُدا ہم عاصیوں پہ یہ بڑا اِحسان ہے
زِندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمَضان ہے

تجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضاں! تُو عَظِیْمُ الشّان ہے
تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور
فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرَت کا ہو گیا سامان ہے

ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مُجرِمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے

بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

کم ہوا زورِ گُنہ اور مسجدیں آباد ہیں
ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا یہ سب فیضان ہے

روزہ دارو! جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خُدا
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دِکھا
مُدّتوں سے دِل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۵و۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رمضان! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **کے ایمان افروز** خطبے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ ماہِ رمضان کی اہمیت (Importance) وفضیلت سے بخوبی واقف تھے

اوراس نُور بار مہینے سے عقیدت و محبت کرتے تھے، اس لیے جیسے ہی یہ مبارک مہینا جلوہ گر ہوتا تو نہ صرف خود نیکیوں میں مشغول ہو جاتے بلکہ مسلمانوں میں عبادت کا ذوق وشوق بیدار کرنے کیلئے انہیں بھی اس مقدّس مہینے میں اخلاص کے ساتھ کثرت سے عبادت کی ترغیب دِلاتے۔

آمدِ رمضان کے پُرنور موقع پر قندیلوں کے ذریعے مساجد کو روشن کرنا بھی آپ کے مبارک معمولات میں شامل تھا جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق ہمدانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رمضانُ المبارک کی پہلی رات (First Night) باہر نکلے تو دیکھا کہ مساجد پر قندیلیں چمک رہی ہیں اور لوگ کتابُ اللہ کی تلاوت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا: نَوَّرَ اللہُ لِعُمَرَ فِیْ قَبْرِہٖ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللہِ بِالْقُرْآنِ یعنی اللہ پاک اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر کو ویسا ہی منوّر کر دے جیسا آپ نے (رمضانُ المبارک میں) مساجد کو قرآن سے منوّر کیا۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۷۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رمضان کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس مقدّس مہینے کو عظیم الشّان طریقے سے خوش آمدید کہنے کی تیّاری شروع کر دیں، اسے فضولیات اور غفلت میں گزارنے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اَعمال میں گزاریں۔ فرائض و واجبات تو ہمیشہ ادا کرنے ہوتے ہیں اس مہینے میں ہمیں ان کے ساتھ ساتھ سُنن و مُسْتَحَبّات پر بھی عمل کرنا چاہیے۔ نوافل کی کثرت کرنی چاہیے۔ ہر لمحے کو ذکر و اذکار میں گزارنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن

کرنی چاہیے۔ خوب خوب صدقہ و خیرات میں حصہ ملانا چاہیے۔ تہجد اور اشراق وچاشت کے نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ غریبوں اور مسکینوں کی حسبِ استطاعت مدد کرنی چاہیے۔ رات جاگ کر عبادت میں گزارنے اور توبہ و استغفار کی کوشش کرنی چاہیے۔ درود و سلام کی کثرت کرنی چاہیے۔ حمد و نعت سُننے سُنانے میں وقت گزارنا چاہیے۔ بالخصوص رمضان میں ہونے والے مدنی کاموں اور ماہِ رمضان کے روزانہ 2 مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر شرکت کرنی چاہیے۔ مدنی چینل(Madani Channel)پر نشر ہونے والے فیضانِ رمضان سے مالا مال مختلف سلسلے دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی سعادت سے فیضیاب ہونے دُوسروں کو بھی اس کی دعوت دینے جیسی نیکیوں میں مشغولیت کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْغَرَض! اس ماہ میں ہمیں ہر اس نیک و جائز کام میں وقت گزارنا چاہیے جس میں اللہ پاک اوراس کے پیارے حبیب، دکھیادلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔

اے کاش! کہ ہم گناہگاروں کی ناقص عقل میں بھی رمضانُ المبارک کی اہمیت راسخ ہو جائے اور ہم بھی اس مہینے میں نیکیاں جمع کر کے اپنے آپ کو جہنَّم سے نجات دلانے اور جنت کا حقدار بنانے میں کامیاب ہو جائیں آیئے! اس عظیمُ الشَّان مہینے کی اہمیت وفضیلت اپنے دل میں بڑھانے اور اس ماہ میں نیکیوں کا جذبہ پانے کی نِیَّت سے 2ارشاداتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور ابھی سے نیکیوں پر کمر بستہ ہو جایئے۔ چنانچہ

بہترین مہینا

❖ ارشاد فرمایا: تم پر ایسا مہینا آیا ہے جس سے بہتر کوئی مہینا مومنوں پر نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے سخت مہینا کوئی نہیں اور بے شک اللہ پاک اس کے نوافل اوراس کے ثواب کو شروع ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور کوئی شک نہیں کہ مومن کے اندر اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی

جاتی ہے اور منافق میں غفلت، مومن کے لئے یہ مہینا غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ (Burden) ہے۔(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۰۴، حدیث:۳۶۰۷)

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو

❖ ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا (Wish) کرتی کہ کاش! پورا سال ہی رَمَضان ہو۔(ابن خزیمه، ۳/۱۹۰، حدیث:۱۸۸۶)

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے
عاصِیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پَیام جھوم جاؤ مجرِمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان اور مسلمان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کی شان و عظمت دیگر مہینوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ سعادت مند مسلمان اس مہینے کے آتے ہی نیک کاموں میں مشغول (Busy) ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس مہینے میں ہر طرف پُرکیف مناظر ہوتے ہیں، مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے، مسلمان نماز روزے کی پابندی شروع کر دیتے ہیں، شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت بڑھ جاتا ہے، صدقہ وخیرات سے غربا و مساکین کی مدد کی جاتی ہے، تراویح ادا کرنے کے پُرکیف مناظر ہوتے ہیں، مساجد میں ذکر و بیان کے حلقوں میں لوگ شرکت کرتے ہیں، انفرادی اور اجتماعی عبادات کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے، اس کی

وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہی وہ مبارک مہینا ہے کہ جس میں عبادات کا اَجر و ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخْعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار (1000) دن کے روزوں سے افضل ہے، ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار (1000) مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکْعَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار (1000) رَکْعتوں سے افضل ہے۔ (درمنثور، ۱/۴۵۴)

افسوس! کہ اس مہینے میں بعض نادان و ناقدرے لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بخشش و مغفرت سے مالا مال اس نورانی مہینے کو بھی عام مہینوں کی طرح مال و دولت اِکٹھی کرنے، کاروبار چمکانے، بینک بیلنس (Bank balance) بڑھانے، لُوٹ مار مچانے، پتنگ بازی، کبوتر بازی، کرکٹ، ہاکی، فٹبال، ٹینس، تاش، شطرنج، لُڈّو، کیرم، اسنوکر، ویڈیو گیمز، موبائل و انٹرنیٹ کے غلط استعمال اور بازاروں میں گُھوم پھرنے میں گنوا دیتے ہیں۔ پہلے کے مسلمانوں میں ماہِ رمضان میں عبادات بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا اور وہ اس مقدّس مہینے میں کثرت سے عبادتِ الٰہی بجالاتے تاکہ زیادہ سے زیادہ قُربِ خداوندی حاصل کیا جاسکے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں تاکہ ہماری سُستی دُور ہو اور عبادت کا ذوق و شوق نصیب ہو۔ چنانچہ

عبادت گزار کنیز

حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی فَرَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ماہِ رمضان میں ایک کنیز کی ضرورت پڑی جو ہمیں کھانا تیار کردے، میں نے بازار میں ایک کنیز کو دیکھا جس کی کم قیمت بولی جارہی تھی، اس کا چہرہ پیلا، بدن کمزور اور جلد خشک تھی۔ میں اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے خرید کر گھر لے آیا اور کہا: برتن پکڑو اور رمضان کی ضروری اشیا کی خریداری کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ کہنے

لگی: اے میرے آقا! میں تو ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا زمانہ رمضان ہوا کرتا تھا۔ اس کی یہ بات سُن کر میں سمجھ گیا کہ یہ ضرور اللہ پاک کی نیک بندی ہو گی۔ وہ ماہِ رمضان میں ساری رات عبادت کرتی اور جب آخری رات آئی تو میں نے اس کو کہا: عید کی ضروری اشیا خریدنے کے لئے ہمارے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ پوچھنے لگی: اے میرے آقا! عام لوگوں کی ضروریات خریدیں گے یا خاص لوگوں کی؟ میں نے اس سے کہا: اپنی بات کی وضاحت کرو؟ تو اس نے کہا: عام لوگوں کی ضروریات تو عید کے مشہور کھانے ہیں جبکہ خاص لوگوں کی ضروریات مخلوق سے جدا ہونا، خدمت کے لئے فارغ ہونا، نوافل کے ذریعے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرنا اور عاجزی وانکساری کرنا ہے۔ یہ سُن کر میں نے کہا: میری مراد کھانے کی ضروری اشیا ہیں۔ اس نے پھر پوچھا: کون سا کھانا؟ جو جسموں کی غذا ہے یا دِلوں کی؟ تو میں نے کہا: اپنی بات واضح کرو؟ تو اس نے مجھے بتایا: جسموں کی غذا تو معروف کھانا اور خوراک ہے جبکہ دلوں کی غذا گناہوں کو چھوڑنا، اپنے عیب دُور کرنا، محبوب یعنی اللہ پاک کے دِیدار سے لُطف اندوز ہونا اور مقصود کے حصول پر راضی ہونا لیکن ان چیزوں کے لئے تکبر چھوڑنا، مولیٰ پاک کی طرف رجوع کرنا اور ظاہر وباطن میں اس پر بھروسا کرنا ضروری ہے۔ پھر وہ لونڈی (کنیز) نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، اس نے پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ پڑھی، پھر سورۂ اٰلِ عمران شروع کر دی، پھر ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کرتی رہی یہاں تک کہ سورۂ ابراہیم کی اس آیت تک پہنچ گئی:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍؕ

ترجَمۂ کنزُالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی امید نہ

وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

ہو گی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

پھر وہ روتی ہوئی اسی آیت کی تکرار کرتی رہی یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، جب میں نے اُسے حرکت دی تو وہ اِنتقال کر چکی تھی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۹۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کے لوگ ماہِ رمضان کے حقیقی کے قدر دان ہوتے تھے جبکہ بد قسمتی سے اب اس مقدس ماہ کی ناقدری کی جاتی ہے۔ ☆ **پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے جبکہ اب ایک تعداد عام مہینوں کی نسبت کاروبار (Business) میں زیادہ مصروف ہو جاتی ہے، گویا کہ مال کمانے بلکہ مال کے انبار لگانے کا ایک یہی موسم (Season) ہے، پھر شاید موقع نہیں ملے گا۔ ☆ **پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں راتوں کو جاگ کر اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے جبکہ اب ایک تعداد رمضان کی راتیں کھیل کُود میں گنوا دیتی ہے۔ ☆ **پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان کے ہر ہر پل کو نیکیوں میں گزارنے کی کوشش کرتے تھے جبکہ آج ایک تعداد اس ماہ میں ہر وقت پیسہ کمانے کی دُھن میں مگن ہو جاتی ہے۔ ☆ **پہلے کے لوگ** رمضان آنے سے پہلے اپنی مصروفیات ختم کر کے خود کو طاعت و بندگی میں مصروف کر دیتے تھے جبکہ آج لوگ رمضان آنے سے پہلے اس ماہ میں مال و دولت کمانے کی ترکیبیں (Plans) سوچ کر ان پر عمل کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ☆ **پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی جستجو میں لگے رہتے تھے جبکہ آج کل اس میں زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کی سوچ عام ہوتی جا رہی ہے۔

☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان کو اپنے لیے نیکیاں کمانے کا موسم (Season) شمار کرتے تھے جبکہ آج کل اسے مال کمانے کا سیزن سمجھا جانے لگا ہے۔ ☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں زیادہ سے زیادہ وقت رِضائے الٰہی کے حصول میں گزارتے جبکہ آج کل اس ماہ میں زیادہ پیسے کمانے کے لیے اوور ٹائم (Overtime) لگانے کا رجحان زیادہ ہے۔

افسوس! صد افسوس! اب تو حال یہ ہو چکا ہے کہ **مَعَاذَاللہ** رمضان کے **فرض روزے** بھی بِلا عُذرِ شرعی چھوڑنے کا رواج بنتا جارہا ہے۔ ☆ذرا سی گرمی زیادہ ہوئی تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆سر میں **معمولی** درد ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆ذرا سی طبیعت خراب ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆کام زیادہ کرنا ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆اوور ٹائم (Overtime) لگانا ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆ذرا سا سفر کرنا ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔

یقیناً بعض مخصوص صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت بھی ہے لیکن اس کا فیصلہ ہر ایک نہیں کر سکتا بلکہ کسی ماہر مفتی صاحب سے شرعی رہنمائی لے کر ہی روزہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے مگر اپنی مرضی سے خود ہی فیصلہ کر کے روزے چھوڑ دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ بلکہ اب تو ہر چلتے پھرتے سے **شرعی مسائل** پوچھنے کا رُجحان بھی بڑھتا جارہا ہے، بتانے والا چاہے **شرعی مسائل** جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، وہ بھی جو سمجھ میں آتا ہے، بتانے میں شرم محسوس نہیں کرتا، بلکہ ایسے موقع پر تو بندے کو ڈرنا چاہئے کہ میرا کسی کو غلط مسئلہ بتانا کہیں میرے لیے پکڑ کا سبب نہ بن جائے۔ اللہ پاک ہمیں اپنا خوف اور تقویٰ کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندے ماہِ رمضان کے اس قدر شیدائی ہوتے تھے کہ کم عمری میں بھی سخت گرمی میں بھوک پیاس برداشت کر کے روزہ رکھ لیتے اور پھر

اسے پورا کرنے کا بھی اہتمام فرماتے۔ آیئے! اسی ضِمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اوراپنے اندر روزہ رکھنے کی حرص پیدا کیجئے۔ چنانچہ

اعلیٰ حضرت کی روزہ کشائی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مقدّس مہینا ہے اوراعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے، کاشانۂ اَقدس میں جہاں اِفطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فیرینی (ایک قسم کی کھیر جو دودھ، چینی اور چاولوں کے آٹے سے بنتی ہے) کے پیالے بھی جمانے کیلئے چُنے ہوئے تھے۔ شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ ماجد (رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ) آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ بند کرکے فیرنی (کھیر کا) ایک پیالہ اُٹھا کر دیتے ہیں کہ اِسے کھالو۔ آپ عرض کرتے ہیں: میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟ اِرشاد ہوتا ہے: بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کردیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ ماجد (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کی چشمانِ مبارک یعنی آنکھوں سے اَشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۶۵)

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر، سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر سمجھ دار تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر شریعت کے پابند تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کیسے عاشقِ رمضان تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر خوفِ خُدا کے مالک تھے۔

اسی طرح محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادَت یکم (1) رمضان کو ہوئی اور آپ نے پہلے دن ہی سے روزے رکھنا شُروع کر دیئے۔

چنانچہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادِر پیدا ہوا تو وہ رَمضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار (Dust) کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہو گئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! عام بچے ولادت کے بعد بھی کئی سال

تک بے شعوری کی زندگی گزارتے ہیں، لیکن **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ اللہ پاک نے آپ کو وہ شعور (wisdom/ sense) عطا فرمایا تھا کہ پیدا ہوتے ہی گویا روزہ رکھ لیا۔ **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ پانچ (5) برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے **تَعَوُّذ** (اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور **تَسْمِیَہ** (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمانے لگے: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ منّے کی لاش، ص ۴) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ بہت زیادہ عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے، پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۱۸ ملخصاً) اور روزانہ ایک ہزار (1000) رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔ (غوث پاک کے حالات، ص ۳۲) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ تیرہ (13) عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسۂ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۸۴)

ہمارے غوثِ پاک کی شان یہ تھی کہ آپ علم کا سمندر تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

میرے مرشِد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹-۵۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں بزرگوں اور بالخصوص سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ آپ کی ولادت رمضان کی پہلی تاریخ کو ہوئی، اسی مناسبت سے ہم نے آپ کا ذکرِ خیر بھی کیا۔

امام یوسف بن اسمعیل نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تذکرہ

ایک اور اللہ کے ولی، زبردست عالم، بہت بڑے محدث، چودھویں صدی کے شیخِ کامل، عاشقِ رسول حضرت سَیِّدُنا شیخ امام یوسف بن اسمعیل نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یومِ وصال 2 رمضان کو ہے۔ اللہ پاک ان کے فیوض وبرکات سے بھی ہمیں مستفید فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا امام نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفید داڑھی والے نورنور چہرے والے بزرگ تھے۔ ☆امام نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے ہم عصروں (یعنی اپنے زمانے کے ائمہ و علماء) میں کئی وجہ سے ممتاز تھے، امام نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عظیم اہلِ قلم ادیب تھے۔ ☆امام نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سنتِ نبوی کے عاشق اور عشقِ مصطفٰے کی حقیقی تصویر تھے، ☆امام نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 60 سے زائد علمی و فکری کتابوں کے مصنف اور قادِرُ الْکلام شاعر تھے۔ ☆امام نبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال 1350 ہجری میں

ہوا اور آپ اپنے آبائی گاؤں میں مدفون ہوئے۔(جامع کراماتِ اولیاء، ص ۶۵تا۶۸)

اللہ کریم اپنے نیک بندوں کے صدقے ہمیں بھی نیک بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مہکتا ہوا مدنی ماحول ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔ اس مدنی ماحول میں جہاں فرائض و واجبات پر عمل کی ترغیب دلائی جاتی ہے وہیں بزرگانِ دین کے ساتھ وابستگی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور جتنا ہو سکے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند ایک کتب کے علاوہ باقی تمام کتب و رسائل بالخصوص فیضانِ سنت سے درس دینے کو **مدنی درس** کہا جاتا ہے۔(بارہ مدنی کام، ص ۲۵)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

☆ **"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں

خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۵/۶، حدیث: ۶۲۲۷) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نِیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بے حد شوقین تھے، گناہوں میں اس قدر گھرے ہوئے تھے کہ ان کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کے برباد ہونے کا احساس تک نہ تھا۔ ان کی زندگی میں کچھ اس طرح مدنی بہار آئی کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) دیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ بھی درس میں شریک ہوگئے، درس سُنا تو بہت بھلا لگا، علم کی بہت سی باتیں سننے کا موقع ملا اور فکرِ آخرت پر مبنی باتیں سُن کر دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات (Meeting) بھی رہنے لگی۔ اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ انہیں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بیان نے ان کے دل و دِماغ پر بہت اثر کیا۔ اجتماع کے آخر میں جب اسلامی بھائیوں نے ذِکرُ اللہ کیا تو انہیں اپنے دل سے گناہوں کی سیاہی دُور ہوتی محسوس ہونے لگی۔ ذِکر کے بعد مانگی جانی والی دعا سے مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ خوفِ خُدا سے ان کا رُواں رُواں کانپ اُٹھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکی

بندھ گئی۔ انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے ہے تجھ سے دعا ربّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِعتکاف کی بہاریں لُوٹئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ رمضان کا استقبال اور اس کا اِکرام (عزّت و اِحترام) کرنے سے مُتعلِّق سُن رہے تھے، ماہِ رَمضان کا اِکرام (عزّت و اِحترام) کرنے اور اس کی برکتیں پانے کا ایک ذریعہ اعتکاف کرنا بھی ہے۔ اعتکاف کرنا اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت ہے۔ ایک بار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پورے ماہِ رمضان کا بھی اعتکاف فرمایا۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یکُم (1) رَمضَان سے 20 رَمضَان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمضَان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرہ میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم، کتاب الصیام، ص ۴۵۷، حدیث ۲۷۶۹)

اعتکاف کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہئے۔اس ماہ میں اعتکاف کے کثیر فائدے ہیں۔ ☆**اعتکاف کی برکت سے** بعض فرض علوم سے آگاہی ہوتی ہے، ☆**اعتکاف** کی برکت سے **قرآنِ کریم دُرست مخارج** کے ساتھ پڑھنے کی سعادت ملتی ہے، ☆**اعتکاف** کی برکت سے **دُرست نماز** پڑھنا سیکھا جاسکتا ہے، ☆**اعتکاف** کی برکت سے سینکڑوں **سُنّتیں اورآداب** سیکھے جاسکتے ہیں۔ ☆**اعتکاف** کی برکت سے گناہوں سے بچا جاسکتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے نمازوں کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے ہر وقت نماز کے انتظار کا ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے عبادت کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے عاشقانِ رسول کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا نصیب ہوتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔☆**اعتکاف کی برکت** سے نیکیوں بھرا ماحول (Environment) مل جاتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے مسجد میں دل لگانے کی عادت بنتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے شبِ قدر نصیب ہوسکتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے تراویح میں شرکت آسان ہوجاتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے اپنا محاسبہ اپنے اعمال کا حساب کتاب کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے دل کو قرار اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے آئندہ زندگی شریعت کے مطابق گزارنے کا ذہن بنتا ہے۔ اَلْغَرَض! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کیا جانے والا اعتکاف دِین اور دنیا کے کئی فوائد کا باعث بن سکتا ہے۔ لٰہذا احترامِ ماہِ رَمَضَانُ

الْمُبارَک کا جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادَت حاصل کرلینی چاہئے۔ آیئے! اعتکاف کرنے کے فضائل پر دو احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

❖ فرمایا: مَنِ اعْتَكَفَ فِيْ رَمَضَانَ یعنی جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن کا) اعتِکاف کرلیا كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ وہ ایسا ہے جیسے دو(2) حج اور دو(2) عمرے کئے۔ (شعب الایمان، ۳/ ۴۲۵، حدیث۳۹۶۷ملخصاً)

❖ فرمایا: مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اِعتِکاف کیا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱۶، حدیث ۸۴۸۰)

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی ماحول میں اعتکاف کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضلِ ربّ سے ہدایت بھی جائے گی مل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

فاقہ مَستی کا حل بھی نکل آئے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَ اللّٰہ مل جائے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتجا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہوگا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۳۹ تا ۶۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی بستہ کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے کم و بیش 107 شعبہ جات میں دِینِ متین کا کام کررہی ہے، ان میں سے ایک اہم شعبہ **"مدنی بستہ مجلس"** بھی ہے۔ **"مدنی بستہ مجلس"** مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے ڈونیشن سیل / ڈونیشن کاؤنٹر (مدنی بستہ) / جھولیاں لگاتی ہے۔اس کے لیے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات، جمعۃ المبارک، مدنی مذاکرہ اور پُر ہجوم مقامات مثلاً لاری اڈہ، سبزی منڈی، مویشی منڈی، جمعہ بازار اور مارکیٹوں وغیرہ میں بستے لگائے جاتے ہیں۔ **"مدنی بستہ مجلس"** مدنی عطیات

جمع کرنے والوں کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرّر کرتی ہے تاکہ ایسے اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے بچ کر سُنّتوں کی خدمت کے لیے کوشاں رہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **روزہ رکھنے کے چند فضائل** پیش کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزہ رکھنے کے چند فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ماہِ رمضان اور اس میں **روزہ رکھنے کے فضائل** سے مُتَعلِّق کچھ مدنی پھول سنتے ہیں، اولاً 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) فرمایا: روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (الجامع الصغیر ص ۱۴۶ حدیث ۲۴۱۵) (2) فرمایا: پانچوں نمازیں، اور جُمُعہ اگلے جُمُعہ تک اور ماہِ رَمَضان اگلے ماہِ رَمَضان تک گناہوں کا کَفّارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۳) ☆ روزہ باطِنی عِبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بِغیر کِسی کو یہ عِلْم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ پاک بَاطِنی عِبادت کو زِیادہ پسند فرماتا ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۸۴۸) ☆ ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقْت میں عبادت ہوتی ہے۔ مَثَلًا بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرَّم کی دسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہَر وَقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تراویح کا اِنتِظار عِبادت، تراویح پڑھ کر سَحَری کے اِنتِظار میں سونا عِبادت، پھر سَحَری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں خدائے پاک کی شان نظر آتی ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۸۶۰) ☆ رَمَضان ایک بَھٹّی ہے جیسے کہ بَھٹّی گندے لوہے کو صاف اور صاف

لَوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستِعمال کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رَمضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔(فیضانِ رمضان، ص ۸۶۰) ☆بعض عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سُوالاتِ قَبْر بھی نہیں ہوتے۔(فیضانِ رمضان، ص ۸۶۱) ☆رَمَضان کے کھانے پینے کا حِساب نہیں۔ ☆ قِیامت میں رَمَضان و قرآن روزہ دار کی شَفاعت کریں گے کہ رَمَضان تو کہے گا: مولیٰ! میں نے اِسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قُرآن عَرض کریگا کہ یاربّ! میں نے اِسے رات میں تِلاوت و تراویح کے ذَرِیعے سونے سے روکا۔ ☆قُرآنِ کریم میں صِرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دُوسرے مہینے کا نہ صَراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔(فضائل رمضان، ص ۸۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینۃُ الْعِلْمِیۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)**فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)**شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)**نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)**مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)**دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلس تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو(450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2)اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد ”**سُنّتوں بھرے بیانات**“ کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441** **سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الْاُوْلٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

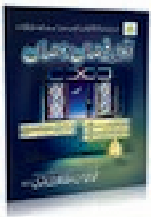
شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"غور و فکر"** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔



ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net